۱۵۰ کتابوں سے ۴۰۰ شعراء کرام کے ۱۷۵۰ منتخب اشعار کا گلدستۂ زرنگار، گلشن شعر وادب کی روح پرور فصلِ بہار، امتِ مسلمہ کے نونہالوں کے لیے سرمایۂ صد افتخار، شائقین بیت بازی کے لیے رہنمائے باوقار.................. بنام

اشاعتی بیت بازی

بیت بازوں کے لیے ہے ارمغانِ جانفزا
شائقینِ شاعری کے واسطے ہے رہنما

جمع وترتیب

ولی اللہ ولی قاسمی بستوی

خادم تدریس

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار مہاراشٹر پن ۴۲۵۴۱۵

ناشر

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار مہاراشٹر پن ۴۲۵۴۱۵

2018-3-21 08:40

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۰ ارکتابوں سے ۴۰۰ رشعراء کرام کے ۵۰ ۱۷ رمنتخب اشعار کا گلدستۂ زرنگار، گلشنِ شعر وادب کی روح پرور فصلِ بہار، امتِ مسلمہ کے نونہالوں کے لیے سرمایۂ صدافتخار، شائقینِ بیت بازی کے لیے رہنمائے باوقار......... بنام

اشاعتی بیت بازی

بیت بازوں کے لیے ہے ارمغانِ جانفزا
شائقینِ شاعری کے واسطے ہے رہنما

جمع وترتیب
ولی اللہ ولی قاسمی بستوی
خادمِ تدریس
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار مہاراشٹر پن ۴۲۵۴۱۵

:- ناشر :-
جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا ضلع نندوربار مہاراشٹر پن ۴۲۵۴۱۵

تفصیلات

نام کتاب:	اشاعتی بیت بازی
نام مرتب:	ولی اللہ ولی قاسمی بستوی
رابطہ نمبر:	۹۸۲۳۳۴۶۳۱۸
پسند فرمودہ:	خادم القرآن والمساجد والمدارس، جناب حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی دامت برکاتہم بانی ورئیس جامعہ اکل کوا و مہتمم دار العلوم دیو بند
محرک:	جناب مولانا محمد حذیفہ بن مولانا غلام محمد صاحب وستانوی ناظم تعلیمات ومعتمد جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا نندور بار، مہاراشٹر
باہتمام:	جناب مولانا محمد حذیفہ بن مولانا غلام محمد صاحب وستانوی
رابطہ نمبر:	
صفحات:	۱۰۶
تعداد اشاعت:	۱۱۰۰
سن اشاعت:	ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت:	
کمپوزنگ:	رفیق احمد اشاعتی کٹیہاری
سیٹنگ:	مولانا محمد مہر علی قاسمی دھنباد جھارکھنڈ

حمد

"نتیجۂ فکر"
ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی
استاذ جامعہ ہذا

الٰہی! جب بھی میرے دل میں تیری یاد آئی ہے
مرے صحرا بکف دل میں بہارِ خلد آئی ہے
ترے ذکرِ حسیں سے یوں تسلی میں نے پائی ہے
سحر خندہ بلَب ہے، شام میری مسکرائی ہے
ترے ہی نور سے تابندگی، عالم نے پائی ہے
چمن سے لیکے صحرا تک، تری جلوہ نمائی ہے
گھٹا تیرے کرم کی گلشن گیتی پہ یوں برسی
کہ روحِ زندگی جس سے، ہر اک غنچے نے پائی ہے
پھنسا تھا کاروانِ زندگی، موجِ حوادث میں
مگر اس کارواں نے، کامرانی تجھ سے پائی ہے
جہاں کو نغمۂ کُن سے، ہُویدا کر دیا تو نے
ترے ہی فیض سے، بزمِ دو عالم جگمگائی ہے
خدا وندا! ترا ہی ذکر، وجہِ راحتِ جاں ہے
"ولیؔ" نے بزمِ دل، تیری ہی یادوں سے سجائی ہے

نعت

"نتیجۂ فکر"
ولی اللہ ولیؔ قاسمی بستوی
استاذ جامعہ ہذا

دل و جاں سے پیارا ہے نامِ محمدؐ
غموں کا سہارا ہے نامِ محمدؐ
بیاں ہو سکے کیا، مقامِ محمدؐ
سرِ عرش ہے احترامِ محمدؐ
غلامی پہ ان کی، فدا بادشاہی
ہے جنت کا وارث، غلامِ محمدؐ
حلیمہ کے پیارے، دو جگ کے دلارے
ہے ذاتِ خدا، ہمکلامِ محمدؐ
مرے کملی والے ہیں "انمول موتی"
نہیں ہے دو عالم بھی دامِ محمدؐ
ہوئے جو غلامانِ آقا میں شامل
وہ محشر میں پائیں گے جامِ محمدؐ
مرا مرتبہ کوئی، کیا پاسکے گا
"ولیؔ" میں ہوں ادنیٰ غلامِ محمدؐ

فہرست عناوین

انتساب		۵
قابلِ توجہ		۶
اشاعتی بیت بازی کا تعارف		۷
ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل	جناب حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی دامت برکاتہم	۸
پاکیزہ اشعار کا انتخاب	جناب مولانا محمد حذیفہ بن مولانا غلام محمد وستانوی صاحب	۹
چشمۂ اشاعت العلوم کا ایک فیضانِ جدید یعنی اشاعتی بیت بازی	جناب مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحیؔ	۱۱
فہرستِ تعداد اشعار باعتبار حروف۔ وضروری نوٹ		۱۳
ضروری نوٹ		۱۳
ضروری تنبیہ		۱۳
اپنی بات		۱۴
پس منظر		۱۷
وجہِ تسمیہ		۱۸
آخری گزارش		۱۸
بیت بازی		۱۹
بیت بازی کا طریقہ		۱۹
الف تا ی		۲۱ - ۱۰۱
زیرِ استفادہ کتابیں		۱۰۲

انتساب

(۱) ان تمام مرتبین اور شعراء کرام کے نام جن کی کتابوں اور اشعار سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ان کرم فرماؤں کی خدمت میں ہے عرضِ سلام
جن کا ممنونِ کرم مجموعۂ اشعار ہے
اے ''ولی'' وہ لوگ ہی ہیں شکریے کے مستحق
جن کی برکت سے رواں یہ موجۂ ذخار ہے

(۲) امتِ مسلمہ کے ان تمام نونہالوں کے نام جو خود میں صاف ستھرا اور پاکیزہ شعری ذوق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

نہ گل وبلبل لب و رخسار کی باتیں کرو
ذاتِ حق اور سیدِ ابرار کی باتیں کرو
صرف لفظوں سے نہ کھیلو، جام وصہبا چھوڑ دو
قول کے سچے بنو، کردار کی باتیں کرو

(ولی بستوی)

فرہادِ سخن ور کی یہ کوہ کَنی ہے
شعروں کی چٹانوں پہ یہ تیشہ زنی ہے

وؔلی بستوی

﴿قابلِ توجہ﴾

فروعاتِ جامعہ اور دیگر مدارسِ اسلامیہ کے ذمہ داران۔

اگر اپنے یہاں بیت بازی کے ذریعہ طلبہ میں صاف ستھرا شعری ذوق پیدا کرنے کے خواہاں ہوں

اور اس کتاب سے مدد لینا چاہیں تو رابطہ کریں انہیں انتہائی رعایتی قیمت پر یہ کتاب دستیاب ہوگی۔

(مولانا) محمد مسعو صاحب
9021935905

(مولانا) محمد شفیع احمد صاحب
09657023605

(رباعیات)

﴿اشاعتی بیت بازی کا تعارف﴾

تحفۂ علم و ہنر ہے یہ کتابِ مستطاب ‖ ہے کتابوں کے جہاں میں یہ مثالِ ماہتاب
جو اسے رہبر بنائے ، با وفا مانے رفیق ‖ بیت بازی کھیلنے میں وہ رہے گا کامیاب

یہ گلِ سب رنگ ہے بل کہ مزیّن لالہ زار ‖ ہر کوئی ہے شعر گویا ایک دُرِّ آبدار
شائقینِ فنِّ شعرو شاعری کے واسطے ‖ یہ کتابِ پُر حِکم ہے رہنمائے باوقار

ڈیڑھ سو عمدہ کتابوں کا خلاصہ یہ کتاب ‖ اور صہبائے سخن کا ایک کاسہ یہ کتاب
قارئیں کو دے رہی ہے نُزہتِ روح و نظر ‖ غمزدوں کو خوب دیتی ہے دلاسہ یہ کتاب

خوشنما افکار کی ہے ایک شیریں جُوئے بار ‖ نغمۂ پر کیف کا ہے محفلوں میں آبشار
بزمِ شعر وشاعری میں بیت بازوں کے لیے ‖ منزلِ فتح ظفر کی ، ہے نشانِ تابدار

بیت بازی کے لیے ہے فتح یابی کی کلید ‖ مخزنِ شعر و سخن کے واسطے دُرِّ فرید
اس قدر ہر شعر ٹھہرا دل نشین و پُر اثر ‖ کہ سنے جو،کہہ پڑے بے ساختہ، ھَلْ مِنْ مَزِید

پُر جمال و خوش نظر گلدستۂ اشعار ہے ‖ معدنِ لعل و گہر، گنجینۂ اسرار ہے
نسلِ نَو کو شاعری کا دیتی ہے ستھرا پیام ‖ بیت بازوں کے لیے یہ جیت کا ہتھیار ہے

یہ متاعِ فکر و فن کی ہے امین و پاسدار ‖ طالبِ شعر و ادب کی رہنما ہے شاندار
اور شعر و شاعری کے دامنِ تاریخ پر ‖ ہے "ولیؔ بستوی" کا ایک نقشِ پائیدار

(ولیؔ بستوی)

ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل

خادم القرآن والمساجد والمدارس، جناب حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی دامت برکاتہم
خلیفۂ اجل حضرت باندویؒ، بانی: رئیس جامعہ ہذا، و مہتمم دار العلوم دیوبند

پیشِ نظر کتاب ''اشاعتی بیت بازی'' میں ۱۵۰ رکتابوں سے ۴۰۰ رشعراء کرام کے ۷۵۰ رمنتخب اشعار شامل ہیں، جس کو ہمارے جامعہ کے ایک محنتی استاذ اور ہندو پاک کے مشہور شاعر جناب مولانا ولی اللہ صاحب وَلیؔ قاسمی بستوی نے انتہائی محنت وجانفشانی اور عرق ریزی سے مرتب کیا ہے، تمام ہی اشعار پختہ بامعنی اور نصیحت آمیز ہیں، عشقیہ اشعار سے یکسر قطع نظر کیا گیا ہے تاکہ قارئین وناظرین کی اچھی ذہن سازی ہو، اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اشعار کے ساتھ شعراء کے نام اور کتابوں کے حوالے بقیدِ صفحات درج کئے گئے ہیں۔

میری دیرینہ خواہش تھی کہ صاف ستھرے اشعار پر مشتمل ایک ایسی کتاب منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہو جس سے مدارس اسلامیہ کے طلبہ خوب خوب استفادہ کرسکیں، میں عزیزم مولانا ولی اللہ وَلیؔ قاسمی بستوی کو اس مجموعے کی ترتیب پر بصمیم قلب مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے میری دیرینہ خواہش کی تکمیل کی، فجزاہ اللہ عنی خیر الجزاء۔

اور اس کے ساتھ ہی مدارس اسلامیہ کے ذمہ داروں سے گذارش کروں گا کہ اپنے طلبہ کی اچھی ذہن سازی کیلئے اس کتاب سے استفادے کو اولیت واہمیت دیں۔

مولانا ولی اللہ وَلیؔ صاحب قاسمی بستوی ہمارے جامعہ کے ایک اٹھارہ سالہ قدیم اور باذوق استاذ ہیں، اور تعلیم وتدریس کے ساتھ طلبہ کی تربیت پر بھی توجہ دیتے ہیں، مزید برآں ہمہ جہتی پروگراموں میں شعر وادب کے فلیٹ فارم سے بہتر سے بہتر ترجمانی فرماتے ہیں، اسی لیے جامعہ اور فروعاتِ جامعہ میں ''شاعرِ اسلام'' کے نام سے ہی معروف ہیں۔

دعاء ہے کہ اللہ پاک ان کی سعیِ جمیل کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ .... فقط

(مولانا) غلام محمد وستانوی (صاحب)

۲۹ رصفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق ۴ رفروری ۲۰۱۱ء

بروز جمعرات بوقت ۴ بجے دن، بمقام دفتر تحفیظ القرآن، جامعہ اکل کوا

''پاکیزہ اشعار کا انتخاب''

از: جناب مولانا محمد حذیفہ بن مولانا غلام محمد وستانوی صاحب
ناظمِ تعلیمات و معتمد جامعہ اکل کوا

اللہ رب العزت نے انسان کو اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا اور اسے آزمانے کے لیے خیر و شر کو وجود بخشا اور خیر و شر میں تمیز کے لیے انسان کو عقل و خرد عطا کی، ساتھ ہی ساتھ جب ضرورت پیش آئی تو اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کیا جو وحی کے ذریعہ انسانوں کو صراطِ مستقیم کی نشاندہی کرتے رہے، اخیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، یہ ہمارا عقیدہ ہے گویا عقل کے بعد اللہ نے تمیز بین الحق والباطل کے لیے وحی جو درحقیقت کلام اللہ ہوتی ہے انبیاء پر نازل فرما کر انسانوں کے ذریعہ انسانوں کی رہنمائی کا طریقہ اپنایا۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایک انسان کسی دوسرے انسان کو اسی وقت اپنی بات سمجھا سکتا ہے جب کہ وہ زورِ بیان پر کامل قدرت رکھتا ہو، اسی لئے حضرات انبیا علیہم السلام فصیح اللسان ہوا کرتے تھے، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی دعاء کی تھی ﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ میری زبان کی گرہ کو کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں، معلوم ہوا کہ زورِ بیانی ایک عالم و مبلغ و مجاہد کے لیے از حد ضروری ہے۔

انسان اپنے مافی الضمیر کو جو ادا کرتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں یا تو کلام نثر کے ذریعہ یا کلام نظم کے ذریعہ، قرآن اور کتب سابقہ اگرچہ کلام نظم میں نازل نہیں ہوئیں مگر کلامِ نظم کو ناجائز اور غیر اہم بھی نہیں قرار دیا، بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے خلاف کہے گئے اشعار کا جواب اشعار سے دینے کا التزام کرتے تھے۔ حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب ابن زہیر، حضرت عبداللہ بن رواحہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص شعرا تھے۔ بڑے معنی خیز اشعار کہتے تھے خود کبھی حضور کی مجلس میں اور کبھی آپ کی فرمائش پر، بلکہ ایک بار تو آپ کا یہ کہنا بھی سند صحیح سے ثابت ہے کہ "اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَوْ يُؤَيِّدُكَ جِبْرَئِيْلُ" اس سے اشعار کی اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔

عربی زبان اور دیگر زبانوں کی طرح اردو میں بے شمار صاحبِ دیوان اور قادر الکلام شعراء گزرے ہیں ہر ایک کا اپنا رنگ ہوتا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اکابرین امت وسلف صالحین میں شعر گوئی کا ذوق اچھا خاصہ پایا جاتا رہا ہے۔ اور اردو میں تو ویسے بھی شعراء کی کمی نہیں البتہ پاکیزہ ذہنیت اور صحیح فکر کے حامل کم ہوتے ہیں عام طور پر اشعار میں عشقیہ اشعار زیادہ ہوتے ہیں۔ اللہ جزائے خیر عطا فرمائے شاعر اسلام حضرت مولانا ولی اللہ ولی قاسمی بستوی دامت برکاتہم کو کہ جب اس ناکارہ نے جامعہ میں "اَلْمُسَاجَلَةُ الشِّعْرِيَة" کا انعقاد آج سے دو سال قبل کیا اور طلبہ کی دلچسپی کو دیکھا تو ارادہ ہوا کہ اردو میں بھی بیت بازی کا مقابلہ ہونا چاہیے۔ اور مولانا ولی اللہ صاحب کو یہ ذمہ داری سپرد کی۔ مولانا نے بہت احسن طریقہ سے اپنی ذمہ داری کو نبھایا، اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

بیت بازی کی تیاری کے دوران پاکیزہ اشعار کا انتخاب بہت دشوار تجربہ رہا تو احقر نے مولانا ولی اللہ صاحب سے گزارش کی کہ آپ پاکیزہ اشعار پر مشتمل بیت بازی کے لیے کوئی کتاب تیار کریں موصوف نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے دن رات ایک کر کے اسے تیار کیا جو طلباء، علماء اور عوام سب کے لیے انتہائی مفید ہے۔

بندہ اللہ کے دربار میں دست بدعا ہے کہ، اللہ پاک مولانا موصوف کو مزید زورِ قلم وشاعری سے نوازے اور ان کے اس عمل کو ان کے لیے نجات کا باعث بنائے۔ آمین یارب العالمین ....

(مولانا) محمد حذیفہ وستانوی (صاحب)

۳؍صفر المظفر ۱۴۳۲ھ بمطابق ۷؍فروری ۲۰۱۱ء

بروز پیر، بوقت بعد مغرب، بمقام کمپیوٹر لیب

چشمۂ اشاعت العلوم کا ایک فیضانِ جدید

یعنی اشاعتی بیت بازی

از: جناب مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی
استاذ حدیث وتفسیر ورئیسِ ہلالات واجتماعات جامعہ اکل کوا

الحمدللہ! ''جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا'' اپنے ۳۰ ؍سالہ ہمہ جہتی ، قرآنی، علمی، دینی، ملی اور سماجی خدمات میں معروف ہوکر رضا باری کے حصول میں کوشاں ہے۔ وہیں لسانی ، قلمی اورادبی اعتبار سے بھی اپنے طلبہ واساتذہ کوتحریک وتشجیع کے ذریعہ اردو شعروادب کے پلیٹ فارم سے بھی نسلِ نو کی ذہنی پرواز کو کیسے جلا ملے اس کی سعی وکوشش کررہا ہے۔

چناں چہ جامعہ کے آنگن میں دیواری اور جداری پرچوں کے ذریعہ ان کی نثری اور قلمی صلاحیت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، تو کہیں مساجلۂ شعریہ کے ذریعہ عربی اشعار کو حفظ کرانے کے لئے اساتذہ کی ایک ٹیم مصروفِ کار ہے، تو کہیں بزمِ شعروادب کی زیرِ نگرانی اردو بیت بازی کا انعقاد بھی کیا جارہا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت بہ بہاروبہ شباب نظر آیا جب حضرتِ وستانوی مدظلہ کے ایماء وحکم پر اور عزیزم مولانا محمد حذیفہ سلمہ کی تحریک وتحریض سے سالِ گذشتہ بتاریخ ۴ ؍رجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۷ ؍جون ۲۰۱۰ء مساجلۂ بیت بازی نہایت تزک واحتشام ، آن وبان اور شان سے منعقد ہوا۔ جو جامعہ کی تاریخ میں ایک یادگار باب بلکہ ادبی ذوق کو پروان چڑھانے کا روشن باب ہے۔

اس پورے پروگرام کی کامیابی اور نیک نامی کا سہرا بلا کسی تکلف کے کہا جائے تو یہ ہے کہ جناب مولانا ولی اللہ صاحب ولی قاسمی بستوی کے سرجاتا ہے۔ جنہوں نے بلاکسی ذاتی مفاد کے صرف حضرتِ رئیس جامعہ کے منشا کو سمجھ کر بے تحاشہ مارزحمت کے ذریعہ طلبہ کو اشعار یاد کرائے، بلکہ اسلوبِ القاوصحتِ تلفظ سے بھی آراستہ کیا۔ ''فجزاھم اللہ أحسن الجزاء''۔

لیکن اللہ بھلا کرے عزیزم مولانا محمد حذیفہ سلمہٗ کا کہ انہوں نے آغازِ شوال ۱۴۳۱ھ میں ایک تحریر کے ذریعہ مولانا موصوف کو توجہ دلائی کہ سنجیدہ اور تعمیری ذہن سازی پر مشتمل ایک ایسا شعری مجموعہ تیار کیا جائے جو نہ صرف طلبۂ جامعہ تک محدود ہو، بلکہ تمام مدارس کے طلبہ اس سے فیض یاب ہوکر اپنے ذوقِ ادب اور ذوقِ شاعری کو پروان چڑھائیں۔

چناں چہ زیرِ نظر مجموعہ اسی حکم کی تعمیل اور اسی خواب کی حسین تعبیر ہے۔ یقیناً اس مجموعے کو تیار کرنے میں مولانا موصوف کو کن کن دشوار گزار راہوں اور گھاٹیوں کو طے کرنا پڑا ہوگا اس کا اندازہ ان کے علاوہ اور کسی کو کیا ہوپائے گا۔ مگر مطالعۂ کتاب کے دوران اتنا ضرور مستحضر رہے کہ یہ کتاب ۱۵۰ ؍چیدہ چیدہ گلوں سے بنا گلدستہ ہے۔ جس میں جوش وخروش بھی ہے اور ہوش وحواس

بھی، سلیقہ مندی کی مسلک بھی ہے، ادب شناسی کے گُر بھی۔

الغرض جس جس زاویہ سے کتاب کو دیکھیں ہر اعتبار سے معتبر ہے، اور ہاں یوں تو بیت بازی کے موضوع پر کتابیں اور بھی دستیاب ہیں لیکن یہ کتاب متذکرہ ان پر فائق، اعلیٰ اور بالا ہے جس میں اشعار مع تعیینِ شعراء اور ماخذ و مراجع سے آراستہ و پیراستہ ہیں، بلکہ مجھے یہ لکھنے کی جسارت دی جائے کہ متعلقہ موضوع پر یہ کتاب الیلی اور انوکھی ثابت ہوگی، خاص طور پر وابستگانِ جامعہ کے لئے مولانا موصوف ایک نعمتِ گراں مایہ ہیں، کہ کسی زمانے میں ہم فی البدیہہ، زود گو، نظر کش، اس قسم کے شعراء کا تذکرہ سنتے تھے لیکن ہمارے لئے یہ چیز باعثِ افتخار ہے کہ ہمارے درمیان بھی ایسا صاحبِ اوصاف شاعر، رواں دواں ہے جو ان اوصاف کا حامل ہے۔

صرف بطور تائید ذکر کردوں کہ ایک مدرسہ کے استاذ نے ترانہ بنانے کی کوشش کی اور استاذِ محترم حضرت مولانا سید ذو الفقار احمد صاحب قاسمی گوالیاریؒ سابق شیخ الحدیث دار العلوم فلاحِ دارین ترکیسر سورت گجرات کو تصویب کے لئے پیش کیا تو آپ نے فوراً اس استاذ کو فرمایا کہ یہ تم کس چکر میں پڑے ہو، اگر تم کو ترانہ ہی چاہئے تو اکل کوا کے مشہور شاعر مولانا ولی اللہ صاحب ولیؔ قاسمی بستوی کو معلومات بھیج دو اور جب چاہو جیسا چاہو ترانہ تیار ہو جائے گا۔ حضرتِ مرحوم کا یہ جملہ مولانا ولیؔ صاحب کے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

سچ کہا گیا ہے کہ "لِكُلِّ شَيْءٍ مَقَالٌ وَلِكُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ"

ولیؔ بستوی صاحب ہی کے فیضِ صحبت کا یہ اثر ہے کہ احاطۂ جامعہ میں بھی بہت سے خورد و کلاں مشقِ سخن کے ذریعہ طائرِ شعر و ادب بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میری مخلصانہ عاجزانہ اور برادرانہ دعا ہے کہ حق جل مجدہ آں موصوف کو صحت و عافیت نصیب فرمائے اور عمرِ طویل سے نوازے۔ تاکہ حضرتِ حسان بن ثابتؓ کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام و مسلمانوں کے لئے آپ کے اشعار تائید و توثیق کی خدمت انجام دیں۔

میری نہ صرف طلبۂ جامعہ بلکہ طلبۂ فروعاتِ جامعہ اور بلکہ تمام مدارس اسلامیہ اور عصریہ کے طلبہ اور تمام ہی ادب نواز حلقوں سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو محبت کے ہاتھوں سے لے کر الفت کے پلکوں سے پڑھیں اور اس کے مضامینِ نو کو عقیدت کے پھول سمجھ کر دل میں بسائیں اور عملی جامہ بنا کر اپنے لئے اور مصنف کے اساتذہ اور والدین کے لئے ذریعۂ نجاتِ اخروی اور ہدایتِ دنیوی کا سبب بنیں۔ آمین ثم آمین۔ فقط..... اخوکم فی اللہ

عبد الرحیم فلاحی خادم الحدیث والتفسیر جامعہ اکل کوا

۸ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۲ فروری ۲۰۱۱ء

بروز سنیچر بوقت ۱۰ بجے دن بمقام جامعہ اکل کوا

فہرستِ تعداد اشعار باعتبار حروف وضروری نوٹ

نمبر شمار	حروف	تعداد اشعار	صفحہ
۱	الف	۱۰۰	۲۱
۲	ب	۱۰۰	۲۵
۳	پ	۵۰	۳۰
۴	ت	۵۰	۳۲
۵	ٹ	۵۰	۳۵
۶	ث	۵۰	۳۷
۷	ج	۵۰	۳۹
۸	چ	۵۰	۴۲
۹	ح	۵۰	۴۳
۱۰	خ	۵۰	۴۶
۱۱	د	۵۰	۴۹
۱۲	ڈ	۵۰	۵۱
۱۳	ذ	۵۰	۵۳
۱۴	ر	۵۰	۵۵
۱۵	ز	۵۰	۵۸
۱۶	س	۵۰	۶۰
۱۷	ش	۵۰	۶۳
۱۸	ص	۵۰	۶۵
۱۹	ض	۵۰	۶۷
۲۰	ط	۵۰	۶۹
۲۱	ظ	۵۰	۷۱
۲۲	ع	۵۰	۷۳
۲۳	غ	۵۰	۷۶
۲۴	ف	۵۰	۷۸
۲۵	ق	۵۰	۸۱
۲۶	ک	۵۰	۸۳
۲۷	گ	۵۰	۸۵
۲۸	ل	۵۰	۸۸
۲۹	م	۵۰	۹۰
۳۰	ن	۵۰	۹۲
۳۱	و	۵۰	۹۵
۳۲	ہ	۵۰	۹۷
۳۳	ی	۵۰	۹۹

﴿ضروری نوٹ﴾

حتی المقدور کوشش تو یہی کی گئی ہے کہ ہر حرف کے تحت پہلے حمد ومناجات اور نعت کے اشعار ہوں بعد میں دوسرے اشعار، لیکن تلاشِ اشعار کے دوران ترتیب وار عدم دستیابی کی صورت میں کہیں کہیں لف ونشر غیر مرتب بھی ہوگیا ہے۔

(ولی بستوی)

﴿ضروری تنبیہ﴾

اس کتاب میں ۱۵۰؍کتابوں سے ۴۰۰؍شعراء کرام کے ۱۷۵۰؍منتخب اشعار شامل کیے گئے ہیں۔

اور اشعار کے ایک طرف حوالہ کتاب کا نام مع صفحہ نمبر اور دوسری طرف شاعر کا نام لکھ دیا گیا ہے۔

اس سے قارئین کرام کو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنی لگن، محنت، عرق ریزی اور وقتِ نظر سے اشعار کو تلاش کیا گیا ہے۔

اور جن شعراء عظام کے نام نہیں معلوم ہو سکے، ان کے شعر کے سامنے نامعلوم لکھ دیا گیا ہے۔

اور شاعر کا نام نہ معلوم ہونے کے باوجود بھی شعر اس لیے لے لیا گیا ہے کہ وہ میرے معیارِ انتخاب پر کھرا اترتا تھا۔

اگر قارئین کو ایسے شعرا کے نام معلوم ہوں تو ضرور مطلع فرما کر شکریے کے حقدار ثابت ہوں۔

اور یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ مثلاً غالبؔ واقبالؔ، اور اکبرؔ وجگرؔ وغیرہم جیسے شعراء کرام کے اشعار جن مرتبین نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب میں انہی کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے نہ کہ اصل کلیات ودواوین کا۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ کئی نثری کتابوں میں مرقوم شدہ اشعار بھی اخذ کیے گئے ہیں (ان کی افادیت کے پیشِ نظر) جیسا کہ حوالوں سے صاف ظاہر ہے۔

(ولی بستوی)

اپنی بات

بفضلہ تعالیٰ پیش نظر کتاب ''اشاعتی بیت بازی'' میں ۱۵۰ رکتابوں سے ۴۰۰ رشعراء کرام کے ۵۰۷۰ رمنتخب اشعار جمع کیے گئے ہیں۔(الحمد علیٰ ذلک) اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ اشعار سنجیدہ، پختہ، بامعنی اور ناصحانہ ہوں، تاکہ قارئین کو ہر شعر سے کوئی مثبت پیغام تعمیری پہلو، اخلاقی تعلیم اور کوئی نہ کوئی نصیحت اور سبق حاصل ہو سکے، اسی لیے عشقیہ اشعار سے مکمل اجتناب کیا گیا ہے، اگر کہیں عشق یا عاشق کا لفظ نظر آئے تو اس کو عشقِ حقیقی اور عاشقِ حقیقی پر محمول فرمائیں۔

اس مجموعے کی ترتیب وتالیف میں جن دقتوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ان کا اندازہ اور احساس صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو کہ کسی نہ کسی درجے میں ترتیب وتالیف کے مرحلے سے گزرے ہوں۔

حالاں کہ میرے پاس ۱۵۰ کتابیں تھیں جن میں ۱۶ ر سے لے کر ۸۸۰ رصفحات پر مشتمل کتابیں بھی تھیں اور وہ سب اشعار سے بھری ہوئی تھیں، لیکن اشعار کے اس انبار کی مثال ''أضغاث أحلام'' کی تھی یعنی سینکڑوں کا وہ مضا جس میں چھوٹی بڑی اور اچھی بری ہر طرح کی سینکیں ہوتی ہیں جن پر کسی شاعر کا یہ مصرعہ بالکل صادق آتا ہے کہ۔

سکّے کئی کھرے تھے تو کھوٹے بھی چھپ گئے

ان میں سے ہر شعر کا میرے معیارِ انتخاب پر اترنا مشکل تھا کیوں کہ میرا معیارِ انتخاب یہ تھا کہ، قارئین کو ہر شعر سے کوئی مثبت پیغام، تعمیری پہلو، اخلاقی تعلیم اور کوئی نصیحت اور سبق حاصل ہو، تاکہ ان کی اچھی ذہن سازی ہو سکے۔

اب یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ ہر قاری کو میرا معیارِ انتخاب اور اس معیارِ انتخاب پر اشعار کا پرکھنا پسند بھی آجائے کیوں کہ ہر ایک کا معیارِ انتخاب الگ الگ ہوتا ہے۔

ع نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

مذکورہ معیارِ انتخاب پر اشعار کی چھان پھٹک میں بہت دشواریاں پیش آئیں۔ کیوں کہ میں نے اپنے معیارِ انتخاب کے لیے عشقیہ اشعار سے کلی اجتناب کو شرطِ اولین قرار دے رکھا تھا، اور عشقیہ اشعار کے بیچ سے کسی سنجیدہ شعر کا نکالنا بالکل اسی طرح تھا جس طرح کہ گلچیں کانٹوں کے بیچ سے چاہے کتنا ہی بچ بچا کر پھول چنے تب بھی اگر کانٹے پھول کے ساتھ نہ بھی آجائیں تب بھی کم از کم انگلیوں سے مس ہو کر چبھن کی سوغات تو دے ہی جاتے ہیں۔

جیسا کہ کسی نے خوب ہی کہا ہے کہ۔

پھول توڑا تھا کانٹوں سے بچ کر
انگلیوں میں چبھن رہ گئی

لیکن پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کانٹوں کے بیچ سے نکالا جانے والا پھول بہت ہی شاندار، جاندار، طرح دار اور جلوہ بار بھی ہوتا ہے۔

جس سے گلشن میں خوشنما انقلاب رونما ہوتا ہے کیوں کہ۔

کانٹوں میں جو کھلتا ہے شعلوں میں جو پلتا ہے
وہ پھول ہی گلشن کی تاریخ بدلتا ہے

اور یہ بالکل سچ بھی ہے۔ اس مجموعے کی تیاری میں قلم سنبھالتے سنبھالتے میری انگلیوں میں بارہا چبھن پیدا بھی ہوئی، اور نشستوں کی طوالت سے طبیعت بارہا اکتائی بھی۔ اس لیے مذکورہ دونوں شعر خود مجھ پر بھی مکمل صادق آتے ہیں، کیوں کہ عید الاضحیٰ کی تعطیل میں اس مجموعے کی تیاری کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا۔

عربی کے حروفِ تہجی کل ۳۰/ ہیں جن میں سے ہمزہ اور یائے مجہول سے شعر شروع نہیں ہوتا کیوں کہ ہمزہ کی جگہ پر الف اور یائے مجہول کی جگہ پر یائے معروف مستعمل ہوتی ہے۔ اس طرح کل ۲۹ حروف ہوئے۔

اور ان میں اردو اور فارسی میں مستعمل ۵/ زائد حروف (۱) پ (۲) ٹ (۳) چ (۴) ڈ (۵) گ، کے ملانے سے کل ۳۴/ حروف ہوتے ہیں، ان میں سے ہر حرف کے تحت اشعار کی تلاش میں کافی کافی وقت صرف ہوا، بعض بعض دفعہ صرف ایک مناسب شعر کی تلاش و جستجو میں آدھا آدھا گھنٹہ صرف ہو گیا۔ کیوں کہ اولاً تو شعر چاہیے تھا حروف کے مطابق اور ثانیاً معیارِ انتخاب پر کھرا اترنا۔

ان دونوں مقصدوں کے تحت بعض دفعہ صرف ایک شعر کی تلاش کے لیے کئی کئی کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑی اور اس میں آدھا گھنٹہ لگ گیا اسی سے یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ تصنیف کی بہ نسبت تالیف زیادہ مشکل اور محنت طلب ہے۔

حالاں کہ اگر مطلوبہ شعر مجھے ازسرِ نو خود ہی کہنا ہوتا تو اللہ رب العزت کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے کہہ سکتا ہوں کہ، انشاء اللہ ثم انشاء اللہ اتنے وقت میں کم از کم ۱۵/ اشعر تو کہہ ہی لیتا لیکن اس ڈر سے ایسا نہیں کیا تا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ، لوح و قلم اپنے ہاتھ میں پا کر صرف اپنے ہی اشعار کی بھر مار کر دی۔ تاہم ایسے مواقع پر جب پریشانی حد سے بڑھتی تو فوراً نیا شعر کہہ دیتا جن کے سامنے ایک طرف وؔلی بستوی یا وؔلی اثری اور دوسری طرف غیر مطبوعہ لکھ دیا ہے۔ ایسے اشعار کی کل تعداد ۱۲۵/ سے زائد ہے۔

یہ امر بھی قابلِ وضاحت ہے کہ، حضرت مولانا صادق علی صاحب قاسمی صادقؔ بستوی نے، میری دو کتابوں ''نذرانۂ دار العلوم'' اور ''ارمغان دار العلوم'' پر تبصرہ فرماتے ہوئے ماہنامہ ''نقوش حیات'' بستی کے از جون تا اگست ۲۰۰۸ء کے شمارے میں اور حضرت مولانا نثار احمد صاحب نثارؔ قاسمی بستوی، صدر المدرسین دار العلوم بستی نے ''فریادِ ولی'' کی تقریظ میں ''وؔلی اثری'' کے خطاب سے نوازا ہے۔ اس لیے کہیں کہیں ولی بستوی کی جگہ ولی اثری لکھدیا ہے۔ خاص طور سے جہاں جہاں ''ولی دکنی'' کے اشعار درج ہیں ان کے نیچے جب میں نے اپنے اشعار لکھے ہیں۔

لیکن اس کا مطلب تقابل ہرگز نہیں کیوں کہ ''وؔلی دکنی'' کا جو مقام، کلام، معیار اور اردو کی گراں قدر خدمت ہے اس کے مقابلے میں میرا کوئی ذکر ہی نہیں۔ وہ تو ان بزرگوں کی ذرہ نوازی، قدردانی حوصلہ افزائی اور خورد نوازی ہے کہ میرے نام کے ساتھ ''اثری'' لگا دیا ورنہ سچ تو یہ ہے کہ

ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تقابل کا کروں دعویٰ "ولیؔ" یہ ہو نہیں سکتا
"ولیؔ" کا مثل و ہمسایہ "ولیؔ" یہ ہو نہیں سکتا

ویسے کتابوں کی ورق گردانی کے دوران مطلوبہ حرف کے تحت جب کسی شعر پر اچھتی نظر پڑتی تھی تو بالکل اسی طرح خوشی ہوتی تھی جس طرح کہ ایک غواص کو دریا میں غواصی کے دوران موتی کی دستیابی پر ہوتی ہے۔

پھر اس کو اپنے مقرر کردہ معیار پر پرکھنے کے بعد قبول یا رد کرنے کا نمبر آتا تھا اور کبھی کبھی یوں بھی ہوا کہ کسی ایک ہی حرف کے تحت کسی کتاب میں کئی کئی شعر نظر آئے تو ان میں سے خوب سے خوب تر کو منتخب کیا۔

یہ حقیقت بھی قابلِ ذکر ہے کہ۔ ہر حرف کے تحت اشعار کی تلاش کے دوران یہی خیال گزرتا رہا کہ شاید اس کے بعد والے حرف کے تحت آسانی سے بکثرت اشعار مل جائیں۔ لیکن "الف" سے "ی" تک کل ۳۲؍حروف گزر گئے لیکن وہ حرف نہیں آیا جس کے تحت آسانی کے ساتھ بکثرت اشعار دستیاب ہو گئے ہوں۔

اشعار کی تلاش و جستجو کے دوران مجھے صاحبِ دواوین و کلیات شعراء پر بہت غصہ آتا تھا کہ آخر انہوں نے حروفِ تہجی کے اعتبار سے اشعار کیوں نہیں لکھے۔ لیکن پھر یہ سوچ کر سارا غصہ ختم ہو جاتا تھا کہ اس بارے میں تو سب سے زیادہ مستحق غیظ و غضب اور موردِ عتاب میں خود ہی ہوں کہ ایک اندازے کے مطابق بفضلہٖ تعالیٰ تقریباً ایک لاکھ سے زائد اشعار کہہ ڈالے اور چھوٹے بڑے تقریباً پچاس مجموعے شائع ہو چکے ہیں لیکن اس کی رعایت میں خود بھی نہیں کر سکا۔

زیرِ استفادہ ۱۵۰؍کتابوں میں سے ۴؍کتابیں بیت بازی کے انداز پر مرتب کردہ ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

(۱) بیت بازی — از عرفان خلیلی صفی پوری مطبوعہ دہلی
(۲) معیارِ بیت بازی — از حامد اقبال صدیقی بمبئی مطبوعہ بمبئی
(۳) شعروں کا کھیل — از رحمانی سلیم احمد مالیگانوی مطبوعہ مالیگاؤں
(۴) بیت بازی — از رحمانی سلیم احمد مالیگانوی مطبوعہ مالیگاؤں

صرف انہی چار کتابوں سے اشعار کے انتخاب میں آسانی میسر رہی ہے لیکن ان سے زیادہ لیا بھی نہیں ہے تاکہ "کل دوسرے کا کیا دھرا" اور "مانگے کا اجالا" جیسی مثالیں صادق نہ آئیں۔ اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ یہ تو "حلوائی کی دوکان پر نانا جی کا فاتحہ" ہو گیا۔ اور یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ اشعار کی ترتیب میں ہر حرف کے تحت اولاً حمد و مناجات، ثانیاً نعت کے اور ثالثاً دیگر اشعار رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔

پس منظر

اس مجموعے کی ترتیب وتالیف کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ، دار العلوم سینڈھوا ضلع کھرگون ایم پی (۱) کے مسابقۂ بیت بازی منعقدہ ۲۵رجنوری ۲۰۱۰ء میں بحیثیتِ منصف، میری شرکت کے بعد میری گزارش وتحریک پر ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق اپریل ۲۰۱۰ء میں جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا کے بانی رئیس، خادم القرآن والمساجد والمدارس جناب حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہ نے، اپنی زیرِ سرپرستی ایک انجمن بنام "بزمِ شعروادب" کا قیام فرما کر طلبۂ جامعہ کو صاف ستھری اردو شعروشاعری اور بیت بازی کی مشق کا سنہرا موقع عنایت فرمایا۔ اور پھر خود اپنی ہی زیرِ صدارت، بتاریخ ۴ر رجب المرجب ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۷رجون ۲۰۱۰ء، بروز جمعرات بوقت بعد مغرب تا ۱۱ بجے شب بیت بازی کا ایک شاندار پروگرام منعقد کرا کر دیگر علوم وفنون کی ترویج واشاعت، اور تصحیح قرآن کریم کے ساتھ اردو شعروادب کے تئیں بھی اپنی بے پناہ دلچسپی اور زندہ دلی کا مظاہرہ فرمایا۔ چناں چہ شرکاء کو خوب دل کھول کر انعامات سے نواز کر ان کی خوب خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔

مذکورہ پروگرام میں انتظامی طور پر مولانا محمد حذیفہ صاحب وستانوی ناظمِ تعلیمات ومعتمدِ جامعہ اور مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی استاذ تفسیر وحدیث ورئیس حلقات واجتماعات نے کافی دلچسپی کا مظاہرہ فرمایا، جن میں سے اول الذکر پروگرام کے آغاز کے کچھ ہی دیر کے بعد کسی بہت ضروری سفر پر روانہ ہوگئے تھے، اور ثانی الذکر نہ صرف یہ کہ اخیر تک بنفسِ نفیس شریک رہے بلکہ جزوی طور پر نظامت بھی فرمائی۔ اس پروگرام کی ایک قابلِ ذکر بات یہ بھی ہے کہ منصف کی حیثیت سے مشہور شاعر اور آل انڈیا مشاعروں کے کامیاب اناؤنسر جناب اثر صدیقی مالیگانوی اور مشہور عالمِ دین اور ہزاروں اشعار کے حافظ جناب مولانا زبیر احمد صاحب ملی مالیگانوی تشریف لائے تھے۔

چوں کہ مذکورہ بیت بازی کی تیاری کی تمام تر ذمہ داری میرے ہی سر تھی اس لیے سنجیدہ، پختہ بامعنی اور ناصحانہ اشعار کی چھان بین بھی مجھے ہی کرنی پڑی۔ جس میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا، کیوں کہ اکثر کتابیں، غزل وہزل اور عشقیہ اشعار پر مشتمل تھیں۔

خیر! پروگرام تو کسی طرح ہوگیا اور ماشاء اللہ بہت ہی شاندار اور تاریخ ساز ہوا، لیکن اسی دوران عزیز گرامی جناب مولانا محمد حذیفہ صاحب وستانوی سلمہ نے مجھ سے آئندہ کے لیے صاف ستھرے اشعار پر مشتمل اس موضوع پر ایک مجموعے کی ترتیب کی پیش کش کردی تھی۔ اور میں نے بھی پختہ ارادہ کرلیا تھا۔ کہ ان شاء اللہ ضرور کروں گا۔

لیکن ابھی میں اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی فکر اور تیاری میں ہی تھا کہ شوال ۱۴۳۱ھ کے اواخر میں آں عزیز کی طرف سے اس سلسلے میں تحریری ایجنڈہ بھی آگیا جس کے بعد میرے پاس تعمیلی اقدام کے سوا کوئی چارہ نہ رہا، تاہم عید الاضحیٰ ۱۴۳۱ھ کی تعطیل تک

---

(۱) دار العلوم مقام سینڈھوا ضلع کھرگون ایم پی، جامعہ اکل کوا کی ایک عظیم الحاقی شاخ ہے جس کے ناظم مولانا محمد یعقوب خانپوری ہیں، جن کی زیرِ سرپرستی مولانا محمد اخلاق صاحب اشاعتی عادل آبادی نے وہاں کے طلبہ کے مابین مسابقۂ بیت بازی بتاریخ ۲۵رجنوری ۲۰۱۰ء منعقد کرا کر راقم سطور کو بحیثیت منصف مدعو کیا تھا۔ نیز مذکورہ مدرسے کے دوسرے مسابقۂ بیت بازی منعقدہ ۲۵رجنوری ۲۰۱۱ء میں بھی ان دونوں حضرات کی دعوت پر بحیثیتِ منصف شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ (ولی بستوی)

موٴخر کر دیا۔ اور انجام کار مذکورہ تعطیل میں بنامِ خدا کام کا آغاز کر دیا۔

موضوع سے متعلق خود میری ذاتی لائبریری (مکتبہ وَلی) میں ۱۲۵ رکتابیں موجود تھیں اور باقی ۲۵ رکتابیں جامعہ کے کتب خانے سے حاصل کیں۔

اس طرح ۱۵۰ رکتابوں سے ۴۰۰ رشعراء کرام کے ۵۰۰۷ رمنتخب اشعار کا حسین گلدستہ، ھدیہ قارئین کرنے کی سعادت حاصل ہوئی (فللہ الحمدُ والشکر علیٰ ذلک)

پیش نظر مجموعے کی ترتیب وتالیف میں جن دشواریوں، تکلیفوں، پریشانیوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے ان کی ایک بار پھر یاد دہانی کراتے ہوئے قارئین وناظرین سے صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ

آساں نہیں ناداں تعمیر نشیمن کی — بکھرے ہوئے تنکوں کو چن چن کے سجانا ہے

اور جب بات تنکوں کی آئی تو اس کی مناسبت سے ایک شعر اور سنتے چلیں۔

کیا اس لیے تقدیر نے چنوائے تھے تنکے — بن جائے نشیمن تو کوئی آکے جلادے

وجہ تسمیہ

چوں کہ بہت سے مصنفین اپنی تصنیفات کو کسی شخصیت یا ادارے کے نام کے ساتھ موسوم کرتے ہیں۔ جیسے "فتاویٰ تاتارخانیہ" (امیر تاتارخان) "فتاویٰ عالمگیری" (بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر) "تفسیر مظہری" (مرزا مظہر جانِ جاناں) "فیروز اللغات" (الحاج مولوی فیروز الدین صاحب) "مصباح اللغات" (مدرسہ مصباح العلوم بریلی یوپی) "سیرت حلبیہ" (شہر حلب) اور "فتوح الشام" (ملک شام) وغیرہ۔ کی طرف منسوب ہیں۔

کتابی دنیا میں ایسی مثالیں بے شمار ملتی ہیں اور خود جامعہ اکل کوا کے کئی اساتذہ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ اس لیے میں نے بھی اپنے تدریسی ادارہ، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم اکل کوا نندوربار مہاراشٹر کے جزوِ اسم کے ساتھ موسوم کر دیا۔ اور "اشاعتی بیت بازی" نام تجویز کیا۔

گہوارۂ علوم ہے اشاعت العلوم — رشک مہ ونجوم ہے اشاعت العلوم

آخری گزارش

قارئین وناظرین سے موٴدبانہ گزارش ہے کہ۔ اس کتاب میں جو بھی خامی اور قابلِ مشورہ پہلو محسوس فرمائیں اس سے راقم کو ضرور مطلع فرمائیں، لیکن مقصد تنقید وتنقیص نہ ہو بلکہ اصلاح اور نیک نیتی مدنظر ہو تاکہ اجر کے مستحق ہوں۔

(وَلی بستوی) ۹۸۲۳۳۴۶۳۱۸

۱۹ر ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۶ر نومبر بروز جمعہ بوقت ۱۱ر بجے دن

بمقام قیام گاہِ "وَلی" جامعہ اکل کوا ضلع نندوربار مہاراشٹر

بیت بازی

یہ دو لفظوں (بیت اور بازی) سے مرکب ہے۔ بیت کے معنی ہیں شعر اور بازی کے معنی ہیں کھیل اور مقابلہ۔ اس طرح بیت بازی کے معنی ہوئے شعر کا کھیل یا شعری مقابلہ جسے ذہنی ورزش سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

بیت بازی حسین شعر کا کھیل ہے — اس سے طلاب میں آپسی میل ہے
جس کو ازبر ہوئے شعر وہ پاس ہے — جس کو کم یاد ہے وہ ہوا فیل ہے

(ولی بستوی)

بیت بازی کا طریقہ

(۱) سب سے پہلے ایک انجمن کا قیام کر کے اس کا خوبصورت سا نام رکھ دینا چاہئے جس کے تحت بیت بازی کا پروگرام ہو۔ جیسے ...... بزم شعر وادب، اب اگر اس انجمن کا قیام کسی ادارے میں ہو تو مناسب ہوگا کہ اس کے مہتمم یا پرنسپل کو اس کا سرپرست نامزد کر دیا جائے، جس کے زیر انتظام و انصرام انجمن بحسن خوبی شاہراہِ ترقی پر گامزن رہے۔

(۲) اس کے بعد طلبہ کی دو جماعتیں بنائی جائیں جن میں سے ہر ایک کا کوئی مناسب نام رکھا جائے اور بہتر تو یہ ہوگا کہ ہر جماعت کا نام کسی بڑی شخصیت کے نام سے منسوب ہو۔ جیسے:

بزمِ قاسم: بیادِ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔

بزمِ رشید: بیادِ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔

اور دونوں جماعتوں کا ایک ایک نمائندہ بھی ہونا چاہئے۔ ایک صدرِ مجلس اور دو منصفانِ مجلس بھی ہوں اور بیت بازی کا آغاز بذریعۂ قرعہ اندازی ہو یعنی تلاوت اور نعت کے بعد صدرِ مجلس ایک شعر پڑھے جس کے آخری حرف سے قرعہ جیتنے والا نمائندہ شعر پیش کرے۔ مثلاً صدرِ مجلس یہ شعر پڑھے۔

دو عالم جس کی حکمت اور قدرت کا نمونہ ہے
اسی کے نام سے ہے ابتدا اور انتہا میری

اس کا آخری حرف ''ی'' ہے، اب قرعہ جیتنے والا نمائندہ ''ی'' سے شروع ہونے والا شعر پڑھے۔ مثلاً

یہ آسماں خدایا! جو بے ستوں ہے قائم
تخلیق میں ہے اس کی حکمت تمام تیری

اس کا بھی آخری حرف ''ی'' ہے اب چاہیے کہ دوسری جماعت کا نمائندہ بھی ''ی'' سے شروع ہونے والا شعر پڑھے۔ مثلاً:

یکبار گی یہ گلشنِ عالم مہک گیا
خوشبوئے پسینہ چلی آئی ابھی ابھی

(۳) اس طرح سے بیت بازی کا دور، جوش وخروش کے ساتھ چلنا چاہیے، تمام شرکاء کو چاہیے کہ اشعار زیادہ سے زیادہ اور پختہ یاد کر کے آئیں تا کہ خوب روانی کے ساتھ پڑھ سکیں اور دورانِ مسابقہ خوب چوکس رہیں، مدمقابل کا شعر پوری توجہ سے سنیں تا کہ برجستگی کے ساتھ جوابی شعر پڑھ سکیں، اور اگر ترنم سے پڑھیں تو سامعین کی مزید کشش اور دلچسپی کا باعث ہوگا، اور ضروری ہے کہ اشعار سنجیدہ، پختہ، بامعنی اور ناصحانہ ہوں۔ شعر کے صرف آخری حرف کا اعتبار کیا جائے بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ اخیر کے دو حرفوں کا اعتبار کرتے ہیں یہ نامناسب ہے۔

اگر شعر تحت اللفظ پڑھیں تو اس کے شایانِ شان حرکات وسکنات اپنائیں اور مناسب طور پر داد وتحسین کی بھی گزارش کر سکتے ہیں، لیکن کسی بھی حال میں بھونڈا پن، ناشائستگی اور بدتہذیبی کا اظہار نہ ہو۔ اور اگر اشعار کے ساتھ شعراء کا نام بھی بتاتے رہیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔

اختتامِ مجلس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں:

پہلا طریقہ تو یہ کہ فریقین کے لیے اشعار کی تعداد مقرر کر دی جائے، مثلاً ۱۰۰/۱۰۰ یعنی جب دونوں فریق سو، سو شعر سنا چکیں تب اختتام کا اعلان کیا جائے۔ اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وقت مقرر کر دیا جائے، مثلاً دو گھنٹے یعنی دو گھنٹے مکمل ہونے پر اختتام کا اعلان کیا جائے اور بعد ازاں منصفانِ مجلس کے تاثرات، نتائج کا اعلان اور صدرِ مجلس کے مختصر بیان اور انہی کی دعا پر مجلس ختم کر دی جائے۔

یہ سادہ بیت بازی کا طریقہ ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی طریقے ہیں جنہیں '' آدابِ بیت بازی'' نامی کتاب میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(ولی بستوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف

حمد الٰہی/۹	احد ہے تو صمد ہے تو، نرالی شان تیری ہے	جہاں کی ہر کوئی شئ تابع فرمان تیری ہے	ولی بستوی
داعی اسلام/۴۶	اسی کے رحم سے معمور ہے معمورۂ عالم	اسی کے رحم سے مسرور ہے معمورۂ عالم	مولانا صادق بستوی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۲۲۲	اٹھائے پلکوں سے دستِ دعا آنکھوں پھر کیوں ہے	تجھے معلوم ہے جو مانگتی ہے چشم تر تجھ سے	رشید مرادآبادی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۲۲۳	آ پڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوں ملول	کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۲۲۴	اس غنی نے ہے بنایا اپنے بندوں کے لیے	ہے کرہ، افلاک کا اک گوہر کان عطا	تمنا مرادآبادی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۲۲۵	اے خدا تیری مہک پھیلی ہے گلزاروں میں	اے خدا نور چمکتا ہے ترا تاروں میں	عبد الرب صوفی
غیر مطبوعہ	احد واحد ملک والی وہی واسع، مصور ہے	اسی کے در سے حاصل ہم کو درسِ آگہی ہوگا	ولی اثری
ذو الجلال والاکرام/۲۳	المدد اے خالق ارض و سما	اے خدا میرے خدا میرے خدا	حافظ لدھیانوی
کشکول مجذوب/۹۹	اپنے کرم سے کرنا مجھ کو بھی ان میں شامل	جن پر عذاب یارب ہوگا حرام تیرا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
داعی اسلام/۴۶	اسی کے رحم سے معمور ہے ہر کام عالم کا	اسی کے رحم سے معمور ہے ہر کام آدم کا	مولانا صادق بستوی
غیر مطبوعہ	اہلِ طائف کو دیں جب سکھانے لگے	مل کے کفار ان کو ستانے لگے	ولی اثری
غیر مطبوعہ	ان کی مرضی پہ مشیت بھی نثار	ہو گیا سرکار کا جو فرما گئے	ولی اثری
حیات صادق/۳	انہی کا نام لکھا ہے خدا نے عرش اعظم پہ	خصوصی فضل، رب کا ہے اسی ہادیٔ اکرم پہ	ولی اثری
شان صحابہ/۸	اصحاب محمد سے کٹ کر اللہ سے جو کٹ جاتا ہے	قدرت کی طرف سے پکھوں کا گردش میں ستارہ ہوتا ہے	ولی بستوی
شاہنامہ اسلام/۶۹	اندھیری رات کے پردے سے کی حق نے سحر پیدا	ہوا ہر بصیرت، کُحلِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ پیدا	حفیظ جالندھری
نعت النبی/۳۰۴	اتر آئیں نگاہیں جو بڑھیں سوئے محمد	دل ٹوٹ گیا دیکھتے ہی روئے محمد	رضوان مرادآبادی
نعت النبی/۳۰۵	آئینۂ خورشید ضیا اس کو ملے گا	یعنی دل پر صدق وصفا اس کو ملے گا	رشید مرادآبادی
اصول موتی/۴	آفتاب ہدایت حبیب خدا نور حق کا منارا مدینے میں ہے	نازشِ ہر دو عالم شہِ دوسرا رب اکبر کا پیارا مدینے میں ہے	ولی بستوی
داعی اسلام/۵۰	ادھر مولود احمد سے ملے اسرار مکہ کے	رسول اللہ کے دادا کو، ہاں سردار مکہ کے	مولانا صادق بستوی
کلیات اقبال	اک مہر جہاں تاب ابھرتا ہے حرم سے	اب جھوٹے خدا اپنے چراغوں کو بجھائیں	علامہ اقبال
صل علیٰ کہتے کہتے/۲۰	اپنا گھر بار لٹا دیتا تو اس کے بدلے	حبّ سرکار دو عالم کا خزانہ ملتا	روحی پاکستانی

انتخابِ وَلی/۱۵	ابھی ذکرِ جنت نہ چھیڑو خدارا	کہ لب پہ مرے ہے مدینہ مدینہ	وَلی بستوی
یادِ مدینہ/۵	آ گیا ہوں تیرے در پہ ساری دنیا کو چھوڑ کر	مسجدِ نبوی میں ہوں دنیا سے ناطہ توڑ کر	وَلی بستوی
کلیاتِ اکبر/۱۷	اک عکسِ ناتمام پہ عالم کو وجد ہے	کیا پوچھنا ہے آپ کے حسن و جمال کا	اکبر الہ آبادی
کلیاتِ شکیل/۷۵	اے حسینِ بطحا سن بس یہی خوشی میری	عمر بھر لگا رکھوں تیرے غم کو سینے سے	شکیل بدایونی
ظہورِ قدسی/۱۱	ابھی جبریل بھی اترے نہ تھے کعبے کے منبر سے	کہ اتنے میں صدا آئی یہ عبداللہ کے گھر سے	ماہر القادری
داعیٔ اسلام/۵۱	ارادے سے حرم کو ڈھا کے وہ مسمار کر ڈالے	کہ محرومِ حرم مکہ کو وہ مکار کر ڈالے	مولانا صادق بستوی
کلیاتِ یوسف/۳۴	الٰہی! تو یوسف کو مقبول کر لے	مجھے مخلصیں پہ تو محمول کر لے	یوسف تاولوی
ارمغانِ حج/۲	اے حاجی! یہ دولت مبارک تمہیں ہو	تو محشر میں ہو، تاجور جانے والے	وَلی بستوی
کشکولِ مجذوب/۶۴	اب بھی مجذوب جو محرومِ پذیرائی ہے	کیا جنوں میں بھی آمیزشِ دانائی ہے	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
شاہنامہ اسلام/۵۵	اندھیرا چھا چکا جب ظلم کا دنیائے ہستی پر	ہوا شیطاں مسلط ہر بلندی اور پستی پر	حفیظ جالندھری
کلیاتِ اقبال/۳۸	اے آفتاب! روحِ روانِ جہاں ہے تو	شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تو	علامہ اقبال
مستند نعتیہ کلام/۷۷	ایک ذرہ قہرِ ایزد کا اگر چمکا یہاں	چرخ پر خورشید، چشمِ خونچکاں ہو جائے گا	تمنا مرادآبادی
گلستانِ علم و فن/۴۶	اے روشنی نواز! مرے دل کو بھی اجال	اے ربِّ ذوالجلال اے ربِّ ذو الجلال	الطاف ضیا مالیگانوی
حمدِ باری/۷	آیا عرفات و منیٰ میں جبلِ رحمت پہ چڑھا	اور مزدلفہ میں آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	وَلی بستوی
اردو شاعری کے سو سال/۴۹	اللہ ہی اللہ ہے جس وقت کہ نکلے	آفاق میں تیغِ غضبِ حضرتِ قہار	مولانا محمد حسین آزاد
پہلا آسمان/۴۴	اس بلالی اذان کا جادو	یعنی وقتِ سحر ہے اور میں ہوں	ڈاکٹر نواز دیوبندی
ہزار انجم/۴	انقلابِ دہر کا جاری ہے چکر آج بھی	چاند اور سورج ہیں گردش میں برابر آج بھی	مسلم مالیگانوی
زادِ مدینہ/۵	الٰہی! دکھا دے وہ باغِ مدینہ	جہاں پر اترتی ہے ہر دم سکینہ	وَلی اثری
کلامِ طنز و مزاح/۵۸	انہیں شوقِ عبادت بھی ہے اور گانے کی عادت بھی	نکلتی ہیں دعائیں ان کے منہ سے ٹھمریاں ہو کر	اکبر الہ آبادی
نغمۂ سحر/۴۵	آپ کی چشمِ کرم کا فیض ہے صہبائے عشق	مصلحت کو دے دیا ہے جام و پیمانے کا نام	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
کلامِ ثاقب/۹	امنڈ آئے ہیں سب اہلِ جفا اب باجفا ہو کر	غلام آئے ہیں آقا تیرے در پہ بے نوا ہو کر	قاری صدیق احمد ثاقب باندوی
شمعِ رسالت/۴	اب تلک جس سے کونین سیراب ہے	ایسا رحمت کا دھارا مدینے میں ہے	وَلی بستوی
رنگِ سحر/۲۱	اہلِ نگاہ سے ترا چھپنا محال ہے	یہ حسنِ کائنات دلیلِ ظہور ہے	اصغر بستوی

داعیِ اسلام/۱۰۵	اٹھا کر وہ رسول اللہ کو سوئے حرم آئے	کہا حکمِ الٰہی ہے مرے آئے رسول آئے	مولانا صادق بستوی
پہلا آسمان/۵۹	ان کے نقشِ قدم پہ چلنے سے	منزلیں ٹھوکروں میں رہتی ہیں	ڈاکٹر نواز دیوبندی
دیوانِ ظفر/۱۷	اے ظفر! یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا	خانۂ باغ زمیں، خلقِ خدا تھی میں نہ تھا	بہادر شاہ ظفر
تحفۂ شادی/۲	اسی رشتے کا ثمرہ ہے زمانے کی چمن سازی	اسی کی گلشنِ فردوس میں ہے جلوہ سامانی	ولی اثری
تحفۂ شادی/۲	اسی سے مختلف افراد مل کر ایک ہوتے ہیں	"صلہ رحمی" کو ملتا ہے اسی کے فیض سے پانی	ولی اثری
خلقِ عظیم/۵۸	اہلِ باطل آپ کے قدموں پہ آ کر جھک گئے	جس نے دیکھا آپ کو حق کا وہ شیدا ہو گیا	مولانا عبدالاحد ظفر جھنکپھوی
انتخابِ کلامِ داغ	اے زہے! سرمایۂ رنج و الم	ہم نے جس کو عمر بھر پیدا کیا	مرزا داغ دہلوی
اے وطن تیرے لیے/۴۹	انگریز سامراج کو ہم نے بھگا دیا	آزادیوں کی شمع سے دنیا چمک اٹھی	مولانا زبیر اعظمی
رخصتی نامہ/۲	اسی تقریبِ نو کی دھوم ہے سارے زمانے میں	اسی کا ذکر ہے آدم و حوا کے فسانے میں	ولی بستوی
جامِ عشق/۷	الٰہی! تجھ سے بصد التجا دعا ہے یہ	حیات دے مجھے خلقت کی منفعت کے لیے	مولانا محمد سلیمان شمسی اعظمی
خراجِ عقیدت/۷	اورنگ زیبِ عقل، جہانگیرِ علم و فن	آئینۂ سکندر و دارا کہیں جسے	مولانا نعمان ضیا بھاگلپوری
دیوانِ غالب/۱۵	آگہی دامِ شنیدن جس قدر چاہے بچھائے	مدعا عنقا ہے اپنے عالمِ تقریر کا	مرزا غالب دہلوی
گلستانِ ہزار رنگ/۳	آپ کا سودائی ہے کافر ہو یا دیندار ہو	بات اتنی ہے اب اس کا جس قدر طومار ہو	بیتاب عظیم آبادی
ذکرِ شاہِ انبیاء	ایمان کی تلقین بڑائی تیری	تبلیغ رسالت ہے کمائی تیری	مولانا زبیر اعظمی
ہمارا وطن/۵	اس ملک کو آزاد کرایا ہے ہمیں نے	جمہوریت کا نعرہ لگایا ہے ہمیں نے	ولی اثری
نغمۂ سحر/۴۶	آپ کا ہر نقشِ پا ٹھہرا صراطِ مستقیم	کفر ٹھہرا آپ کے قدموں سے ہٹ جانے کا نام	مولانا ہدایت علی ظفر بجنوری
داعیِ اسلام/۵۷	اٹھی دائی کہا ام رسول اللہ سے آ کر	کہ اے مولود کی ماں، ہم کو دو مولود کو لا کر	مولانا صادق بستوی
مستند نعتیہ کلام/۱۳۲	اب بعدِ نعت ہرزہ سرائی کا منھ نہیں	مجذوب شعر کہنے سے معذور ہو گیا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کلیاتِ اقبال/۳۸	اجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا	نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا	علامہ اقبال
شاہنامۂ اسلام/۴۳	اٹھایا گود میں دادا نے عالی قدر پوتے کو	دکھانے لے چلا حق کا مقامِ صدر پوتے کو	حفیظ جالندھری
کلیاتِ ساحر/۲۲	احساس بڑھ رہا ہے حقوقِ حیات کا	پیدائشی حقوق ستم پروری کی خیر	ساحر لدھیانوی
داستانِ غم/۲	اس نے برپا کر دیا تھا بزمِ نو میں انقلاب	عقلِ مے کا بدل ڈالا تھا اندازِ قدیم	ولی بستوی
قرطاسِ نعت النبی نمبر/۳۶	اے ختمِ رسل دانائے سبل، ہے پاک و حسیں سیرت تیری	داخل ہے جنت کی ضمانت ہم سب کے لیے چاہت تیری	شریف الدین

کلامِ نوشہ/۱۷	اے سرورِ دو عالم ، شاہنشہِ مدینہ	قدموں پہ تیرے سارا قربان ہے خزینہ	نوشہ قاسمی
مستند نعتیہ کلام/۱۴۲	اک دم نظر جو گنبدِ خضراء پہ جا پڑی	سارے سفر کا رنج و تعب دور ہو گیا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
سلاموں کی ڈالی	احمدِ مرسل، فخرِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم	مظہرِ اول، مرسلِ خاتم، صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ اقبال سہیل اعظمی
غزالہ غزالاں/۴۴	آپ ملک و قوم کے ہمدرد ہیں	آپ سے مل کر بڑا صدمہ ہوا	عبدالرب چاؤش حیرت
گلستانِ ہزار رنگ/۳۰	اہلِ ایماں، سوز کو کہتے ہیں کافر ہو گیا	آہ یارب! راز دل ان پر بھی ظاہر ہو گیا	بیتاب عظیم آبادی
داعیِ اسلام/۵۷	ادھر لوٹی وہ دائی ماں نور اطوار کو لے کر	رسولِ ہر دو عالم حاملِ اسرار کو لے کر	مولانا صادق بستوی
نغمۂ سحر/۱۷	اب دل کو اہتمام مداوا نہیں رہا	یعنی جو اضطراب کبھی تھا نہیں رہا	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
پہلا آسمان/۶۳	ایک جگنو بھی دیوں کے ساتھ روشن تھا مگر	جب اندھیرا ہو گیا تب لوگ پہچانے اسے	ڈاکٹر نواز دیوبندی
قرآن کی پکار/۳	اولیں میری منزل ہے غارِ حرا	اور اِقْــــــرَا سے آغاز میرا ہوا	وَلیؔ اثری
ماہنامہ قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر	آنکھوں کو مری نورِ بصیرت دیدے	گمراہ ہوں میں مجھ کو ہدایت دیدے	انجم عارفی
شاہکار شاعری/۸۷	الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا	دیکھا اس بیماریٔ دل نے آخر کام تمام کیا	میر تقی میر
کاروانِ غزل/۴۴	اس کی تقدیر جو پامال ہو تیرے در پہ	اس کی تقدیر کہ جو خاکِ مدینہ ہو جائے	ریاض خیر آبادی
دس عظیم شاعر/۷	اگر کج رَو ہیں انجم ، آسماں تیرا ہے یا میرا	مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا	علامہ اقبال
داعیِ اسلام/۵۷	اسی دائی سے مروی ہے، ہوئے ہم گاؤں سے راہی	سواری آئی رک رک کر، گئے آگے کو ہمراہی	مولانا صادق بستوی
نشاطِ روح/۷	آپ آئے تو آئی بہارِ چمن	سج گئی علم و حکمت کی یہ انجمن	وَلیؔ بستوی
اردو شاعری کے ٹاپ ٹین/۲۴	اک فرصتِ گناہ ملی وہ بھی چار دن	دیکھے ہیں ہم نے حوصلے پروردگار	فیض احمد فیض
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۵	اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا	زندگی کاہے کو ہے، خواب ہے دیوانے کا	فانی بدایونی
پروین شاکر کے شاہکار اشعار	ابھی تو میں نے سمندر میں ناؤ ڈالی تھی	یہ کیا ہوا کہ بدلنے لگا ہے لہر کا رنگ	پروین شاکر
چراغِ شام/۳۷	اے محمد! تری ذات ، عالی مقام	تو ہے خیر الانام، تو ہے خیر الانام	مولانا ثاقب بستی پوری
ریختۂ وَلی/۱۸	اے "وَلیؔ" قدر ترے شعر کی کیا بوجھے عوام	اپنے اشعار کو ہرگز نہ دے خبر بخواص	وَلیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	اے "وَلیؔ" قدرداں تیرے اشعار کا	جان و دل سے یہ سارا زمانہ ہوا	وَلیؔ اثری
داعیِ اسلام/۵۹	اسامہ سے ہے مروی، وحیِ اول سے ادھر دائی	رسول اللہ، محرموں کے والی سے ملی آئی	مولانا صادق بستوی

نعتیں وسلام/۲	اے ابرِ کرم ذرا تھم کے برس، اتنا نہ برس کہ وہ آ نہ سکیں	جب وہ آ جائیں تو جم کے برس، اتنا برس کہ وہ جا نہ سکیں	حقانی گجراتی
آوازِ انقلاب/۴۳	انکار کے ہوتے بھی ہے جاری اردو	ہے جان و دل ، وطن میں ساری اردو	تلوک چند محروم
فیضانِ محبت/۴۳	آ گیا انبیاء کا امام آ گیا	لے کے فیضانِ دارالسلام آ گیا	مولانا احمد پرتاپگڈھی
اشکِ ندامت/۸۵	امن جہاں سے ہر اک شئی سے منہ موڑ کر	سبز گنبد کو ہم دیکھتے رہ گئے	انیس الہ آبادی
چراغِ شام/۳۸	اے انیس جہاں جائے بے کساں	تیری فرقت میں پاؤں سکوں اب کہاں	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
داعیٔ اسلام/۵۵	الگ ہو کر وہ دائی، ماں سے آ کے لے کے دل سادہ	رہا اس گاؤں کا ہر آدمی ہادی کا دلدادہ	مولانا صادق بستوی
ریختۂ ولی/۲۱	اے "ولی" عشقِ ظاہری کا سبب	جلوۂ شاہدِ مجازی ہے	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	اے "ولی" عشقِ حقیقی کی طلب	قلبِ مومن میں خوب ہوتی ہے	ولی اثری
آتشِ گل/۸۸	اٹھو اٹھو کہ، زندگی پہ زندگی کا بار ہے	بڑھو بڑھو کہ، چار سو پکار ہی پکار ہے	جگر مرادآبادی
کلیاتِ شکیل/۳۹۲	ان سے امید رہنمائی ہے	کیا نگاہوں کی موت آئی ہے	شکیل بدایونی
نسخہ ہائے وفا/۱۷۴	اس طرح اپنی خامشی گونجی، گویا ہر سمت سے جواب آئے	فیض تھی راہ سر بسر منزل، ہم جہاں پہنچے کامیاب آئے	فیض احمد فیض
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۲۷	الٰہی! عطا ذرۂ دردِ دل ہو	کہ مرتا ہے بے دردِ بیمار تیرا	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
گلدستۂ نعت/۳۵	امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ	کہ ہو سگانِ مدینہ میں مرا نام شمار	مولانا قاسم نانوتوی

ب

حمدِ الٰہی/۱۲	بزمِ جہاں میں تیری عظمت کے تذکروں سے	شرمندہ ہو گئے ہیں ، عظمت نشان والے	ولی بستوی
چراغِ شام/۴۳	بڑھ رہی ہے تاریکی ، وحشتیں برستی ہیں	روشنی دے آنکھوں کو ، دل کو آئینہ کر دے	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
مستند نعتیہ کلام/۸۳	بیمِ دوزخ ہے اسے اور نہ شوقِ جنت	جس کو مطلوب ہے اک درد کا ذرہ تیرا	شیخ الہند محمود حسن دیوبندی
حمدِ الٰہی/۲۳	بھروسہ ہے اعلانِ لَا تَقْنَطُوْا پر	دعاؤں میں میری بھی سوز اثر دے	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۲۸	بنا مجھ کو فطرت کا یوں رازداں	سب اسرارِ فطرت ہوں مجھ پر عیاں	حافظ لدھیانوی
کشکولِ مجذوب/۹۸	بگڑے نظامِ دیں کو میرے بھی ٹھیک کر دے	ہر دو "سرا" میں کیا کیا ہے انتظام تیرا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
دیوانِ غالب/۱۵	بس کہ ہوں غالبؔ! اسیری میں بھی آتش زیرِ پا	موئے آتش دیدہ ہے ، حلقہ مری زنجیر کا	مرزا غالب دہلوی
حمدِ الٰہی/۲۱	بنا دے مجھے پیکرِ عزمِ خالد	عطا کر مجھے عدلِ فاروقِ اعظم	ولی بستوی
کلیاتِ اقبال/۲۸	بے لوث محبت ہو، بے باک صداقت ہو	سینوں میں اجالا کر، دل صورتِ مینا دے	علامہ اقبال

شاہنامۂ اسلام/۴۴	بظاہر اس تقریر سے نئے فتنوں کے ساماں تھے	زمین و آسماں جن و ملائک سخت حیراں تھے	حفیظؔ جالندھری
کلیاتِ اکبر/۳۵	بہارِ عمر جب آخر ہوئی، واپس نہیں آتی	درخت اچھے کہ پھلتے ہیں نئے سر سے جواں ہو کر	اکبرؔ الٰہ آبادی
آمنہ کا دلارا/۳	بیکل ہوں پریشاں ہوں، میں چاک گریباں ہوں	لوگو! مجھے دکھلا دو تصویر مدینے کی	ولیؔ بستوی
صبحِ امید/۱۴	بیتاب ہر ایک جز و کل تھا	ہر بار بڑھے چلو، کا غل تھا	علامہ شبلی نعمانی
ہدایت کے ستارے/۴۴	بوجہل کے ہاتھوں میں کلمہ بے خوف پڑھا کنکریوں نے	تکذیبِ رسالت کی جس دم، اسکیم بنائی لوگوں نے	ولیؔ بستوی
گلستانِ علم و فن/۶۱	باطن وہ نہ بھٹکیں گے کبھی راہِ ہدیٰ سے	قرآن کو سینے سے جو چمٹائے ہوئے ہیں	قاری باطنؔ فیضی
ارمغانِ نعت/۸۰	بڑا ہے عرش سے بھی ان کا پایا	کہ سب کچھ جن کی خاطر ہے بنایا	رنگینؔ مہلوی
نعتِ حق/۱۹	بروزِ حشر میرے اس کہے کی لاج رکھ لینا	تمہارا ہوں تمہارا ہوں تمہارا یارسول اللہ	انجمؔ
نغمۂ سحر/۴۴	بحیثِ نعتِ گرامی ہی کہے گا یہ بشر	ملا ہے آپ کے در سے مرا مقام مجھے	مولانا لیاقت علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام	بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ	لرزتا لڑکھڑاتا سر جھکائے	مفتی محمودؔ حسن گنگوہی
عرفانِ محبت/۴۰	باغِ دل میں بہار آئی ہے	رحمتیں بے شمار لائی ہے	مولانا احمدؔ پرتاپگڈھی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۲۲۹	بتاؤں میں تمہیں ظالم کو یہ جرأت ہوئی کیسے	نبی کی راہ سے ہم ہٹ گئے ہیں بے وفا ہو کر	قاری صدیق احمد ثاقبؔ باندوی
کلیاتِ اقبالؔ/۱۴	بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے	جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو	علامہ اقبالؔ
ریختۂ ولیؔ/۶	باعثِ رسوائیِ عالم ولیؔ	مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	باعثِ عزت ہے خود داری ولیؔ	یہ فنا ہوگی نہیں، ہے سرمدی	ولیؔ اثری
مطلع عرش ہے/۶۱	بغیر خوف و خطر جی رہے ہیں لوگ یہاں	شراب یک جہتی پی رہے ہیں لوگ یہاں	ولاؔ دو فگار
نذرانہ/۴۴	بغیر تیری محبت کے ہے یقیں نہ عمل	گلوں میں ہے تری خوشبو، بدن میں جاں تجھ سے	محسنؔ انصاری
نوری کرن/۱۰	بے پناہ جلوے ہیں حسن محمد کے	روشنی کہاں توحیدؔ اب کسی نگینے میں	توحیدؔ وارثی
پہلا آسمان/۸۰	بات ہے ڈوبتے سفینے کی، زہر کو مسکرا کے پینے کی	یوں تو مرنے کے سو طریقے ہیں، کوئی صورت بتاؤ جینے کی	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
باغِ مدینہ/۵	برکتیں رحمتیں ساتھ چلنے لگیں	بے بسی زندگی کی یہیں رہ گئی	بہزادؔ لکھنوی
گلزارِ مدینہ/۳	بنائے حق نے سوا لاکھ انبیاء کم و بیش	یہ انتخاب تھا صرف ایک راز داں کے لیے	فضاؔ جلالوی
چراغِ حرم/۸	بھلائی کا بازار پھر گرم ہوگا	جہاں میں وہ خیر الانام آرہا ہے	مولانا عبد المعبود نادانؔ بستوی

ریختۂ ولی/۵۱	بولا مری نگاہ کی قیمت ہے دو جہاں	جس دیکھنے ہوں دل میں ترے ہے طرب عجیب	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	بوسے درِ رسول کے لیتا ہوں شوق سے	دل میں "ولی" کے شعلہ فشاں ہے طلب عجیب	ولی اثری
کلیاتِ شیخ الہند/۱۱۱	بوئے ہیں گر چاندنی تو پھولتا ہے لالہ زار	خون سے سینچا ہے کس نے بوستانِ در و نیل	شیخ الہند محمود حسن دیوبندی
نغمۂ سحر/۲۲	بہارِ مدح مسلسل ہے تا بعرشِ بریں	خدا کے بعد ملا ہے ترا ہی نام مجھے	مولانا ولایت علی ظفر بجنوری
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۱۹	بسر اب زندگی اپنی دیارِ قدس میں ہوتی	وہیں جیتا وہیں مرتا وہیں گور و کفن ہوتا	قاری صدیق احمد ثاقب باندوی
کلیاتِ اقبال/۱۱۷	بھلی ہے ہم نفسو! اس چمن میں خاموشی	کہ خوشنواؤں کو پابندِ دام کرتے ہیں	علامہ اقبال
ارمغانِ حج/۲۱	بفضلِ حق تمہیں موقع ملا حج و زیارت کا	وہاں جاکر مزہ پائے عبادت کا ریاضت کا	ولی بستوی
پُرکیف نعتیں/۲۲	بظاہر فاصلے ہوں دوریاں ہوں لاکھ پردے ہوں	مگر ان سے تعلق، روح کے اندر سے ملتا ہے	کیفی پاکستانی
ارمغانِ تخیل/۴۲	بہر حق جن میں بھی آثارِ فنا دیکھا کئے	ہم انہیں دانائے اسرارِ بقا دیکھا کئے	انعام تھانوی
نغمۂ سحر/۵	بہاروں میں رلا دیتا تھا شوقِ آستاں بوسی	خدا جانے کہاں سے ہوگئے یہ بال و پر پیدا	مولانا افضال الحق جوہر قاسمی
عکسِ جمال/۱۲	بھوک سے بیتاب میں جب بھی ہوا میرے خدا	خوان، نعمت کے اتارے آپ، رب العالمین	جمال حیدرآبادی
کلامِ غلام/۲۸	بجالو بجالو بجانا ہے واجب	رگِ دل پہ نسبت کا ساز اللہ اللہ	غلام حیدرآبادی
نقوشِ محسن/۱۸	بیاں تیری کسی سے ہو نہیں سکتی ثنا مولا	ملک، جن وبشر ہیں حمد سے عاجز سدا مولا	محسن مظفرنگری
ظہورِ قدسی/۲۸	بس اس خیال سے پائے طلب نہ سو جائیں	کبھی کبھی خلشِ نوکِ خار کیا کہنا	ماہر القادری
کلامِ ثاقب/۱۳	بجھائی تھیں ہم نے جن کی جانیں وہ جن کے بچوں کو ہم نے پالا	وہ خوں ہمارا بہا رہے ہیں، ہمارے گھر کو جلا رہے ہیں	قاری صدیق احمد ثاقب باندوی
نذرِ ہدیہ/۴	بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں	بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں	مولانا محمد علی جوہر رامپوری
دس مقبول شاعر/۳۰	بادشاہت کو بھول جاؤ گے	ہم فقیروں سے مل کے دیکھو تو	ڈاکٹر نواز دیوبندی
گلدستۂ فاخرہ/۲۳	بہار آئی ہے گلشن میں مگر مجھ پر خزاں بن کر	کوئی کیوں دردمندوں کا رہے یاں مہرباں بن کر	عثمان معروفی
گلدستۂ محسن/۱۳	بڑی درپیش مشکل ہے مصیبت کا ستایا ہوں	مرا مشکل کشا تو ہے، مرا حاجت روا تو ہے	محسن مظفرنگری
ارمغانِ دارالعلوم دیوبند	برابر جاری رہتا ہے ترا دریائے فیضانی	ترے میخانے سے حاصل ہوئی صہبائے عرفانی	ولی بستوی
پہلا آسمان/۸۲	بچھڑ کے تجھ سے تو پہلے ہی مر چکا تھا اب	مرے وجود کا احساس مرنے والا ہے	ڈاکٹر نواز دیوبندی
چراغِ شام/۵۲	برسوں سے رہا موجزن جو قلبِ حزیں میں	لو آج مرا پورا وہ ارمان ہو گیا	مولانا محمد ثاقب بستی ایچھی

کلیاتِ اکبر/۲۰۹	بازارِ دہر پُر ہے، متاعِ سرور سے	بامنفعت فروخت ہے، دلکش خرید ہے	اکبر الٰہ آبادی
مسافرِ مدینہ/۲۵	بتوں کے عاشق رہے جو ان کو بتوں سے نفرت دلا کے چھوڑا	حضورِ انور کی اک نظر نے عمر کو کلمہ پڑھا کے چھوڑا	ولیؔ بستوی
اصلی شہادت نامہ/۱۳	باطل کے سر پہ تیغ یہاں بے نیام ہو	آپ آئیں پھر یزید کا قصہ تمام ہو	آسیؔ ناناپاروی
نورانی سلام/۱۴	براتی ہوئے انبیا اولیا سب	بنے آپ دولہا، سَلَامٌ عَلَیْکُمْ	حمایت اقبالؔ
نعت ہی نعت/۲۰	بلائیں گھیرے پہ سلطانِ عالی کہیں تھام کر ان کے دامن کی جالی	مرا دل مری جان میری تمنا ہے سب کچھ تمہارے حوالے محمدؐ	انورؔ فرخ آبادی
نعتِ رسول مقبول/۱۲	بزمِ کونین ساری سجائی گئی عرش کی چھت تلے فرش کی صفیں بچھ گئیں	انبیا آگئے، مرسلیں آگئے، مقتدی آچکے تو امام آگئے	سکندرؔ لکھنوی
نعتِ رسول/۲۰	بیاں کیا ہو شہنشاہِ عرب کی شان و شوکت کا	بجے جس کے درِ دولت پہ نقارہ نبوت کا	ابو محمد صولتؔ علوی بستوی
نغمہ زارِ اردو/۲۳	بہار آئی، کھلے گل، زیبِ صحنِ گلستاں ہو کر	کیا حاصل نہ ہم نے دہر میں کچھ بھی جواں ہو کر	انورؔ بستوی
دیہی باتاں/۷	بات ہے سچی، اللہ کے بندے ہیں نا	بھول گئی بندگی، پیٹ کے دھندے ہیں نا	دردؔ حیدر آبادی
نذرانۂ سوادِ العلوم دیوبند/۳	بلبل چہک رہی ہے نہالِ علوم پر	یہ سرمدی بہار کا نغمانہ اور ہے	ولیؔ بستوی
فکرِ جمیل/۳۹	باطل کے فسانوں پہ ہے نظر، ایمانی معارف سے غفلت	سولن کے قوانیں یاد رہے، غزالی کی حکمت بھول گئے	جمیلؔ جونپوری
انوارِ سنت/۱۵	بغاوت کر کے تجھ سے لطف و رحمت پا نہیں سکتے	کبھی کاموں میں اپنے خیر و برکت پا نہیں سکتے	عارفؔ
نعتیں و سلام/۲	بچالے اہلِ ایماں کو الٰہی! شرک و بدعت سے	سنواریں زندگی اپنی وہ پھر قرآن و سنت سے	مولانا نسیم غازیؔ مظاہری
گلدستۂ نعت/۷	بعدِ حق دنیا میں جو سب سے تھا بڑھ کر آگیا	رہنمائے دوجہاں، عالم کا سرور آگیا	مفتی جمیل احمد جمیلؔ نذیری
اندھے مجاور/۳	بشر اور نور کی جو بحث ہے وہ بحث لفظی ہے	بشر کے ساتھ ہی سرکار کو نورِ ہدیٰ کہیے	مولانا صادقؔ بستوی
دیوانِ غالب/۳۱	بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا	آدمی ہی کو میسر نہیں انساں ہونا	مرزا غالبؔ
انتخابِ ولیؔ/۲۳	برکتیں اترتی ہیں، رحمتیں برستی ہیں	نورِ حق کے سائے ہیں، آمنہ کے آنگن میں	ولیؔ بستوی
صورِ اسرافیل/۳۳	بندۂ آزاد ہے، رِند قدح خوار ہے	علم ہے پرہیزگار، عشق گنہگار ہے	مولانا حبیبؔ پالنوری
نشاطِ روح/۱۱	بروزِ محشر مجھے جو دیکھا تو اہلِ محشر پکار اٹھے	یہ دیکھئے حقی، ثناخوانِ نبی، مدحت نگار آیا	حقیؔ تکپوری
ہدیۂ سلام/۶	بس نبیوں کو چھوڑ دو یارو! پھر تاریخوں میں سر مارو	کوئی نہیں اُس قد کے برابر، صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا امام علی دانشؔ قاسمی
ریختۂ ولیؔ/۶۸	بزم کو رونق دیا ہے، جب سوں وہ عالی مقام	رشتۂ آہِ دلِ بیتاب، تارِ ساز ہے	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	بزمِ ہستی کا وہی، روحِ روانِ شوق ہے	اس کے ہی صدقے، دلوں میں باقی سوز و ساز ہے	ولیؔ اثری
نعتیں و سلام/۷	بلا سے دودھ کم ہے تو وہ مجھ کو خوشی دینا	مرے بچے کا کیا ہے اونٹنی کا دودھ پی لینا	عبدالستارؔ

سلام ہی سلام/۴۲	برس رہی ہے گھٹاؤں کی شکل میں رحمت	جناں بدوش نظارے سلام کہتے ہیں	نسیم بستوی
گلزارِ حرم/۶	بجے ہیں شادیانے اور چراغاں ہو گیا ہر سو	مرے مولیٰ مرے سرکار اب تشریف لاتے ہیں	اظہار افسر بنگلوری
حمد رب العلمین/۱۵	بلبلوں میں بلبلِ رنگیں ادا کوئی نہیں	باغ کے پھولوں میں ایسا دلربا کوئی نہیں	آسی ناناپاروی
تحفۂ رمضان/۸	بڑے قیمتی ہیں یہ لمحے سہانے	اٹھو گنگناؤ ، خدا کے ترانے	ولی بستوی
روزہ دار بچہ/۸	بیتاب اپنی ماں کو جو دیکھا تو بول اٹھا	جو کچھ بھی ہو، میں آج تو کھانا نہ کھاؤں گا	اکبر دلوائی
بڑھیا نامہ/۵	بھائی کا قتل عیش کا سامان ہو گیا	پورا بہن کے قلب کا ساماں ہو گیا	اکبر دلوائی
عرفانِ رسول/۹	بس وہی روزِ حشر میرے ہیں	آئے جن کے مہک پسینے سے	عرفان جلالپوری
موجِ نور/۱۳	بوبکر و عمر و عثمان و علی، ان سب پہ قرباں جان مری	حسنین کے صدقے میں جاؤں میدل ہے انہیں کا دیوانہ	نظر
ضیائے نور/۲۶	بس آپ کے سوا کسی کی نہیں ہے آس	عاصی ہوں آپ کا مرے سرکار دیکھنا	زاہد قریشی
شیریں سخن/۱۲	بہت تاریک تھی دنیا یہاں ظلمت ہی ظلمت تھی	ہوا روشن جہاں جس وقت وہ ماہِ تمام آیا	قاری صدیق احمد ثاقب باندوی
بہارِ مدینہ/۲۸	بشارت حضرتِ عیسیٰ نے دی تھی جن کے آنے کی	وہ ختم الانبیاء تشریف لے آئے مبارک ہو	افسر اظہر
زادِ مدینہ/۱۲	بڑا خوش نظر ہے وہ جنت کا ٹکڑا	یوں لگتا ہے کہ پوری جنت یہیں ہے	ولی بستوی
سونورانی سلام/۲۷	بلائیے ہمیں محشر میں حوضِ کوثر پہ	کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے	امیر مینائی
گلہائے مدینہ/۸	بہار چمن میں لطافت اسی کی	اسی کی ہے تنویر ، بزم جہاں میں	مولانا عبدالمعبود نادان بستوی
لیلۃ المعراج/۱۷	براقِ برق میں وہ تھی غضب کی برق آمیزی	اِدھر چمکا اُدھر پہنچا ، عجب تھی چال میں تیزی	کمال بہرائچی
درسِ حیات/۱۹	بزدلی سے جس پہ طاری ہو خوشی سی موت کی	جاں نثاری کا سبق اس کو پڑھایا جائے گا	ذکا صدیقی
سرود حجاز/۸	بھائی ان کے سب انساں ہیں ان کی نظر میں سب یکساں ہیں	اولیٰ اعلیٰ بہتر بہتر، صلی اللہ علیہ وسلم	شہباز صدیقی
جواہرات/۱۵	بت کے بندے، اسیرِ خدا ہو گئے	جس گھڑی مصطفےٰ کا نظام آ گیا	مولانا جوہر بستوی
گلہائے طیبہ/۱۶	باطل کو سرنگوں کیا، ایماں کو سرفراز	امن و اماں کی صبحِ درخشاں تمہی تو ہو	حافظ رشید بستوی
انوارِ حرم/۱۳	بے کسوں بے بسوں غم کے ماروں کو بھی	اپنے دل سے لگاتے تھے پیارے نبی	مولانا مجیب بستوی
جشنِ آمدِ رسول/۲۳	بن کے جانِ چمن آپ کیا آ گئے پھول کلیوں کو بھی تازگی مل گئی	بے سہاروں کو بھی مل گیا آسرا غم کے ماروں کو بھی زندگی مل گئی	نیازی
عظمتِ قرآن/۱۱	بڑی جاذبیت، بڑی دلکشی ہے	کہ دل میں بسانے کو جی چاہتا ہے	ولی بستوی

یادگارِ بدر/۲۵	بشیر کہئے نذیر کہئے انھیں سراجِ منیر کہئے	جو سر بسر ہے کلامِ ربی، وہ میرے آقا کی زندگی ہے	انجم
نغماتِ حیدر/۱۶	بند کرتا ہوں جب اپنی آنکھیں، دیکھتا ہوں دیارِ مدینہ	اس بلندی پہ پہنچی ہے اب، لذتِ انتظارِ مدینہ	حیدر
تابانیاں/۵	بس آپ کا اسوہ ہی ٹھہرے رہِ منزل ہے	ہیں آپ مری چاہت، میں آپ کا دیوانہ	مولانا مجیب بستوی
پسندیدہ نظمیں/۱۶	بلوایا ہے، بے مایۂ ناچیز کو در پہ	یہ ان کا کرم ان کا کرم ان کا کرم ہے	شرقی جالندھری
مدحِ صحابہ/۷	بیعت نہ ہو کے فاسق و فاجر کے ہاتھ پہ	مرنا بھی کر لیا ہے گوارہ حسین نے	ولی بستوی

پ

حمدِ باری/۶	پردۂ کعبہ پہ لکھا ہے جلی حرفوں میں نام	ہر گھڑی لب پر بھی آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
شعروں کا تکمیل/۴۸	پریشاں حال ہیں یا رب! بتا اب ہم کدھر جائیں	نہ آئے موت جن کو، کس طرح بے موت مر جائیں	فکر کیرانوی
ندائے شاہی کا نعت نمبر/۳۵۷	پھر ذکرِ لا الٰہ مرا حرزِ جاں ہو	اور وقتِ واپسی یہی مرا کلام ہو	مفتی محمد شفیع پاکستانی
دس عظیم شاعر/۸	پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے	جو مشکل اب ہے یا رب! پھر وہی مشکل نہ بن جائے	علامہ اقبال
ذوالجلال والاکرام/۴۹	پہاڑوں کی رفعت میں آئے نظر	پتہ اس کا دے مجھ کو روئے سحر	حافظ لدھیانوی
نغمۂ سحر/۶۰	پر پیچ ہیں الفاظ، رضا اور قضا کے	دیدار کی لذت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
کلیاتِ شکیل/۴۸	پھولوں میں تم، بہاروں میں تم، رنگ و بو میں تم	دامانِ روزگار، معطر تمہیں سے ہے	شکیل بدایونی
عرفانِ محبت/۸۱	پکڑ لے ہاتھ جو ان کا وہی محبوب تک پہنچے	خوشا، یہ شانِ محبوبی، فدا کارِ محبت میں	مولانا احمد پرتاپگڈھی
کلیاتِ یوسف/۴۸	پا گیا دین و دنیا کی فیروزیاں	آستانے پہ جو تشنہ کام آ گیا	مفتی یوسف تاؤلوی
انتخابِ کلیاتِ علماءِ دیوبند/۳۴	پڑھوں میں نعت میں برجستہ، مطلعِ زیبا	کہ جس کو دیکھ کر چکرائے گردشِ ایام	مولانا یعقوب نانوتوی
گلدستۂ نعت/۱۳۶	پڑھتا ہوا محشر میں جب صلِ علیٰ آیا	رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابرِ کرم چھایا	مولانا عبدالماجد دریابادی
اشکِ ندامت/۹۰	پوچھ لوں گا رہِ طیبہ کے میں احوال انیسؔ	جب مدینے سے ادھر بادِ صبا آئے گی	انیس الہ آبادی
حمدِ باری/۱۶	پیارے آقا کے گلی کوچوں میں، میں پروانہ وار	بارہا پھیرے لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
ہزار اشعار/۱۱	پامال کیا برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے	جب ظلم و ستم حد سے گزرے تشریف محمد لے آئے	ماہر القادری
مستند نعتیہ کلام/۱۵۵	پیغام دیا سچائی کا، سرکار نے کچھ پرواہ نہ کی	پتھراؤ ہوا، ہر راہ گزر کانٹوں سے سجائی لوگوں نے	تسنیم فاروقی لکھنوی
مستند نعتیہ کلام/۱۹۲	پڑھوں کروڑوں لاکھوں ہزاروں غنی فقیر	اس در سے لے کے آئے وہاں جس قدر گئے	مولانا حسین تمنا مرادآبادی

ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۰۸	پڑے گر قطرہ اس آب دہن کا شور، دریا میں	تو شیریں سربسر دریا بھی ہو ماہی بھی گوہر بھی	مولانا حسین تمنا مرادآبادی
کشکولِ مجذوب/۱۵۳	پہنچا ہوں جہاں، میں نے بدل دی ہیں فضائیں	آتے ہی مئےذاں ہوئیں آہوں سے ہوائیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
سب رنگ شاعری/۱۹	پھول تو دو دن، بہارِ جانفزا دکھلا گئے	حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے	شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
بیت بازی/۹	پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں	کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور	علامہ اقبال
شاہنامہ اسلام/۲۸	پلٹ آیا پسر جب یہاں سے جانب کنعاں	یہ لڑکی ہاجرہ بھی ساتھ تھی وابستۂ داماں	حفیظ جالندھری
نذرانہ دارالعلوم دیوبند/۴۴	پیرِ مغاں کی چشمِ عنایات عام ہے	بزمِ جنوں کا ساقیِ فرزانہ اور ہے	ولی بستوی
دارالعلوم دیوبند، ادبی شناخت نامہ/۶۱	پہلے تشخیص تو مرض کی ہو	پھر طریقِ علاج پہچانو	شرف سعودی
معیار بیت بازی/۱۸	پہاڑ کاٹنے والے زمیں سے ہار گئے	اسی زمین میں دریا سمائے ہیں کیا؟ کیا؟	یگانہ چنگیزی
کلیاتِ اقبال/۳۲۳	پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں	وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے	علامہ اقبال
نذرانہ دارالعلوم دیوبند/۷۲	پی لیا جس نے یہاں کا جامِ پیغامِ علوم	ہوگیا ناز و ادا کے ساتھ وہ محوِ خرام	ولی بستوی
	پھر اپنے جذبۂ وحدت سے کر بیدار دنیا کو	اگر رکھتا ہے کچھ سینے میں پنہاں جوشِ ایمانی	جوہر چاندوری
	پھر عشق و وفا کی راہوں میں، اک شورِ سلاسل برپا ہے	سینوں میں وفا کے بندوں کے پھر شوقِ شہادت جاگا ہے	نعیم صدیقی پاکستانی
کلیاتِ اکبر/۴۸	پریشاں ہوش کو کرتے ہیں، ٹکڑے دل کے کرتے ہیں	مگر عاقل بھی ہیں کرتے ہیں جو کچھ دل کے کرتے ہیں	اکبر الہ آبادی
دیوانِ غالب/۴۸	پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا	دل، جگر تشنۂ فریاد آیا	مرزا غالب دہلوی
نذرانہ دارالعلوم دیوبند/۱۴	پاسبانِ ملتِ بیضا، نگہبانِ وطن	اور اسلامی قلعوں میں ہے شمارِ دیوبند	ولی بستوی
کلیاتِ اقبال	پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات	تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من	علامہ اقبال
نذرانہ دارالعلوم دیوبند/۱۹	پیکر ہے علم و فن کا، سراپا خلوص ہے	ہے قاسمِ فیوض، دبستانِ دیوبند	ولی بستوی
کلیاتِ اقبال/۷۹	پھر آ، رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں	کیا جنہوں نے محبت کا رازداں مجھ کو	علامہ اقبال
شاہنامہ اسلام/۲۹	پیمبر اپنا بیٹا اور بیوی ہم عناں لیکر	چلا سوئے عرب، پیری میں بختِ نوجواں لیکر	حفیظ جالندھری
فیضانِ محبت/۱۷۶	پڑی اپنے عیوب پر جب کہ نظر	تو نگاہ میں کوئی برا نہ رہا	مولانا احمد پرتاپگڈھی
چراغِ شام/۴۵	پوجتے ہیں تجھ کو اے پیارے خدا	ہم مدد کی کر رہے ہیں التجا	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
پہلا آسمان/۱۶۱	پھر جوش میں کر آیا ہے وہ ہوش کا سودا	سر لے کے تو لوٹا ہے مگر اور کسی کا	ڈاکٹر نواز دیوبندی

کلیاتِ اکبر/۱۶۵	پلٹن اور رسالے دیکھے	گورے دیکھے کالے دیکھے	اکبر الہ آبادی
نذرانۂ دارالعلوم دیوبند/۱۷	پھوٹی ہے اس کی خاک سے، خوشبوئے علمِ دیں	گنجِ حکم ہے قصبۂ ذخارِ دیوبند	ولی بستوی
گلستانِ ہزار رنگ/۳۰	پتہ یوں تو بتاتے ہیں وہ سب کو لامکاں اپنا	مگر معلوم ہے رہتے ہیں وہ ٹوٹے ہوئے دل میں	انیس داؤد
کلیاتِ شیخ الہند/۷۷	پھرتے ہیں آج فکر میں، آبِ حیات کی	کل تھے جو آہ، آپ کے تیمار دار حیف	شیخ الہند محمود حسن دیوبندی
نذرانۂ دارالعلوم دیوبند/۱۸	پاکر اسے، نصیب ہے خوشیوں کی کائنات	کس درجہ دلفریب ہے انعامِ دیوبند	ولی بستوی
گلستانِ علم وفن/۱۲۶	پھر یہ سورج نہ چھپا، چاند چھپا شام کے ساتھ	رہ گئی عرش پہ ممتا کی سلگتی ہوئی آگ	نذیر بانکوی
اردو شاعری کے دس بڑے شاعر/۸۵	پڑھتا ہوں جب اس کو تو ثنا کرتا ہوں رب کی	انسان کا چہرہ ہے کہ قرآن کا پارہ	احمد ندیم قاسمی پاکستانی
آوازِ انقلاب/۱۴۰	پھول ہو جائے گا چھاتی پہ جو پتھر ہوگا	قید خانہ جسے کہتے ہیں وہی گھر ہوگا	پنڈت نرائن چکبست
نذرانۂ دارالعلوم دیوبند/۱۸	پھیلا ہوا ہے چار سو پیغامِ دیوبند	اسلام ہی پیام ہے پیغامِ دیوبند	ولی بستوی
دیوانِ غالب/۱۲۹	پیدا ہوئی ہے، کہتے ہیں ہر درد کی دوا	یوں ہو، تو چارۂ غمِ الفت ہی کیوں نہ ہو	مرزا غالب دہلوی
دیوانِ ظفر/۶۵	پھر گیا روزِ حشر دل میرا	مجھ کو مل کر گواہ نے مارا	بہادر شاہ ظفر
کشکولِ مجذوب/۲۸۹	پہن کر پوستینِ شیر، کوئی شیر ہوتا ہے	پہن کر سوٹ مسٹر، تیرا اترانا ہے نادانی	خواجہ عزیز الحسن مجذوب

ت

غیر مطبوعہ	ترا نام آبِ زلال ہے، تری یاد حسنِ وصال ہے	تو بسا ہے جب سے نگاہ میں، کوئی حسن ہے نہ جمال ہے	مولانا عبدالرحمن جامی بستوی
تری شان جل جلالہ/۵	تو سمیع ہے تو بصیر ہے، تری شان جل جلالہ	تو علیم ہے تو خبیر ہے، تری شان جل جلالہ	ولی بستوی
ندائے شاہی کا نعتیہ نمبر/۲۲۰	تجھی سے ابتدا ہر چیز کی ہے منتہی تو ہے	ازل سے تا ابد ہے ابتدا وانتہا تو ہے	مولانا نسیم غازی مظاہری
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۵۶	تیرے دیوانوں کو کیا قیدِ علائق سے گزند	دونوں عالم سے بھی ہے آزاد پروانہ ترا	شیخ الہند محمود حسن دیوبندی
حمدِ الٰہی/۱۴	تمنا ہے کہ ساری زندگی تیرے ہی گن گاؤں	ترے ہی نام پہ جان وجگر قربان کر جاؤں	ولی بستوی
چراغِ شام/۳۳	تیرے وجود پر ہے شاہد یہ کل زمانہ	تو ہے محیط سب کو، ظاہر ہے چارسو میں	مولانا افتخار ثاقب سنبھلی
منتخب نعتیں ونظمیں/۹	ترا ہو جاؤں اتنی آرزو ہے	بس اتنی ہے تمنا دل بدل دے	مولانا پیر فقیر ذوالفقار نقشبندی پاکستانی
ماہنامہ قرطاس ناگپور کا حمد ومناجات نمبر/۹۶	تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا	کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا	مولانا اسماعیل میرٹھی

تری شان جل جلالہ/٦	تری ذات خالقِ دو جہاں، تری شان جلّ جلالہٗ	ہوئے برگ و بر ترے ترجماں، تری شان جلّ جلالہٗ	ولیؔ بستوی
گلدستۂ نعت/٧	تیرگی و ظلمتوں کا اب گزر ممکن نہیں	داعیٔ دینِ متیں، حق کا پیمبر آ گیا	مفتی جمیل احمد جمیلؔ نذیری
ثمرِ سحر/٣٥	تیرگی کیا ہے نظر کے ٹھوکریں کھانے کا نام	زندگی ہے آپ کے احسان فرمانے کا نام	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
سرودِ حجاز/٧	تجھ سے نہ ہو جو ربط، وہ فکر و نظر ہی کیا	علم و خرد ہیں، جہل نمایاں ترے بغیر	ماہرؔ القادری پاکستانی
ارمغانِ نعت/٩٦	تو تھا سریرِ اوجِ رسالت پہ جلوہ گر	آدم جہاں ہنوز، پسِ پردۂ عدم	بہادر شاہ ظفرؔ
آمنہ کا دلارا/٦	تری مدحتوں کا آقا، مرے لب پہ ہے ترانہ	تو شفیعِ روزِ محشر، تو ہے سرورِ زمانہ	ولیؔ بستوی
فیضانِ حرم/٤٣	تمہاری رفعتوں پر غرقِ حیرت عرش و کرسی ہیں	غبارِ راہ جن کے ہیں نجوم و کہکشاں تم ہو	مولانا نسیم غازیؔ مظاہری
گلہائے مدینہ/١٣	ترا نام لے رہا ہوں، تجھے یاد کر رہا ہوں	میں کروں بھی کیا بتا دے تری یاد جب ستائے	مولانا عبدالمعبود نادانؔ بستوی
صلّ علیٰ کہتے کہتے/٣٤	تری فرقت میں بے قرار ہیں جو ہجرِ طیبہ میں دل فگار ہیں جو	وہ طلب گارِ دید رو رو کر، اے مری جاں سلام کرتے ہیں	عطارؔ قادری
شیریں سخن/٧	تصورات کے پردے اٹھائے جاتے ہیں	نبی کے جلوے نظر میں سمائے جاتے ہیں	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جبلپوری
نقرزار اردو/٤٠	توحید کا پیالہ کچھ اس طرح پلایا	جس نے پیا وہ پی کر مخمور ہو گیا تھا	انورؔ عظیم
کشکولِ مجذوبؔ/١١٥	تیرا شرف یہ آب و گل، تجھ سے ملک بھی ہیں خجل	جس نے دیا ہے درد و دل، گیت اسی کے گائے جا	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
ریختۂ ولیؔ/٢٥	ترکِ لذت کی جس کو ہے لذت	شکر اس کو زہر، زہر شکر	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ترکِ لذت کی ڈالئے عادت	اس سے پاؤ گے اے ولیؔ راحت	ولیؔ اثری
ظہورِ قدسی/٢١	تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی	مرنے کو شہادت فرمایا، جینے کے طریقے سمجھائے	ماہرؔ القادری
بہارِ مدینہ/٢٦	تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام	تو زمیں کا نور ہے تو آسماں کا نور ہے	منورؔ بدایونی
دیوانِ غالب/٥١	توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے	آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا	مرزا غالبؔ دہلوی
گلستانِ علم و فن/١٣٠	تخیل برق کے پر مانگتا ہے، نئے ہر روز منظر مانگتا ہے	عمل سے دور رہ کر اک قبیلہ، ابابیلوں کے لشکر مانگتا ہے	نثارؔ
کلیاتِ اقبالؔ/١٣٦	ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے	بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اکبرؔ/١٥١	تری معین فقط ہے خدا کی ذات اے دوست	خدا گواہ کہ پکی یہی ہے بات اے دوست	اکبرؔ الٰہ آبادی
ہزار انجم/٤٣	تجھ پہ محبوبِ خدا کا یہ کرم ہے کہ نہیں	تو بھی محبوبِ خدا، تیری قسم ہے کہ نہیں	مسلم مالیگانوی
اہلِ دل کی سوغات/٢٧	تیری عظمت ہے مسلّم اے زمینِ دیوبند	شاہراہِ قدسیاں میں ہو چکا تیرا شمار	جانبازؔ

خوشبو، روشنی، رنگ/۱۵۸	تمام گنبد و مینار و منبر و محراب	فقیہِ شہر کی املاک کے سوا کیا ہے	شاعر جمیلی
دیوبند کا علمی شناخت نامہ/۷۱	تیشوں کو نیند آگئی کہسار سو گئے	تاریخ جاگتی رہی کردار سو گئے	قسیم عثمانی دیوبندی
شاہنامۂ اسلام/۱۸	تقابل کا کروں دعویٰ یہ طاقت ہے کہاں میری	تخیل میرا ناقص، نامکمل ہے زباں میری	حفیظ جالندھری
کلیاتِ اکبر/۳	تعلّیوں کو طبیعت ریجیکٹ کرتی ہے	جو دل شکستہ ہیں ان کو سلیکٹ کرتی ہے	اکبر الٰہ آبادی
کلیاتِ اقبال/۸۶	تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی	نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں	علامہ اقبال
حیاتِ صادق/۹	تڑپ دل میں ہے کہ محصول، تعلیمی ترقی ہو	ہوں کوشاں رات دن کہ، دور ہو ملت کی بدحالی	ولی بستوی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۱۳	تہ میں جا، سطح سے تو قطعِ نظر کر کے دیکھ	قطرے قطرے میں سمندر ہے نظر پیدا کر	فانی بدایونی
پسندیدہ نظمیں/۲۲	تجھے شمس الضحیٰ، نور الہدیٰ، بدر الدجیٰ لکھدوں	بتا اے عرش کے مسند نشیں میں تجھ کو کیا لکھدوں	وصی
نغماتِ حیدر/۱۷	ترے شمس و قمر کی اے فلک مجھ کو نہیں حاجت	مرے کشکول میں رکھدے تو اک ذرہ مدینے کا	حیدر
اندھے مجاور/۲۵	تم نے خود کو دامِ شیطاں میں پھنسایا اس طرح	جال میں صیاد کے آئے پرندہ جس طرح	وجیہ
کلیاتِ اکبر	تعلیم عورتوں کی ضروری تو ہے مگر	خاتونِ خانہ ہو، وہ سبھا کی پری نہ ہو	اکبر الٰہ آبادی
ریختۂ ولی/۵۴	تو ہے رشکِ ماہِ کنعانی ہنوز	تجھ کو ہے زنداں میں سلطانی ہنوز	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	تو فروغِ ماہِ کنعاں ہو گیا	تو زمانے بھر کا سلطاں ہو گیا	ولی اثری
اہلِ دل کی سوغات	تا حشر اس پہ رحمتِ پروردگار ہو	پیدا کئے ہیں جس نے فدایانِ مصطفیٰ	شورش کاشمیری
بیت بازی/۲۷	تجھے اپنے غم سے مطلب، مجھے غم ہے دوسروں کا	ترے سامنے نشیمن، مرے سامنے چمن ہے	ماہر القادری
شاہکار شاعری/۸۳	تو نے دیکھا ہے کبھی ایک نظر شام کے بعد	کتنے چپ چاپ سے لگتے ہیں شجر شام کے بعد	فرحت عباس
کاروانِ غزل/۹۶	تو آشنائے جذبۂ الفت نہیں رہا	دل میں ترے وہ ذوقِ محبت نہیں رہا	رشید
کلیاتِ ساحر لدھیانوی/۲۵	تصور بن کے بھولی وارداتیں یاد آتی ہیں	تو سوز و درد کی شدت سے پیہم تلملاتا ہوں	ساحر لدھیانوی
غزالۂ غزل/۳۵	تعمیر جو تخریب میں ڈھل جاتی ہے	دھوکہ تو بہر حال نظر کھاتی ہے	عبدالرب چاؤش حیرتی
سب رنگ شاعری/۲۲	تم ابھی شہر میں کیا نئے آئے ہو؟	رک گئے راہ میں حادثہ دیکھ کر	بشیر بدر بھوپالی

ٹ

غیر مطبوعہ	ٹوٹے ہوئے دلوں میں اس کا ہوا بسیرا	عالم کی وسعتوں میں جو کہ نہیں سمایا	وَلی بستوی
غیر مطبوعہ	ٹوٹا ہے میرا دل یہ زمانے کو ہے خبر	توڑا ہے کس نے اب تلک آیا نہیں نظر	وَلی بستوی
بیت بازی/۴۳	ٹپک اے شمع آنسوں بن کے پروانے کی آنکھوں میں	سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری	علامہ اقبال
بیت بازی/۱۷	ٹھوکروں ہی سے تو ملتا ہے سراغِ منزل	ظلمتوں ہی سے نمودار سحر ہوتی ہے	ماہر القادری
بیت بازی/۳۳	ٹھہر ٹھہر، کہ بہت دل کشا ہے یہ منظر	ذرا میں دیکھ تو لوں تابناکی شمشیر	علامہ اقبال
بیت بازی/۴۳	ٹپکے جو اشک، ولولے شاداب ہو گئے	کتنے عجیب عشق کے آداب ہو گئے	مشہدی
داعی اسلام/۱۴۹	ٹکا کر سر، دعا کرو کی اللہ کے آگے	دکھی اس امر دکھ دو سے، رہے سرکار اک عرصے	مولانا صادق بستوی
غیر مطبوعہ	ٹمٹماتا جا رہا تھا دین و ایماں کا چراغ	نورِ حق سے لَو بڑھا کر تیز تو نے کر دیا	وَلی بستوی
بیت بازی/۳۳	ٹوٹتا ہے کہ نہیں اب درِ زنداں اپنا	آج کل ٹھہر زمانے کا ہوا ہے تو سہی	نرائن ملّا
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۴۴	ٹوٹ گیا تھا رابطہ بندہ و حق کے درمیاں	تو نے درست کر دیے، بگڑے ہوئے تعلقات	قاضی وجدی حسینی بھوپالی
غیر مطبوعہ	ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا تمہی تو ہو	دنیائے دوں میں حق کا منارا تمہی تو ہو	وَلی بستوی
معیار بیت بازی/۴۴	ٹوٹ جائے گا یہ احساس کہ اک ٹھوکر سے	کچی مٹی کا گھروندا ہے، تمنا کیا ہے	ساحرؔ ہوشیارپوری
بیت بازی/۳۳	ٹوٹ جائے نہ کہیں رشتۂ غم	بارِ غم حد سے گراں ہے یارو!	ظہیر تاجؔ
	ٹک حرص و ہوا کو چھوڑ میاں، کیا بدھیا بھینسہ سر بھارا	سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا، جب لاد چلے گا بنجارہ	نامعلوم
	ٹوٹے پتے، کمہلائے گُل، اب سوکھنے کو ہر ڈالی	ہم خون سے اپنے جھلسے چمن کو پھر گلزار بنائیں گے	نامعلوم
بیت بازی/۴۳	ٹھہرے اگر تو منزلِ مقصود پھر کہاں	ساغر بکف گرے تو سنبھلنا نہ چاہیے	اصغرؔ گونڈوی
ہزار اشعار/۲۶	ٹُو کے جھونپڑے ہوں جہاں بھی یہ عرض ہے	یارب! ادھر نہ جائے کوئی سر پھری ہوا	اصغرؔ گونڈوی
بیت بازی/۱۷	ٹک وَلی کی طرف نگاہ کرو	صبح سوں منتظر ہے درشن کا	وَلی دکنی
غیر مطبوعہ	ٹک وَلی کی لحد پہ بھی ڈالو نظر	اک نگاہ و محبت کا ہے منتظر	وَلی اثری
بیت بازی/۳۳	ٹوٹے ہوئے مرقد بھی ذرا دیکھ لے چل کے	تنہائی میں نقشے نہ بنا تاج محل کے	یونس نشاطؔ
معیار بیت بازی/۴۴	ٹوٹے مرے خوابوں کے جزیرے مرے آگے	چمکا مری قسمت کا ستارہ مرے آگے	مظفر حنفی

شعروں کا کھیل/۶۳	ٹھہری ہوئی ہے سب کی سیاہی وہیں مگر	کچھ کچھ سحر کے رنگ پر افشاں ہوئے تو ہیں	فیض احمد فیضؔ
بیت بازی/۳۳	ٹھوکر سے مرا پاؤں تو زخمی ہوا ضرور	رستے میں جو کھڑا تھا وہ کہسار ہٹ گیا	شکیلؔ جلالوی
غیر مطبوعہ	ٹرٹراتے پھر رہے ہیں قوم کے لیڈر ولیؔ	جب الکشن کا زمانہ آتا ہے سنسار میں	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ٹراٹر ٹراٹر وہ کرتے پھریں	بہت جھوٹ وعدے وہ کرتے ہیں پھریں	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ٹوٹ کر دیکھو ''ولیؔ'' بکھری محبت کی لڑی	اختلاف قوم کی افسوس آفت آ پڑی	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۴۳	ٹوٹا تو ہوں مگر ابھی بکھرا نہیں ہوں رازؔ	میری بدن پہ جیسے شکستوں کا جال ہو	احمد فرازؔ پاکستانی
کلیاتِ اقبالؔ/۱۳۶	ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے	پاؤں شیروں کے بھی میداں سے اکھڑ جاتے تھے	علامہ اقبالؔ
غیر مطبوعہ	ٹن ٹنا کر موت کی گھنٹی بجی جب سر کے پاس	اے ''ولیؔ'' تب خوابِ غفلت سے ہوئے بیدار ہم	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۶۳	ٹھوکریں کھا کے کہیں بیٹھ نہ جانا راہیؔ	راہ کچھ اور ہے منزل کا تصور کچھ اور	راہیؔ شہابی
معیار بیت بازی/۴۴	ٹکرا کے اختلاف کی دیوار توڑ دی	ضدی تھا سر بلند ہوا خاندان میں	سلطان اخترؔ
بیت بازی/۱۷	ٹھہر سکا نہ ہوائے چمن میں خیمۂ گل	یہی ہے فصلِ بہاری یہی ہے بادِ مراد	علامہ اقبالؔ
بیت بازی/۱۷	ٹک گورِ غریباں کی، کر سیر کہ دنیا میں	ان ظلم رسیدوں پر کہ کیا نہ ہوا ہوگا	میر تقی میرؔ
بیت بازی/۴۴	ٹکڑے ٹپک رہے ہیں ہر زخمِ خونچکاں سے	تجھ کو دلِ شکستہ جوڑوں کہاں کہاں سے	سیمابؔ اکبرآبادی
بیت بازی/۴۴	ٹوٹ کر ایک ستارے نے دیا ہم کو سبق	روشنی راہ میں بن جاؤ زمانے کے لیے	نامعلوم
معیار بیت بازی/۴۶	ٹوٹا جو کعبہ، کون سی یہ جائے غم ہے شیخ	کچھ قصرِ دل نہیں کہ بنایا نہ جائے گا	قائمؔ چاندپوری
شعروں کا کھیل/۶۴	ٹوٹ کر بھی کہیں یہ ٹوٹا ہے	دل کا رشتہ عجیب رشتہ ہے	نامعلوم
بیت بازی/۴۴	ٹک تو فرصت، کہ رخصت ہولیں اے صیاد ہم	مدتوں اس باغ کے سائے میں تھے آباد ہم	مرزا مظہرؔ جانِ جاناں
معیار بیت بازی/۴۶	ٹوٹا سا اک چراغ تھا دل، وہ بھی بجھ گیا	اب کیا ہے جس کو آتش کا شانہ کیجیے	میر تقی میرؔ
بیت بازی/۱۴	ٹوٹا تو کتنے آئینہ خانوں پہ زد پڑی	اٹکا ہوا گلے میں جو پتھر صدا کا تھا	سیمابؔ اکبرآبادی
شعروں کا کھیل/۶۴	ٹوٹ جاؤں گا بکھر جاؤں گا ہاروں گا نہیں	مری ہمت کو زمانے کی ہوا جانتی ہے	احمد ندیمؔ قاسمی پاکستانی
بیت بازی/۱۴	ٹوٹا طلسمِ وقت تو کیا دیکھتا ہوں میں	اب تک اسی جگہ پہ اکیلا کھڑا ہوں میں	نامعلوم
معیار بیت بازی/۴۳	ٹھہروں تو چٹانوں سی کلیجے پہ کھڑی ہے	جاؤں تو مرے ساتھ ہی دیوار چلے ہے	انورؔ شمیم
شعروں کا کھیل/۶۴	ٹکرا کے ساحلوں سے میں پلٹا ہوں بار بار	دریا کا اضطراب مری زندگی میں ہے	آزادؔ جعفر

بیت بازی/۱۷	ٹھکانہ ڈھونڈتے، اے مرغِ چمن خوش رنگ پھولوں کا	اگر تنکوں کو اپنا آشیاں سمجھا تو کیا سمجھا	نامعلوم
غیر مطبوعہ	ٹوٹ کر جو جڑتے ہیں دل، انہی کی قیمت ہے	ایسے آبگینوں میں جلوۂ مشیت ہے	جوشؔ ملیسانی
شعروں کا کھیل/۶۹	ٹوٹی خرد کی ناؤ تو وحشت نے جھوم کر	طوفاں کے زیر و بم کو سفینہ بنا دیا	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۳۳	ٹوٹ کر دل تو بنا بزمِ جہاں کی زینت	توڑنے والے ترے ہاتھ بھلا کیا آیا	پروینؔ شاکر
غیر مطبوعہ	ٹوٹنا بکھرنا ہی دل کی خاص فطرت ہے	محفلِ دو عالم میں، بس اسی سے عزت ہے	زکیؔ زاکانی
شعروں کا کھیل/۶۴	ٹھوکریں کھا کے نہ سنبھلے یہ مسافر کا نصیب	فرض کرتے ہیں ادا، راہ کے پتھر اپنا	ولیؔ بستوی

ث

غیر مطبوعہ	ثنائے معیت مرا مشغلہ ہے	اسی کی عنایت سے طے مرحلہ ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ثنا خوانی خدا کی مشغلہ میرا برابر ہے	اسی کے رحم کا فیضان ہر شئی میں برابر ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ثبات بس اسی کو حاصل ہے	جو اپنی عظمتوں میں کامل ہے	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۱۵	ثنا تیری نہیں ممکن زباں سے	معانی دور پھرتے ہیں بیاں سے	اثرؔ لکھنوی
معیار بیت بازی/۲۸	ثنا کرتی ہوئی چڑیوں کی چوں چوں	شجر کو زندگی دیتی رہی ہے	شمیم طارق
غیر مطبوعہ	ثنا اس ذاتِ باری کی جو مالک اور خالق ہے	ثنا اس کی جو رب العالمیں ہے اور رازق ہے	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۲۷	ثاقبؔ تم اور حمد اس کی	بندہ بندہ، خدا خدا ہے	ثاقبؔ کانپوری
غیر مطبوعہ	ثنائے رب میں زباں میری تر بتر ہے ولیؔ	اسی کے نام پہ جینا اسی پہ مرنا ہے	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۷۶	ثور کے اندر سے رب سے گفتگو کرتے رہے	صدق دل سے رات دن وہ باوضو کرتے رہے	سید پھلؔ آگروی
غیر مطبوعہ	ثبوت پیش کرو آپ کی غلامی کا	جو چاہتے ہو زمانہ تمھیں سلام کرے	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۲۷	ثاقبؔ، جہاں خلق ہیں ہر اک کو دل کی مرادیں	ہم اس شہِ لولاک کا در ڈھونڈ رہے ہیں	ثاقبؔ کانپوری
بیت بازی/۱۹	ثبوتِ عظمتِ انسانیت ہیں	محمد مصطفےٰ، ایمانِ کامل	حفیظ میرٹھی
غیر مطبوعہ	ثنا اس نبی کی کروں کس زباں سے	فزوں ذات جس کی ہے سارے جہاں سے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ثنائے محمد ہے میری زباں پر	گئے پل جھپکنے میں جو لامکاں پر	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ثنا اس نبی کی میں کرتا رہوں گا	سدا دم انہیں کا میں بھرتا رہوں گا	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ثبوت مل گیا غلامی کا	ان کے در پر جو آنا جانا ہے	ولیؔ بستوی

غیر مطبوعہ	ثابت قدم جو شاہ رہِ زندگی میں ہے	در اصل کامیاب وہی رہ روی میں	اختر
بیت بازی/۳۶	ثابت ہوا نہ جرم تو اک آہ نا تمام	زنجیر بن گئی درِ زنداں کے واسطے	زکی زاکانی
بیت بازی/۱۹	ثبات، بحرِ جہاں میں نہیں کسی کو امیر	ادھر نمود ہوا، اور ادھر حباب نہ تھا	امیر مینائی
معیار بیت بازی/۲۸	ثریا، مشتری، زہرہ، نجومی کے دلاسے ہیں	جو خود گردش میں ہے وہ کیا کوئی تقدیر بدلے گا	احمد وصی
بیت بازی/۱۹	ثبوت ہیں قدم قدم، زباں زباں گواہ ہے	جو حق سے بدگماں ہوئے وہ اقتدار بجھ گئے	عبید
بیت بازی/۳۶	ثباتِ زندگی ایمانِ محکم سے ہے دنیا میں	کہ المانی سے بھی پائندہ تر نکلا ہے تورانی	علامہ اقبال
معیار بیت بازی/۲۸	ثابت حقیقتوں کی طرف دیکھتے نہیں	مفروضہ داستانوں میں الجھے ہوئے ہیں ہم	شمس مدنی
غیر مطبوعہ	ثبوت مانگتے ہو کیا مری وفاؤں کا	خدا کے نام پہ سب کچھ لٹا دیا میں نے	ولی اثری
معیار بیت بازی/۲۸	ثبوت، برق کی غارت گری کا کس سے ملے	کہ آشیاں تھا جہاں اب وہاں دھواں بھی نہیں	اظہر سعید
معیار بیت بازی/۲۸	ثابت یہ واقعہ ہے تاریخ گلستاں سے	تعمیر ہے قفس کی تخریب آشیاں سے	سیماب اکبرآبادی
معیار بیت بازی/۲۸	ثابت قدم رہا ہوں میں اپنی انا کے ساتھ	دنیا سمجھ رہی ہے کہ دیوانہ ہو گیا	افتخار امام
معیار بیت بازی/۲۸	ثمر، حیات کا جب راکھ بن گیا منہ میں	میں چلتی پھرتی چتا بن گیا جوانی کی	فراق گورکھپوری
بیت بازی/۱۵	ثابت نہیں کر سکتے اگر بے گناہ مجھ کو	یارو! مجھے سولی پہ چڑھا کیوں نہیں دیتے	اسحاق
بیت بازی/۱۵	ثمر آئیں گے کیا اب نخلِ دل میں	کہ رشتہ ہی نہیں ہے اب وہ گل میں	سلیم کوثر
بیت بازی/۱۵	ثوابِ دردِ محبت تو میں کما بھی چکا	جو میرے صبر کی دولت ہے مجھ سے چھینے کون	قیصر
بیت بازی/۱۵	ثابت یہ کر رہا ہوں کہ رحمت شناس ہوں	ہر قسم کا گناہ کیے جا رہا ہوں میں	شوق دہلوی
بیت بازی/۳۵	ثبات پا نہ سکے گا کوئی نظامِ چمن	فسردہ غنچوں کو جس میں شگفتگی نہ ملی	نارائن ملا
بیت بازی/۳۵	ثابت ہوا یہ ہے ترا انداز مستقل	دل سے تری نگاہِ کرم کا گماں گیا	میکش اکبرآبادی
بیت بازی/۳۵	ثابت ہوا فضول ہے اظہارِ آرزو	کہتے تو کیا ہو اور نہ کہتے تو کیا نہ ہو	میکش اکبرآبادی
بیت بازی/۳۵	ثباتِ گل کا چھڑا تذکرہ تو بات بنی	چمن میں حسنِ نظر کو بہار کہتے ہیں	رئیس رامپوری
بیت بازی/۳۵	ثابت قدم رہوں تو تلاطم کا ساتھ دوں	ساحل کے رخ تو لا نہ سکوں گا ہوا کو میں	نامعلوم
معیار بیت بازی/۲۷	ثمر آور کوئی بھی گفتگو ہوگی بھلا کیسے	ابھی جذبات کا بپھرا ہوا دریا نہیں اترا	شفیق سلیمی
معیار بیت بازی/۲۷	ثابت یہ کرے کون کہ ان میں بھی جان تھی	وہ سارے جسم آج جو پتھر سے ہو گئے	راشد فضلی

معیارِ بیت بازی/۲۷	ثبت ہے تاریخ پر تیرا دوام	تو عمل کے نور کا معیار ہے	عبدالحمید عدم
غیر مطبوعہ	ثبوت مل ہی گیا میری بے گناہی کا	کہ میرا دامنِ پاکیزہ ہے پیچھے سے پھٹا	ولی بستوی
بیت بازی/۱۹	ثاقب انہیں کیا یاد کریں ہم، کہ جنھوں نے	بھولے سے سوئے گورِ غریباں نہیں دیکھا	ثاقب کانپوری
بیت بازی/۱۹	ثاقب تمھیں خبر نہیں وقت عمل ہے یہ	اب سعیِ رائیگاں کا زمانہ گزر گیا	ثاقب کانپوری
بیت بازی/۱۹	ثاقب میں کس امید پہ دنیا میں اب جیوں	جتنے تھے زندگی کے سہارے نہیں رہے	ثاقب کانپوری
شعروں کا کھیل/۷۶	ثبوت پیش کرو اپنی بے گناہی کا	نہیں تو جرم کی تم کو سزا ملے گی ضرور	حفیظ گوہر
شعروں کا کھیل/۷۶	ثاقب ہزار بات کی یہ ایک بات ہے	اپنا قیام ہی نہ جہاں کا ثبات ہے	ثاقب کانپوری
شعروں کا کھیل/۷۶	ثابت رہے گا کیسے آئینہ مرے دل کا	ہر سمت سے ہے مجھ پر یلغار پتھروں کی	رفیق ناز
بیت بازی/۲۶	ثابت قدم ہوں مجھ کو قسم ربِ پاک کی	چیروں گا کوہ و دشت، بیاباں ہلاؤں گا	علامہ اقبال
بیت بازی/۲۶	ثابت و سیار کی تحقیق میں الجھا دیا	اور کیا کرتے زمین و آسماں میرے لیے	صہبا اکبرآبادی
غیر مطبوعہ	ثابت اسی کی ذات ہے فانی ہے کل جہاں	جو مالکِ قدیر ہے خلاقِ انس وجاں	ولی بستوی

ج

حمدِ باری/۴	جلوۂ زیبا دکھایا، میں تو اس قابل نہ تھا	اپنا پروانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	جمالِ قلب وجگر، لا الٰہ الا اللہ	کمالِ فکر ونظر، لا الٰہ الا اللہ	ولی بستوی
نغمۂ سحر/۸۶	جلوے شریکِ دیدۂ پُر آب ہو گئے	پہنچا ہوں کا میانِ لعل و گہر کو میں	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۸۷	جلوے تمام دشت و در، جلوے تمام بحر و بر	جلوہ کسی کے شوق میں، جلوہ کسی طور پر	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
حمدِ الٰہی/۱۳	جسے چاہے در در کی ٹھوکر کھلا دے	جسے چاہے عالم کا سلطان بنا دے	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۴۵	جس شیٔ پہ نظر اٹھے، مجھے تیری خبر دے	جو دیکھ سکے نور ترا، ایسی نظر دے	حافظ لدھیانوی
ماہنامہ قرطاس ناگپور کا حمد ومناجات نمبر/۸۰	جس میں کوئی شک نہیں وہ حق ہے تو	سچ تو یہ ہے قادرِ مطلق ہے تو	ارشاد آرزو
تری شان جل جلالہٗ/۸	جہاں دیکھیے وہاں تو ہی تو، تری شان جلّ جلالہٗ	ترے تذکرے تو ہیں کو بکو، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
حمدِ باری/۵	جس جگہ منتٰی میں پایا ہے نمایاں سبز رنگ	ہاجرہ کا نقش پایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
مستند نعتیہ کلام/۷۸	جسے جو کچھ مناسب تھا وہی تو نے اسے بخشا	کسی نے فقر پایا اور کسی نے مال و زر تجھ سے	رشید مرادآبادی

انتخابِ وؔلی/۱۳	جب کہ اللہ ترا خود ہی ثنا خواں ہوا	کوئی پھر کس طرح سمجھے بھلا رتبہ تیرا	وؔلی بستوی
بہارِ مدینہ/۴۹	جو گلے لگائے بروں کو بھی، وہ رسول میرا رسول ہے	کوئی خالی ہاتھ گیا نہیں یہ مرے نبی کا اصول ہے	نیاؔزی
ظہورِ قدسی/۲۵	جس کا مشتاق ہے خود عرشِ بریں آج کی رات	ام ہانی کے ہے وہ گھر میں مکیں آج کی رات	ماؔہر القادری
زادِ مدینہ/۶	جو پہنچیں گے ہم روضۂ شاہِ دیں پہ	سلاموں کی ڈالی نچھاور کریں گے	وؔلی بستوی
ضیاءِ نور/۱۵	جس شئی پہ نظر کی ہے کایا ہی پلٹ دی ہے	کچھ ایسا اجالا ہے سرکار کی آنکھوں میں	زاؔہد قریشی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۵	جہاں رحمتوں کا نزول ہے، جہاں برکتوں کا حصول ہے	سرِ عرش سے جو ہے محترم، وہ دیارِ خیر انام ہے	وؔلی بستوی
نورانی سلام/۲۰	جب محمد کا نام آتا ہے، رحمتوں کا پیام آتا ہے	لب ہمارے درود پڑھتے ہیں دل ہمارے سلام کرتے ہیں	انوؔر فرخ آبادی
یادِ مدینہ/۱۹	جسے رب نے بخشا ہے اذنِ شفاعت	وہ بہرِ شفاعت چلا آرہا ہے	وؔلی بستوی
سرودِ حجاز/۱۳	جس کی ہیبت سے تزلزل ہے صنم خانوں میں	وہی اللہ کا بندہ ہے رسولِ عربی	طاؔہر جھبوی
لیلۃ المعراج/۲۵	جو پہلے آسماں پہ جلوۂ آدم نظر آیا	جنابِ بو البشر کا اک عجب عالم نظر آیا	کماؔلی بہرائچی
چراغِ شام/۳۵	جس کا ثانی جہاں میں نہ پیدا ہوا	حسن کا شاہ پارا وہ میرا نبی	مولانا افتخار ثاقؔب مستی پوری
گلہائے مدینہ/۴۴	جو خدا کی رحمت ہے وہ رسول تیرا ہے	چاروں سمت سے مجھ کو رحمتوں نے گھیرا ہے	مولانا عبدالمعبود ناداںؔ بستوی
کلیاتِ یوسؔف/۵۸	جو خدا کی وحی ہے گفتگو، یوں حدیثِ خیر کلام ہے	وہ خدا کے خلق کا پیشوا، وہ خدا کا فضلِ تمام ہے	یوسؔف تاؤلوی
مستند نعتیہ کلام/۱۸۰	جب میں بجز حضور کسی کا نہیں غلام	پھر کیوں کسی کی نازشِ بیجا اٹھائی جائے	احسان دانش
مستند نعتیہ کلام/۱۸۱	جن کی نظرِ کیمیا نے توڑ ڈالے سب طلسم	میرا جادو بھی اتاراء میں تو اس قابل نہ تھا	بدرعالم بدؔر میرٹھی
گلدستۂ نعت/۴۴	جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں	مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار	مولانا قاسؔم نانوتوی
تذ بدینہ/۶	جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی	کھلتے ہیں غلاموں پہ اسرارِ شہنشاہی	علامہ اقباؔل
عظمتِ قرآن/۳	جو میدانِ ازل میں رو برو حق نے کرایا تھا	وہی اقرار باقی ہے وہی پیمان باقی ہے	وؔلی بستوی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۳۹	جن کو ہمدرد سمجھتے تھے ستم گر نکلے	قتل کا جس پہ گماں تھا وہ مسیحا نکلا	نشاؔط دیوبندی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۳۹	جس کو ہم رندِ بلا نوش کہا کرتے تھے	اس کو نزدیک سے دیکھا تو فرشتہ نکلا	نشاؔط دیوبندی

انتخاب کلیات علماء دیوبند/۷۷	جو تھوکا آسماں کی سمت وہ آ کر گرا مجھ پر	نہ ہنستا آئینے پر میں نہ ہنستا آئینہ مجھ پر	نشاطؔ دیوبندی
انتخاب کلیات علماء دیوبند/۷۷	جو جھوٹ بول کے کرتا ہے مطمئن سب کو	وہ جھوٹ بول کے خود مطمئن نہیں ہوتا	نشاطؔ دیوبندی
پہلا آسمان/۷۵	جن پیڑوں کو ہم نے سینچا اپنے خون پسینے سے	ان پیڑوں پر گدھ بیٹھے ہیں، مولا خیر ہو، مولا خیر	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
آوازِ انقلاب/۴۱	جس میں سودائے محبت تھا وہ سر باقی ہے	رات اندھیری ہے مگر یادِ سحر باقی ہے	پنڈت نرائن چکبستؔ
گلستانِ ہزار رنگ/۵۳	جو زندہ دل ہیں ہمیشہ جوان رہتے ہیں	بہارِ زیست یقیناً اسی شباب میں ہے	کیفیؔ
دیوانِ ظفر/۳۵	جو دن مجھے تقدیر کی گردش نے دکھایا	تو نے بھی وہ اے گردشِ دوراں نہیں دیکھا	بہادر شاہ ظفرؔ
کلیاتِ ساحرؔ/۷۱	جاگے ہیں افلاس کے مارے اٹھے ہیں بے بس دکھیارے	سینوں میں طوفاں کا تلاطم آنکھوں میں بجلی کے شرارے	ساحرؔ لدھیانوی
کلیاتِ ساحرؔ/۷۱	جو مل گیا اسی کو مقدر سمجھ لیا	جو کھو گیا میں اس کو بھلاتا چلا گیا	ساحرؔ لدھیانوی
کلیاتِ شکیلؔ/۱۴۴	جل گیا طور کیا کمال ہوا	بات جب تھی نقاب جل جاتا	شکیلؔ بدایونی
اردو میں قومی شاعری کے سو سال/۷۳	جب سنتے تھے کہ شاہ کہیں گرمِ جنگ ہے	یا جنگ سے وطن پہ ہوا عرصہ تنگ ہے	مولانا حسینؔ آزاد
غزالۂ غزل/۴۰	جگنو کی اڑانوں میں اجالا نہیں لگتا	مشعل کے جلانے سے سویرا نہیں لگتا	عبدالرب چاؤشؔ حیرتی
اردو شاعری کے ناپ تین شاعر/۱۴۱	جرأتِ انساں پہ گو تادیب کے پہرے رہے	فطرتِ انساں کو کب زنجیر پہنائی گئی	ساحرؔ لدھیانوی
دس عظیم شاعر/۹۳	جانِ نشاط، حسن کی دنیا کہیں جسے	جنت ہے ایک خونِ تمنا کہیں جسے	اصغرؔ گونڈوی
شاہکار شاعری/۵۶	جسے آپ گنتے تھے آشنا، جسے آپ کہتے تھے باوفا	میں وہی ہوں مومنِ مبتلا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو	مومن خان مومنؔ
کاروانِ غزل/۷۰	جو اشک دل میں کھٹک رہا تھا، ٹپک پڑا صبح چشمِ تر سے	سحر کی تنویر پھیلتے ہی ہوا غروب آفتاب مرا	جوشؔ ملیح آبادی
ہزار انجم/۳۶	جن کی پیشانی میں ہے دنیائے آزادی کا دور	میں انہیں ایامِ خوش انجام کا آغاز ہوں	مسلمؔ مالیگانوی
عرفانِ محبت/۲۹	جس پہ کھل جائے گا رازِ بندگی	بھول جائے گا وہ بے شک کیف و کم	مولانا احمدؔ پرتاپگڈھی
فیضانِ محبت/۱۲۸	جسے منزل سمجھتا ہے تو ناداں	نشانِ راہ ہے منزل نہیں ہے	مولانا احمدؔ پرتاپگڈھی
کلیاتِ اقبالؔ/۸۶	جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی	الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اکبرؔ/۲۶	جنونِ عشق میں ہم کاش مبتلا ہوتے	خدا نے عقل جو دی تھی تو با خدا ہوتے	اکبرؔ الٰہ آبادی
غیر مطبوعہ	جاری ہیں میرے لب پہ توحید کے ترانے	پنہاں ہیں میرے دل میں اسرار کے خزانے	ولیؔ بستوی

چ

غیر مطبوعہ	چمن کا گوشہ گوشہ تیرے جلووں سے منور ہے	چمن کا غنچہ غنچہ تیری خوشبو سے معطر ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	چمن زار دو عالم میں ترے انوار بکھرے ہیں	جہاں میں جس طرف ڈالو نظر تیرے ہی جلوے ہیں	ولیؔ بستوی
حمد الٰہی/۱۳	چلا جاؤں بے خوف میں سوئے منزل	حوادث کو راہوں سے میری ہٹادے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	چین و سکون ہے تری یادوں سے میرے دل کو	تو اپنے آستاں کا مجھ کو گدا بنادے	ولیؔ بستوی
ذوالجلال والاکرام/۳۶	چاندنی تیرے گیت گاتی ہے	نغمۂ حمد گنگناتی ہے	حافظؔ لدھیانوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۰۹	چل رہا ہوں خود کو اندھا جان کر	یا خدا روشن کوئی امکان کر	شکیبؔ غوثی
دیوانِ ظفر/۵۸	چشمِ ظاہر بیں سے تو دیکھا نہیں جاتا ہے یار	تم نے بھی اے دل کی آنکھوں اس کو دکھلایا نہیں	بہادر شاہ ظفرؔ
غیر مطبوعہ	چمن کا باغباں ہے خالقِ کون و مکاں تو ہے	دو عالم ملکیت تیری ہے سب کا پاسباں تو ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	چاروں طرف خدایا، بکھرے ہیں تیرے جلوے	دونوں جہاں میں یارب! ہر سو ہیں تیرے چرچے	ولیؔ بستوی
علمائے دیوبند کون ہیں؟/۴۸	چھلکتا ہے تیرے عشق کا مظہر سلامت رہے تیرے عشق کی بجلی	ہمیں بھی عطا ہو وہ شوقِ بوذرؓ ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبِ بلالی	مولانا سید حسین احمد مدنی
مسافرِ مدینے/۱۳	چلیں گے مدینے جو ہم دھیرے دھیرے	مٹیں گے نقوشِ الم دھیرے دھیرے	ولیؔ بستوی
پہلا آسمان/۶۱	چاہتا ہوں کہ سر کے بل گزروں	آپ کی رہ گزر ہے اور میں ہوں	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
نغمۂ سحر/۳۳	چلا ہوں سوئے حرم اور کہکشاں بر دوش	فریب، زیست نے دکھلایا زیرِ دام مجھے	سلطان ریاست علی ظفرؔ بجنوری
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۴۷	چٹکیاں لیتی ہے دل میں ہر گھڑی یادِ رسول	ہو گئی ہے اب تو میری زندگی یادِ رسول	دھرم پال گپتا وفاؔ
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۹۶	چلے اب بھی گر ان کے نقشِ قدم پر	بدل جائے حالِ پریشانِ عالم	رازؔ یالاپوری
چراغِ شام/۳۵	چاند ہے اک طرف، اک طرف چاندنی	دلکشی کا نظارہ وہ میرا نبی	مولانا افتخار ثاقبؔ مستی پوری
مسافرِ مدینے/۱۳	چلے جب کوئی قافلہ سوئے طیبہ	فروزاں ہو شمعِ حرم دھیرے دھیرے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	چمک تیرے جلووں سے پھیلی جہاں میں	تری دھوم آقا ہے کون و مکاں میں	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۱۹	چھوڑ کر دامانِ خود داری حفیظؔ	اپنی نظروں سے بھی ہم گر جائیں کیا	حفیظؔ میرٹھی
معیار بیت بازی/۳۲	چند موہوم حسرتوں کے سوا	اور دنیا سے کیا لیا ہم نے	تابشؔ دہلوی

بیت بازی/۳۲	چمن فروش مجھے خار ہی عطا کردیں	مجھے چمن کی ہر اک شئ سے پیار ہے یارو!	ایاز اختر
شعروں کا کھیل/۹۱	چشم تو نہ اٹھ سکی خاکِ نشیمن کی طرف	ہم نے منھ پھیر لیا دیکھ کے گلشن کی طرف	روشؔ صدیقی
ارمغانِ دارالعلوم دیوبند/۴	چھٹ کر تیرے دامن سے مچلنا میں نے سیکھا ہے	وفا کی راہ میں گر کر سنبھلنا میں نے سیکھا ہے	ولیؔ بستوی
خوشبو روشنی رنگ/۹۷	چوک جس کو کہیں وہ مقتل ہے	گھر بنا ہے نمونہ زنداں کا	مرزا غالبؔ دہلوی
خوشبو روشنی رنگ/۱۸۸	چلو چلتے ہیں مل جل کر وطن پر جان دیتے ہیں	بہت آسان ہے کمرے میں وندے ماترم کہنا	منور راناؔ کلکتوی
انتخاب کلیات علمائے دیوبند/۹۶	چلا آیا ہے سیدھا دیوبند بہہ کر مدینے سے	ہیں اس کی نہریں جاری سارے عالم میں قرینے سے	مولانا قاری طیب دیوبندی
انتخاب کلیات علمائے دیوبند/۱۲۸	چھوڑ کر پابندیٔ احساسِ آئینِ کہن	کچھ نئے انداز سے تاب و تواں پیدا کریں	مولانا کفیلؔ دیوبندی
پہلا آسمان/۱۳۵	چراغ خود ہی بجھاتے ہیں اپنے دامن سے	چراغ بجھنے لگے تو دعائیں مانگتے ہیں	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
نغمۂ سحر/۸۳	چمن میں جب فروغِ جبر و استبداد ہوتا ہے	زبانِ گل سے پیدا شکوۂ صیاد ہوتا ہے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
صبحِ امید/۷	چھیڑے گئے جو نئے فسانے	نغمے وہ رہا، نہ وہ ترانے	علامہ شبلیؔ نعمانی
اے وطن تیرے لیے/۴۹	چھوڑے سبھی آرام، وطن کے لیے ہم نے	ہمت سے بڑی کام لیا دیش کی خاطر	مولانا زبیرؔ اعظمی
معیار بیت بازی/۳۲	چلا جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے	اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے	اصغرؔ گونڈوی
تحفۂ شادی/۴	چمن زارِ محبت آج خوشیوں سے مہکتا ہے	شگوفہ گلشنِ نو کا مسرت سے دمکتا ہے	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۱۱	چمن میں دیکھئے اب کس کی جیت ہوتی ہے	ہیں پھول ایک طرف اور خار ایک طرف	ابو المجاہد زاہدؔ
شعروں کا کھیل/۱۱	چمن راہِ وفا میں کہاں ہے	جو قفس ہے وہ اک امتحاں ہے	ابو المجاہد زاہدؔ
ہمارا وطن/۹	چاروں طرف لٹائیں گے صہبائے سرخوشی	روتے ہوئے دلوں کو ہنسائیں گے دوستو!	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۴۹	چمن والوں کے عزمِ مستقل کا امتحاں کب تک	گریں گی آشیانوں پر، ستم کی بجلیاں کب تک	جلیلؔ فتحپوری
بیت بازی/۱۹	چمن میں غنچہ و گل سے یہ کہہ کر اڑ گئی شبنم	مذاقِ جورِ گلچیں ہو تو پیدا رنگ و بو کر لے	علامہ اقبالؔ
بیت بازی/۱۹	چلو چل کے دیکھیں عمل زندگی کا	بہت ہوگئیں اب کتابوں کی باتیں	رازؔ
شعروں کا کھیل/۹۱	چپ رہنا تو ہے ظلم کی تائید میں شامل	حق بات کہو جرأتِ اظہار نہ بیچو	عزیزؔ بگھروی
شعروں کا کھیل/۹۱	چمن کی آن تو بس اس پیڑ سے ہے	جسے آندھی میں بھی جھکنا نہ آیا	ممتازؔ ہاشمی
بیت بازی/۱۹	چوکھٹے قبر کے خالی ہیں اسے مت بھولو	جانے کب کون سی تصویر لگادی جائے	احسان دانشؔ

بیت بازی/۱۹	چمن تو برقِ حوادث سے ہو گیا محفوظ	مری بلا سے اگر میرا آشیاں نہ رہا	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۱۹	چھوٹوں سے یوں بڑوں کو تکبر نہ چاہیے	جھک کر ملے زمیں سے اگر آسماں ملے	حفیظ میرٹھی
معیار بیت بازی/۳۲	چلو اچھا ہوا کام آگئی دیوانگی اپنی	وگرنہ ہم زمانہ بھر کو سمجھانے کہاں جاتے	قتیل شفائی
معیار بیت بازی/۳۲	چلا گیا مگر اپنا نشان چھوڑ گیا	وہ شہر بھر کے لیے داستان چھوڑ گیا	سید حسن
معیار بیت بازی/۳۲	چلے بھی آؤ وہ ہے قبر فانی دیکھتے جاؤ	تم اپنے مرنے والے کی نشانی دیکھتے جاؤ	فانی بدایونی
بیت بازی/۳۲	چھپ کر ہوا کے جھونکوں میں آتی ہیں بجلیاں	ناطق چمن میں رہنے کے قابل نہیں رہا	ناطق لکھنوی
بیت بازی/۳۳	چٹکیاں لیتی ہے فطرت، چیخ اٹھتا ہے ضمیر	کوئی کتنا ہی حقیقت سے گریزاں کیوں نہ ہو	ماہر القادری
کلیاتِ جگر	چلو چل کے دیکھیں تماشہ جگر کا	سنا ہے وہ کافر مسلمان ہوگا	جگر مرادآبادی

ح

حمد باری/۴	حمد ہے تیری خدایا! میں تو اس قابل نہ تھا	خانہ کعبہ دکھایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حمد کرتا ہوں میں اس خدا کی	سارے عالم کا ہے جو نگہباں	ولی بستوی
حمد الٰہی/۳۲	حق کا ہے پیغام، اللہ اکبر	توحید کا جام، اللہ اکبر	ولی بستوی
حمد الٰہی/۱۱	حمد و ثنا کے نغمے جاری ہیں میرے لب پر	رہتا ہے میرے دل میں یارب! خیال تیرا	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۱۳	حمد ہو تیری رگِ جاں کے لیے موجۂ نور	اپنے ہونے کی مجھے ایسی خبر دے یارب!	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۲۲	حافظ کو ترے در سے ملے دولتِ اظہار	تا عمر رقم کرتا رہے حمدیہ اشعار	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۲۶	حافظ عاصی ہے محتاجِ کرم	اس کا بھی محشر میں رہ جائے بھرم	حافظ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	حمدِ خدائے پاک ولی شوق سے کرو	دونوں جہاں میں کام تمہارے یہ آئے گی	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حمد کے نغمے ولی میں جھوم کر	وادیٔ عرفات میں گاتا رہا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حامد و احمد محمد مصطفیٰ کی ذات ہے	میری بخشش کا ذریعہ مجتبیٰ کی نعت ہے	ولی بستوی
شمعِ رسالت/۳۱	حسب ان کا اونچا، نسب ان کا عالی	بڑی برگزیدہ ہے ذاتِ محمد	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حسب عالی، نسب عالی، لقب عالی، ادب عالی	محمد کی شرافت پر شرافت ناز کرتی ہے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حشر کے دن ہے شفاعت کی اجازت آپ کو	ماسوا ان کے ہمارا آسرا کوئی نہیں	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	حریم عرش اعظم تک ہوئی تیری رسائی ہے	شفیع روزِ محشر، رازدارِ کبریا تم ہو	ولی بستوی

غیر مطبوعہ	حریمِ عرشِ بریں کے مہماں، شفیعِ محشر، کلیمِ رحماں	خدا سے ملنے جہاں وہ پہنچے، وہاں پہ کوئی گیا نہیں ہے	وَلی بستوی
داعیِ اسلام/۵۵	حمل کے مرحلے سے ہی رہا اکرام، احمد کا	ہوا اُمِّ رسول اللہ کو الہام، احمد کا	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۶	حوالے ہو وہ دائی کے رہا ان کا ہر اک حال	ہوا طے ہو کسی دائی کی گود اس ماہ کی حامل	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۲	حسد مردود کو طاری ہوا اللہ کے گھر سے	رہی ہے ذہ اسے گہوارۂ اکرام و اطہر سے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۲	حسد کی آگ سے وہ مُطلّع ہو کر دہک اٹھا	ارادے سے کڑے حملے کے وہ لے کر کمک اٹھا	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۷	حوالے کر کے ماں اس ماہِ کامل کو دکھی ہو کر	دعا گو ہے مرے مولا! رہے لڑکا سکھی ہو کر	مولانا صادق بستوی
کلیاتِ اکبر	حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی	اب ہے شمعِ انجمن، پہلے چراغِ خانہ تھی	اکبر الٰہ آبادی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۲۹	حد پہ جب پہنچی نظر حدِّ نظر آگے بڑھی	جو نظر آیا زیادہ کم نظر آیا مجھے	فانی بدایونی
مدحِ صحابہ/۱۲	حشر میں ہوں گے صحابہ کے وفادار مگن	اور ہر دشمنِ اصحاب، پریشاں ہوگا	وَلی بستوی
مدحِ صحابہ/۱۶	حق سے دل کا تعلق ذرا جوڑ دو داغِ عشقِ صحابہ ہرا چھوڑ دو	جو صحابہ کو نفرت سے دیکھے کوئی ایسے ملحد کی آنکھیں ذرا پھوڑ دو	وَلی بستوی
آمنہ کا دلارا/۲۳	حاصل جسے بھی آپ کا دیدار ہو گیا	محشر میں مغفرت کا وہ حق دار ہو گیا	وَلی بستوی
عظمتِ قرآن/۳	حقیقت میں رہِ اسلام وہ پایا نہیں کرتے	جو دل انوارِ ربانی سے چمکایا نہیں کرتے	وَلی بستوی
عظمتِ قرآن/۶	حضورِ قلب سے پڑھتے ہیں جو درود و سلام	وہ ہوں گے اپنے گناہوں کو بخشوائے ہوئے	وَلی بستوی
عظمتِ قرآن/۱۲	حکمتوں سے بھرا ہے کلامِ خدا، یہ جہاں کے لیے ہے پیامِ ہدیٰ	تاثیرِ امی حرفِ قرآں سے بنے وہ خلقِ دل کو بچائیں تو کیا بات ہے	وَلی بستوی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر	حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے	جو یادِ مصطفےٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے	حامد لکھنوی
گلستانِ ہزار رنگ/۳۲	حرم و دیر کے جھگڑے ترے چھپنے سے ہوئے	تو اگر پردہ اٹھا دے تو ہی تو ہو جائے	برقؔ
گلستانِ ہزار رنگ/۳۰	حکم پہ ان کے جان دیتا ہوں	میں نہیں جانتا قضا کیا ہے	حسرت موہانی
گلستانِ ہزار رنگ/۳۵	حاصلِ کارگہِ کون و مکاں کچھ بھی نہیں	سچ تو یہ ہے کہ یہ اسبابِ جہاں کچھ بھی نہیں	شمس عظیم آبادی
بیت بازی/۳۶	حیات جس کی امانت تھی اس کو لوٹا دی	میں آج چین سے سوتا ہوں پاؤں پھیلا کر	حفیظ میرٹھی
بیت بازی/۳۶	حل ہوئے ہیں مسئلے شبنم مزاجی سے مگر	گتھیاں ایسی بھی ہیں کچھ، جن کو سلجھاتی ہیں آگ	حفیظ میرٹھی
بیت بازی/۳۶	حادثاتِ زندگی میں ہے پیامِ زندگی	برق سے کھیلیں گے طوفانوں سے ٹکرائیں گے ہم	جلیل فتح پوری
بیت بازی/۳۶	حادثوں کا کیا ہے، یہ تو زندگی کے ساتھ ہیں	ایک سے بچ کر چلو گے دوسرا مل جائے گا	عزیز بھروی

بیت بازی/۴۶	حق کی خاطر، خدا کی خوشی کے لیے	جینا مرنا ہمارا اسی کے لیے	عزیز بگھروی
معیار بیت بازی/۳۵	حادثے معمول بن کر روز و شب پر چھا گئے	اب فضا میں تھرتھراتی سسکیاں رہ جائیں گی	باقر مہدی
معیار بیت بازی/۳۵	حیات لے کے چلو، کائنات لے کے چلو	چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو	مخدوم محی الدین
معیار بیت بازی/۳۵	حالِ دل، احوالِ غم، شرحِ تمنا، عرضِ شوق	بے خودی میں کہہ گئے افسانہ در افسانہ ہم	شکیل بدایونی
معیار بیت بازی/۳۵	حسرت پہ اس مسافرِ بے کس کی روییے	جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے	مصحفی
معیار بیت بازی/۳۶	حق بات آ کے رک سی گئی تھی کبھی شکیب	چھالے پڑے ہوئے ہیں، ابھی تک زبان پر	شکیب جلالی
ہزار اشعار/۱۳	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر	وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار	علامہ اقبال
ہزار اشعار/۱۵	حافظ، جو ہے قرآن کی تعلیم سے بیدار	کیوں عمرِ رواں، خوابِ گراں میں وہ گزارے	حافظ لدھیانوی
بیت بازی/۴۷	حرمِ پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک	کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک	علامہ اقبال
بیت بازی/۴۷	حالِ دل کس کو سنائیں حیرت	سننے والا بھی کہیں ہے کوئی	حسرت شملوی
بیت بازی/۴۷	حریفِ گردشِ دوراں بنا دیا ہے مجھے	تباہیوں نے عجب حوصلہ دیا ہے مجھے	شاعر لکھنوی
شعروں کا کھیل/۱۰۲	حق سے الفت بھی ہے آدمی کو بہت	بات حق کی کہو تو لڑائی کرے	عزیز بگھروی
شعروں کا کھیل/۱۰۲	حرم کے پھول خدا ہی ترا نگہباں ہے	کھٹک رہا ہے نگاہوں میں تو زمانے کی	شفیق جونپوری
غیر مطبوعہ	حرا کی کھوہ سے آئے وہ کیمیا لیکر	جگائے قوم کو سوغاتِ کبریا دے کر	ولی بستوی

خ

حمد باری/۸	خانۂ کعبہ کو اپنے دیکھنے کے واسطے	رات بھر مجھ کو جگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	خدا کا گھر ہے مکہ میں، وہی مرکز ہے ایماں کا	وہ گھر جو دیکھ آیا ہے، یہ گھر اچھا نہیں لگتا	ولی بستوی
حمد الٰہی/۳۱	خداوندا! ولی کو عزم و زورِ حیدری دیدے	کہ باطل کے لیے میداں میں بن کے شہسوار آئے	ولی بستوی
حمد الٰہی/۸	خداوندا! ترا ہی ذکر، وجہِ راحتِ جاں ہے	''ولی'' نے تیری یادوں ہی سے بزمِ دل سجائی ہے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	خدا کی حمد و ثنا کے نغمے ولی کے لب پہ سدا ہیں جاری	اسی کا رحم و کرم ہے سب پر، اسی نے سارا جہاں بنایا	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۳۶	خدا کا ہے مومن پہ احساں عجیب	کیا اس نے مبعوث اپنا حبیب	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۳۹	خوانِ نعمت ہے کشادہ تیرا ہر اک کے لیے	سب ترے در کے بھکاری ہیں، کہ تو ہے داتا	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۵۱	خالق ہے زمین و آسماں کا	مالک ہے متاعِ جسم و جاں کا	حافظ لدھیانوی

ذوالجلال والاکرام/۵۹	خشک شاخوں پہ گل کھلاتے ہیں	کیسے رنگیں دیئے جلاتے ہیں	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۶۲	خلوتِ جاں میں ہے ترا جلوہ	گلستانوں میں ہے نکہت تیری	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۷۳	خدا کا قرب ملتا ہے اسی سے	کسی کا عیب دیکھے تو چھپالے	حافظ لدھیانوی
انتخابِ وَلی/۱۱	خاتمِ رسالت کا، شاہِ دیں نگینہ ہیں	کوئی قدر کیا جانے اس حسیں نگینے کی	وَلی بستوی
انتخابِ وَلی/۲۳	خندہ زن ہوا عالم، ہنس پڑے مہ و انجم	جب وہ مسکرائے ہیں، آمنہ کے آنگن میں	وَلی بستوی
انتخابِ وَلی/۲۸	خدایا! دل میں ہے مدت سے آرزو یہ کہ	مکانِ طیبہ میں بھی میرا نام ہو جائے	وَلی بستوی
چراغِ شام/۸۸	خدا سے عشق کا ہونا بہت ضروری ہے	اسی کی یاد میں کھونا بہت ضروری ہے	مولانا افتخار ثاقب مستی پور
چراغِ شام/۱۰۳	خدا تو میری نگاہوں کو روشنی دیدے	کہ میرے دل میں کانٹے بچھا رہا ہے کوئی	مولانا افتخار ثاقب مستی پور
انتخاب کلیاتِ علماءِ دیوبند/۱۶	خدا سے عافیت کی التجا کر	تحمل ہے دلیلِ کامرانی	قمر عثمانی دیوبندی
انتخاب کلیاتِ علماءِ دیوبند/۱۲۷	خدا کا ذکر لبوں پر ہے، آستیں میں ہے صنم	یہ شانِ مردِ مسلماں ہے دیکھئے کیا ہو	مولانا کفیل علوی کیرانوی
بیت بازی/۴۹	خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے	خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے	علامہ اقبال
بیت بازی/۴۹	خود اپنی پستیِ اخلاق کو نہ دیکھ سکا	جو آج اوجِ ثریا پہ ڈالتا ہے کمند	ابوالمجاہد زاہد
بیت بازی/۴۹	خودی کی فتنہ کاری سے پریشاں ہو کے اے راسخ	بہت روئے گی آخر چشمِ انساں ہم نہ کہتے تھے	راسخ
بیت بازی/۴۹	خدا کا نام کوئی لے تو چونک اٹھتے ہیں	ملے ہیں ہم کو وہ رہبر، خدا کے رستے میں	جالب
بیت بازی/۴۹	خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے	کہ ترے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں	علامہ اقبال
بیت بازی/۹۵	خود اپنے چراغوں کو بجھانے کی سزا ہے	الجھے ہوئے دامن کو چھڑانے کی سزا ہے	علامہ اقبال
پہلا آسمان/۶۸	خوابوں کے شوق میں کہیں آنکھیں گنوا نہ دیں	ہم سو رہے ہیں نیند نہ آنے کے باوجود	ڈاکٹر نواز دیوبندی
نغمۂ سحر/۴۲	خوفِ طوفاں لبِ ساحل رہیں گے	اسیرِ سعیِ لا حاصل رہیں گے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
کلیاتِ اقبال	خرد نے کہہ بھی دیا، لا الہ تو کیا حاصل	دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں	علامہ اقبال
نغمۂ سحر/۵۶	خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گلِ کوزہ	معلوم ہوا اپنی حقیقت بھی عدم ہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
	خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر	سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے	امیر مینائی

چراغِ شام/۳۶	خلوص و مہر و وفا اعتبار کا جوہر	دبا ہوا ہے عناد و حسد کی لعنت میں	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
چراغِ شام/۹۷	خودی کے راز سے غافل کی یہ انا کہیے	کہ سر جھکایئے، پتھر کو دیوتا کہیے	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
خوشبو، روشنی، رنگ/۶۲	خنجر پہ کوئی داغ، نہ دامن پہ کوئی چھینٹ	تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو	کلیم الدین احمد عاجز پٹنوی
نغماتِ ولی/۹	خدا کے عشق میں دل تار تار برسوں تھا	فدا رسول پہ پروانہ وار برسوں تھا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۲۴	خدا کے راستے میں جو رکاوٹ بنتے رہتے ہیں	ہم ایسے سرکشوں کی موت کا پیغام بن جائیں	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۲۴	خدا کے دشمنوں کے واسطے زہر ہلاہل ہوں	کہ ہم باطل کی ساری سازشیں ناکام کر جائیں	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۳۲	خوشیوں مسرتوں سے تو محروم ہیں مگر	جشنِ غمِ حیات منائے ہوئے ہیں ہم	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۳۲	خلدِ بریں میں جائیں گے ہم کو یقین ہے	بابِ کرم پہ ڈیرے جمائے ہوئے ہیں ہم	ولی بستوی
بیت بازی/۲۲	خدا کو بھول گئے لوگ فکرِ روزی میں	خیالِ رزق ہے، رزاق کا خیال نہیں	علامہ اقبال
بیت بازی/۲۲	خود بڑا بن کر دکھاؤ آپ کو	باپ دادا کی بڑائی ہو چکی	حالی
بیت بازی/۲۲	خوب وہ دکھلا رہے ہیں سبز باغ	ہم کو بھی کچھ گل کھلانا چاہیے	اکبر الہ آبادی
بیت بازی/۲۲	خود منزلِ مقصود قدم چومے گی واحد	تم عزم سے آگے بڑھو سوچتے کیا ہو	واحد کریمی
کلامِ طنز و مزاح/۲۲۶	خوشامد بڑے کام کی چیز ہے	زمانے میں آرام کی چیز ہے	آرزو عسکری
کلامِ طنز و مزاح/۲۸۹	خودی کی آگ پہ پانی چھڑک دیا سب نے	دھواں دھواں ہے سماں، ہائے ہائے یا اللہ	اسرار جامعی
دس مقبول شاعر/۶	خواہشوں کو قتل کر کے، خوشبوؤں کو لوٹ کر	کیا خبر تھی قافلہ سالار ہو جائیں گے آپ	ڈاکٹر ماجد دیوبندی
دس مقبول شاعر/۷۹	خواب کو طول دیتے جاتے ہیں	جاگ جائیں اگر سویرا ہو	رؤف رضا
دس مقبول شاعر/۹۳	خود کو اونچی اڑان میں رکھنا	واپسی کو بھی دھیان میں رکھنا	ملک زادہ جاوید
	خدا یاد آئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے	نبوت کے یہ وارث ہیں، یہی ہیں ظلِ رحمانی	نامعلوم
	خدا یہ کیسی کیسی صورتیں تو نے بنائی ہیں	کہ جن کو دیکھنے کے واسطے آنکھیں ترستی ہیں	نامعلوم
کلیاتِ شکیل/۱۲	خوشا، وہ دور کہ جب فکرِ روزگار نہ تھی	نزاکتِ غمِ دل، زندگی پہ بار نہ تھی	شکیل بدایونی
	خدا کے فضل سے بیوی میاں، دونوں مہذب ہیں	انھیں پردہ نہیں آتا، انھیں غصہ نہیں آتا	نامعلوم

د

حمدِ باری/۸	دل میں ہے تیری محبت، لب پہ ہے چرچا ترا	میرے دل میں تو سمایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۹	دنیا داری، زر پرستی اقتدار و جاہ کا	وسوسہ دل سے مٹایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۳۹	دل کے ہر زخم کا مرہم ترا ذکرِ جمیل	یاد سے تیری، سکون پائی ہے ساری دنیا	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۴۳	دامنِ لطف میں حافظ کو اماں مل جائے	حشر کے روز میسر ہو اسے تیری رضا	حافظ لدھیانوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۲۳۲	دل سے نکلے تیری ثنا یارب!	میرے لب پہ رہے سدا یارب!	علیم کلکتوی
	دل ڈھونڈھتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن	بیٹھا رہوں تصورِ جاناں کیے ہوئے	نامعلوم
داعیِ اسلام/۴۶	دعا ہے رحم کر مولا، اسے احساسِ اطہر دے	کہ اس عاصی کو آگاہِ کمالِ آگہی کر دے	مولانا صادق بستوی
انتخابِ ولی/۵	درِ مصطفیٰ کی یارو! بڑی خوب زندگی ہے	کبھی رحمتوں میں پلنا، کبھی نور میں نہانا	ولی بستوی
انتخابِ ولی/۷	دیکھو قرآن میں یہ لکھا ہے، میرے رب کا اٹل فیصلہ ہے	جس کو نسبت نہیں مصطفےٰ سے، وہ تو ہرگز ہمارا نہیں ہے	ولی بستوی
انتخابِ ولی/۱۰	دل میرا بنا، مرکزِ انوارِ مدینہ	مدت سے ہوں میں طالبِ دیدارِ مدینہ	ولی بستوی
داعیِ اسلام/۵۵	دعاؤں کا وہ معمارِ حرم کی مُدّعا محکم	ہوا ہر درد کا درماں، ہمارا ہادیِ اکرم	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۶۷	دعا محکم کی ہے مولا، کارگر رکھئے	رکھے مسرور ہر دو کو، سدا معمور گھر رکھئے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۹۰	دعا گو ہادیِ اکرم ہوئے اللہ کے آگے	رہے حاسد کھڑے، رو کر کے سوئے ماہِ کامل کے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۹۲	دعا کی، ہو عمر مولیٰ رہِ اسلام کا سالک	عمر سے کر مدد اسلام کی، مولیٰ مرے مالک	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۹۲	دعا ہادیِ اکرم کی ہوئی وہ کارگر، آکر	عمر اسلام لائے ہادیِ اکرم کے دوار، آکر	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۱۰۴	دکھی ہو کر سوا، کہسار والوں سے ادھر لوٹے	دعا کر کے حرم سے، ہادیِ اسلام گھر لوٹے	مولانا صادق بستوی
حمدِ باری/۱۳	دیر تک گاتا رہا ہوں نغمۂ صلِّ علیٰ	ربِّ سلّم گنگنایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۱۴	دور اور نزدیک سے ہاں پڑھ رہا ہوں میں سلام	پھر مُواجَہ پر بھی آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۱۵	دیکھا ہے جبلِ احد کو، دیکھا ہے جبلِ رُماۃ	مقبرے کے پاس آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۱۵	دیکھا ہے حدِّ حرم کو، یعنی عیر و ثور کو	بئرِ خاتم پر بھی آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۱۶	دیکھا ہے نظرِ محبت سے مقامِ قبلتین	مسجدِ تحفہ میں آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی

حمدِ باری/۱۲	دس دنوں تک شوق سے میں تو نمازوں کے لئے	مسجدِ نبوی میں آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
ہزار انجم/۲۷۶	دفعۃً دل عرش سے پھینکا گیا ہے فرش پر	نشۂ پندار میں پھر بھی یہ ہر دم چور ہے	مسلم مالیگانوی
ہزار انجم/۲۹۳	دکھا کے اوجِ تخیل کا ہم کمال گئے	کمند چار ستاروں پہ بڑھ کے ڈال گئے	مسلم مالیگانوی
آوازِ انقلاب/۵۲	دیواروں کے پیچھے آ کر یوں جمع ہوئے ہیں زندانی	سینوں میں تلاطم بجلی کا، آنکھوں میں جھلکتی شمشیریں	جوش ملیح آباد
آوازِ انقلاب/۵۵	دبی چنگاریاں خورشید خاور بن کے نکلی ہیں	بدل دی نوجوانِ ہند نے تقدیر زنداں کی	مخدوم محی الدین
آوازِ انقلاب/۶۸	دور زنداں سے پر تم سے نہیں دور اختر	اے اسیرانِ وطن، شانِ وطن، جانِ وطن	اختر شیرانی
کلیاتِ اقبال/۲۷۳	دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج	بندے کو عطا کرتے ہیں چشمِ نگراں اور	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۳۶	دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں	کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۳۶۵	دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر	نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر	علامہ اقبال
کلیاتِ اکبر/۲۲۶	دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں	بازار سے گذرا ہوں خریدار نہیں ہوں	اکبر الہ آبادی
غیر مطبوعہ	دل میں محبوب کی یادوں کو بسا لوں تو چلوں	ان کی تصویر خیالوں میں بسا لوں تو چلوں	مولانا یوسف بستوی
غیر مطبوعہ	دل کی ظلمت کو بتاؤ میں کہاں لے جاؤں	ان کی سیرت کو میں آئینہ بنا لوں تو چلوں	مولانا یوسف بستوی
غیر مطبوعہ	دعوئ عشق ومحبت تو بہت آساں ہے	پہلے خود نفس کی خواہش کو مٹا لوں تو چلوں	مولانا یوسف بستوی
غیر مطبوعہ	دنیا کی فضاؤں میں پھنس کر اللہ کی طاعت بھول گئے	حسرت کی طلب منصب کی طلب خود شرفِ نیابت بھول گئے	محسن
	دنیا کے اے مسافر! منزل تری قبر ہے	طے کر رہا ہے جو تو، دو دن کا وہ سفر ہے	نامعلوم
	دنیا بھی اک تماشۂ عبرت ہے دیکھ لو	باقی نہ کل رہے گا جو دورِ زماں ہے آج	محسن کٹھولوی
	دریا کی امنڈتی موجوں سے خاموش نہیں رہ پائیں گے	طوفاں کا نہیں ہے غم کوئی، ہر بند سے ہم ٹکرائیں گے	نامعلوم
	دنیا بنی ہے جب سے لاکھوں کروڑ آئے	باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے	نامعلوم
	دل ہے کعبہ ارے ناداں تو کعبے کو نہ ڈھا	اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا دل نہ دکھا	نامعلوم
کلیاتِ اقبال/۱۹۳	دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے	پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے	علامہ اقبال
کشکولِ مجذوب/۱۸۳	دے گئی ان کی شکر رنجی مزہ	درد میں پیدا حلاوت ہو گئی	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کلیاتِ اکبر/۴۱۱	دنیا کی زندگی تو ہے ایک جزوِ موت	اس کا نتیجہ ہو نہیں سکتا سوائے موت	اکبر الہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۲۴۳	دے اگر اللہ اپنی یاد کی لذت تجھے	موت، بیماری تردد، رنج و غم سب ہیچ ہے	اکبر الہ آبادی

گلستانِ ہزار رنگ/۱۶۴	درد دل کہنے کی طاقت تھی کبھی	اور اب سننے کی طاقت بھی نہیں	شمس منیری
گلستانِ ہزار رنگ/۱۹۶	دور صیاد، چمن پاس، قفس سے باہر	ہائے وہ طاقت پرواز کی بازو میں نہیں	فانی بدایونی
گلستانِ علم و فن/۴۴۱	دو چار امیدوں کے دیے اب بھی ہیں روشن	ماضی کی حویلی ابھی ویران نہیں ہے	ڈاکٹر ماجد دیوبندی
انتخاب کلامِ داغ/۲۲۳	دل دے تو اس مزاج کا پروردگار دے	جو رنج کی گھڑی بھی خوشی سے گزار دے	مرزا داغ دہلوی
انتخاب کلامِ داغ/۲۱۸	دل کو اس عاجزی سے دیتا ہوں	کوئی جاتے سوال کرتا ہے	مرزا داغ دہلوی
انتخاب کلامِ داغ	داغ سے اور مدعی الجھے	وہ تمہارا خیال کرتا ہے	مرزا داغ دہلوی
	ڈ		
غیر مطبوعہ	ڈالی ڈالی خدا کی ثنا خوان ہے	جس کا اصول تحفہ یہ قرآن ہے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈال مجھ پر کرم کی نظر اے خدا	شامِ غم کی تو کردے سحر اے خدا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈوبی کشتی مری بحرِ عصیاں میں ہے	مغفرت کا تو ساحل عطا کر اسے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈالو نظرِ کرم اے خدائے جہاں	تیری رحمت تو ہے ماورائے گماں	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈوبتے ڈوبتے میں بچا اس گھڑی	بے قراری میں جب نام رب کا لیا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈور قبضے میں رب کے ہے انسان کی	جس سے دولت ملی دین و ایمان کی	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈالیوں پر پرندے ہیں نغمہ سرا	ہم ترے نام لیوا ہیں پیارے خدا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈال دی جب نگاہِ کرم آپ نے	دفعتہً دل کی کھیتی ہری ہو گئی	ولی بستوی
داعیٔ اسلام/۵۸	ڈری اس طرح کہ راہی ہوئی مکہ کی وادی کو	کہا صدمہ کا ڈر ہے اس لئے لائی ہوں ہادی کو	مولانا صادق بستوی
داعیٔ اسلام/۷۹	ڈراؤ اس طرح گمراہ لوگوں سے الگ رہ کر	اٹھو اسلام کے اعلام کا مامور ہو ہو کر	مولانا صادق بستوی
داعیٔ اسلام/۸۸	ڈلا ٹل کر گرا مردود کو اس سرسری آئی	ہوا اکڑی اڑا ڈاتی کا رو، اور روح گھبرائی	مولانا صادق بستوی
غیر مطبوعہ	ڈوب جاتا سفینہ مرے دین کا	کملی والے نہ ہوتے اگر نا خدا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈوبا سورج ہے پلٹا دعا سے تری	اک اشارے میں ٹکڑے قمر کے ہوئے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈالی نظرِ کرم جب شہِ دین نے	لب پہ کلمہ عمر کے بھی جاری ہوا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈبڈبا آئی ہیں آنکھیں ہجرتِ سرکار میں	بے قراری چھائی دل پر فرقتِ سرکار میں	ولی بستوی
	ڈوبی ہیں مری انگلیاں خود اپنے لہو میں	یہ کانچ کے ٹکڑوں کو اٹھانے کی سزا ہے	پروین شاکر

شعروں کا کھیل/۱۳۹	ڈوب جاتی ہیں کناروں کی حدوں میں کشتیاں	چلتے دریا پار جاتے ہیں کبھی پتوار سے	سلیم کوثر
شعروں کا کھیل/۱۳۷	ڈالی گئی نہ اپنے گریبان پہ نظر	دنیا ہمارے عیب مگر دیکھتی رہی	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۱۳۷	ڈبویا ہے سمندر میں مجھے یہ کہہ کے یاروں نے	وہی نایاب گوہر ہے جو گہرائی میں ہوتا ہے	نامعلوم
غیر مطبوعہ	ڈرا کرتے نہیں ہیں اہلِ ایماں زورِ باطل سے	نہیں مرعوب ہوتے ہیں کبھی شمشیرِ قاتل سے	ولی بستوی
شعروں کا کھیل/۱۳۵	ڈوب جانا ہمیں قبول مگر	نا خدا کو خدا نہ مانیں گے	ذوا کرراہی
شعروں کا کھیل/۱۳۵	ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا	اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا	علامہ اقبال
شعروں کا کھیل/۱۳۵	ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ	ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے	علامہ اقبال
شعروں کا کھیل/۱۳۵	ڈبو دے میری کشتی شوق سے اے ناخدا لیکن	الم سے ہو گیا شق دامنِ ساحل تو کیا ہوگا	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۱۳۵	ڈوب جانا تو کوئی بات نہیں ہے لیکن	باعثِ شرم ہے طوفاں سے ہراساں ہونا	نامعلوم
بیت بازی/۵۶	ڈر نہیں غیر کا جو کچھ ہے سو اپنا ڈر ہے	ہم نے جب کھائی ہے اپنے ہی سے زک کھائی ہے	خواجہ الطاف حسین حالی
بیت بازی/۵۶	ڈبو تو سکتا ہوں کشتی کو لا کے ساحل پہ	مگر یہ ڈر ہے کناروں پہ حرف آئے گا	وحشی مرادآباد
بیت بازی/۵۶	ڈرو نہ غم کی رات سے، تموّجِ حیات سے	بلا سے سخت ہی سہی یہ امتحاں چلے چلو	نہال سیوہاروی
بیت بازی/۵۷	ڈراتے ہیں وہ کیوں دار و رسن سے مجھ کو اے جوہر	مرے جوشِ وفا کا خود ہی کر لیں امتحاں آکر	جوہر وارثی
بیت بازی/۵۷	ڈوبتا ہوا سورج دیکھ کر خیال آیا	زندگی کا سورج بھی یوں ہی ڈوب جاتا ہے	آباد شاہ پوری
غیر مطبوعہ	ڈرا جو اہلِ باطل سے وہ مومن ہو نہیں سکتا	دلِ مومن میں کیونکہ بزدلی پائی نہیں جاتی	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈرا کر اہلِ حق کو اہلِ باطل پی نہیں سکتے	کبھی عرفاں کی وہ صہبائے کامل پی نہیں سکتے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈوبتا سورج یہ دیتا ہے پیام	زندگانی کا بھی ہوگا اختتام	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ڈال کر میرے کاندھوں پہ بارِ الم	غم سے آزاد وہ ہم نشیں ہو گیا	ولی بستوی
بیت بازی/۵۶	ڈرتے ہیں خموشی سے ہماری مہ و انجم	چپ رہ کے وہ اندازِ سخن ہم نے بتایا	نشور واحدی
بیت بازی/۵۷	ڈوبتی نظروں سے ڈھلتی شام کو دیکھا نہ کر	دل کو یوں ماضی کے اندھے غار میں پھینکا نہ کر	عظیم عباسی
بیت بازی/۵۷	ڈھونڈنے نکلے تھے ہم انسان تیرے شہر میں	سب کے چہروں پر مگر لکھی ہوئی ذاتیں ملیں	جمال قریشی
بیت بازی/۵۷	ڈھونڈتا پھرتا ہوں اے اقبال اپنے آپ کو	آپ ہی گویا مسافر، آپ ہی منزل ہوں میں	علامہ اقبال
بیت بازی/۵۷	ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں، ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم	تعبیر ہے جس کی حسرت و غم اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم	شاد عظیم آبادی

معیار بیت بازی/۴۴	ڈھونڈ اجڑے ہوئے لوگوں میں وفا کے موتی	یہ خزانے تجھے ممکن ہے خرابوں میں ملیں	احمد فراز پاکستانی
معیار بیت بازی/۴۴	ڈبو رہا ہے ہمیں لا کے جو سمندر میں	اسی کے پاس ہے پتوار کیا کیا جائے	محمود سعید
معیار بیت بازی/۴۴	ڈبو دی آبرو، سوز جگر نے دیدۂ تر کی	یہ کیا رونے میں رونا ہے کہ دامن تر نہیں ہوتا	میر تقی میر
معیار بیت بازی/۴۴	ڈھانپا کفن نے داغ عیوب برہنگی	میں ورنہ ہر لباس میں ننگ وجود تھا	مرزا غالب دہلوی
معیار بیت بازی/۴۴	ڈرا سکی نہ مجھے تیرگی زمانے کی	اندھیری رات سے گزرا ہوں، میں قمر کی طرح	علی سردار جعفری
بیت بازی/۲۸	ڈرتا ہوں آسمان سے بجلی نہ گر پڑے	صیاد کی نگاہ سوئے آشیاں نہیں	مومن خان مومن دہلوی
بیت بازی/۲۸	ڈوبتے ڈوبتے کشتی کو اچھالا دیدو	میں نہیں کوئی تو ساحل پہ اتر جائے گا	احمد فراز پاکستانی
بیت بازی/۲۸	ڈالی نہیں ہیں ہم نے نشیمن کی داغ بیل	اور بجلیوں کا ذہن پریشاں ابھی سے ہے	عارف بٹالوی
بیت بازی/۲۸	ڈوب جائیں گے صبح ہونے تک	ان ستاروں کی زندگی کیا ہے	عاشق کیرانوی
شعروں کا کھیل/۳۱	ڈالے گئے اس واسطے پتھر مرے آگے	ٹھوکر سے اگر ہوش سنبھل جائے تو اچھا	مرتضی برلاس
شعروں کا کھیل/۳۱	ڈھونڈتے ہیں لوگ اس دنیا میں اطمینان دل	جب کہ کچھ بھی داغ حسرت کے سوا ملتا نہیں	اکبر الہ آبادی

ذ

حمد باری/۴	ذکر الا اللہ کا ہونٹوں پہ ہے شام وسحر	میرے دل کو جگمگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمد باری/۹	ذرہ ذرہ ہے یہاں پر نور جلووں سے ترے	نور کا سیلاب آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ذرے ذرے سے ہوئے ہیں تیرے جلوے آشکار	خالق کونین تو ہے، سب کا ہے پروردگار	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ذرے ذرے سے ہے پھوٹی تیری رحمت کی شبنم	ہر کس وناکس پہ ارزاں تیرا ہے لطف عمیم	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	ذات ہے سبحان تیری، تو ہے پاکیزہ صفت	دامن رحمت میں تیرے، عاصیوں کی ہے کھپت	ولی بستوی
نغمات ولی/۳۶	ذاتِ حق پر جسے بھروسہ ہے	اس کو دارین میں خسارا نہیں ملتا	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۳۹	ذہنِ انساں میں کسی طرح نہیں آسکتا	فہم و ادراک سے بالا ہے خزانہ تیرا	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۴۴	ذات ہے تیری زکی لاعلی	تو ہے فہم وگماں سے بالا	حافظ لدھیانوی
مستند نعتیہ کلام/۱۹۱	ذکرِ خیر البشر ہے اور میں ہوں	خوشبوؤں کا سفر ہے اور میں ہوں	ڈاکٹر نواز دیوبندی
مسافر مدینہ/۱۴	ذکرِ رسول پاک میں رطب اللساں تھا میں	نازل ہوئی تھی دل پہ سکینہ ابھی ابھی	ولی بستوی
آمنہ کا دلارا/۸	ذرات مدینے کے ستاروں سے فزوں ہیں	جلووں سے منور ہے دبستانِ مدینہ	ولی بستوی

آمنہ کا دلارا/۲۰	ذاتِ نبی سے ہم کو ہدایت ہوئی نصیب	روئے رسول، جلوۂ جانانہ ہو گیا	ولی بستوی
آمنہ کا دلارا/۳۳	ذکرِ سرکار لب پہ جو آنے لگا	گلشنِ زندگی مسکرانے لگا	ولی بستوی
مسافرِ مدینہ/۴۲	ذاتِ پاک آقا کی باعثِ دو عالم ہے	نا خدا محمد ہیں، قوم پہ سفینہ ہے	ولی بستوی
مستند نعتیہ کلام/۱۸۷	ذکرِ بخششِ امت ہو رہا ہے خلوت میں	کیجئے تو آقا کی رحمتوں کا اندازہ	رفیق بلگرامی
مستند نعتیہ کلام/۱۷۲	ذرے جہاں کے ہمرہ ماہ و نجوم ہیں	پھولوں سے بھی حسیں ہیں جہاں خار لے چلو	کیفی پاکستانی
مدحِ صحابہ/۴	ذرا میرے دل سے پوچھے کوئی عظمتِ صحابہ	جو گزر گئے جنوں میں کئی بحرِ بیکراں سے	ولی بستوی
مدحِ صحابہ/۹	ذکرِ اصحاب سے محفل کو سجائے رکھنا	یاد کو ان کی سدا دل سے لگائے رکھنا	ولی بستوی
مدحِ صحابہ/۱۰	ذکرِ شہیدِ ناز سے آنکھیں ہیں اشکبار	داروئے درد و غم ہے یہ مدحت حسین کی	ولی بستوی
تحفۂ رمضان/۴	ذوقِ عمل دلوں میں جلوہ نما ہوا ہے	رب کی عبادتوں کا حسن نظام آیا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۱۰	ذرا دیکھو نگاہِ غور سے اوراقِ ہستی پہ	جہاں بھی کفر لکھا ہو وہاں اسلام لکھ دینا	ولی بستوی
غزالۂ غزل/۵۷	ذرا شوقِ الفت انہیں کھینچ لانا	وہ گھبرا رہے ہوں گے تنہائیوں میں	عبدالرب چاوش حیرتؔ
غزالۂ غزل/۶۲	ذرہ ذرہ صحراء کا کوئی غور سے دیکھے	خامشی میں پوشیدہ زندگی کے میلے ہیں	عبدالرب چاوش حیرتؔ
غزالۂ غزل/۸۴	ذرا غور سے کوئی دیکھے تو حیرتؔ	چھپے ہیں کئی درد شہنائیوں میں	عبدالرب چاوش حیرتؔ
غزالۂ غزل/۸۳	ذوقِ نظر سے کام ہے ہم کو، کام سے کام ہو گیا	ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا، الفت کا انجام ہے کیا	عبدالرب چاوش حیرتؔ
کلیاتِ اکبر/۳۳	ذرا تو پختہ شریفوں کو باغِ دہر میں دیکھ	انہیں کا حال ہر اک سے زیادہ خستہ رہا	اکبر الٰہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۳۴	ذی علم مصنف ہو رہے ہیں حامیٔ ملت	ارمان نہیں کوئی اس ارمان سے بہتر	اکبر الٰہ آبادی
کشکولِ مجذوب/۱۲۶	ذرا اے ناصحِ فرزانہ! چل کر سن تو وہ باتیں	نہ ہوگا پھر بھی تو مجذوبؔ کا دیوانہ دیکھوں گا	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوب/۱۹۹	ذرہ ذرہ دل ہے مُمِدِّ عشقِ کامل سے مجھے	دل ہزاروں مل گئے خاکسترِ دل سے مجھے	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوب/۲۲۸	ذرا تو دیکھ تو منہ ڈال کر اپنے گریباں میں	نقابِ رخ سے ہی وابستہ ہے ہاں پاک دامانی	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوب/۲۶۶	ذکرِ فانی بھی عبث ہے یہ کہانی ہیچ ہے	جس کا ہو انجام، غم وہ شادمانی ہیچ ہے	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
گلستانِ علم و فن/۱۲۷	زندہ رہنے کے اصولوں کو نہیں چھوڑا ہے	مسکراتے ہوئے پھولوں کو نہیں چھوڑا ہے	ڈاکٹر راحت اندوری
گلستانِ علم و فن/۵۵	ذکرِ رسول کر نہیں سکتے زبان سے	توفیق جب تلک نہ ملے آسمان سے	ڈاکٹر ماجد دیوبندی
گلستانِ علم و فن/۵۵	ذکرِ حبیبِ رب کے تصدق میں زندگی	اپنی تو کٹ رہی ہے بڑے اطمینان سے	ڈاکٹر ماجد دیوبندی

گلستانِ علم و فن/۵۲	ذرے ذرے میں طیبہ کے جذب و کشش کچھ ایسی ہے	نامِ محمد لینے والا پہنچے گا آسانی سے	حق کانپوری
گلستانِ علم و فن/۴۶	ذروں کو آفتاب بناتا ترا کمال	اے ربِّ ذوالجلال! اے ربِّ ذوالجلال	الطاف ضیا مالیگانوی
نغمۂ سحر/۹۲	ذرہ ذرہ سینہ کھولے تیری طرف کیوں لپکے ہے	ہم بے چاروں کی بھی سن لو، ہم کو وہاں تک آنے دو	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۰	ذکر نہیں قصور کا، بات ہے اعتراف کی	حیف وہ نسبتیں جو تھیں، میرے ہر اک قصور میں	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
پہلا آسمان/۱۰۲	ذرا بھی سلیقہ ہے جن کو وفا کا	وہ تیرے ستم کو کرم جانتے ہیں	ڈاکٹر نواز دیوبندی
یادِ مدینہ/۱۰	ذرہ ذرہ ہے مدینے کا مثالِ شمعِ نور	قبہ خوش رنگ تو، رشکِ چراغِ طور	ولی بستوی
زادِ مدینہ/۱۰	ذرے ہیں مدینے کے ستاروں سے فزوں تر	انوار سے معمور ہے دربارِ مدینہ	ولی بستوی
شمعِ رسالت/۱۷	ذات، محبوبِ خدا کی ہے سراپائے کرم	باعثِ کون و مکاں، دلبرِ داور لکھ دے	ولی بستوی
بیت بازی/۵۹	ذروں کے جگر چیرے، تاروں کے نقاب الٹے	خود اپنی حقیقت تک نادان نہ پہنچا ہے	ابوالمجاہد زاہد
بیت بازی/۵۹	ذرا ہشیار رہنا مردِ مومن کی فراست سے	کہ یہ جادوگر، اے دوست دھوکہ کھا نہیں سکتے	ماہر القادری
معیارِ بیت بازی/۳۶	ذوق کی توہین ہے خاموش ہونا دار پر	وہ زباں کیوں بند ہو جس پر تمہارا نام ہو	سیماب اکبرآبادی
معیارِ بیت بازی/۳۶	ذہن میں ہیں جادۂ ہستی کے کچھ دھندلے نقوش	جیسے پہلے بھی کبھی گزرے ہیں اس منزل سے ہم	سیماب اکبرآبادی
شعروں کا کھیل/۱۳۳	ذرے ہوئے بلند، ہوا ان کو لے اڑی	قطرے ہوئے جو پست، گہر ہو کے رہ گئے	ماہر القادری
شعروں کا کھیل/۱۳۳	ذرے تاروں کو چھو کے لوٹ آئے	پستیوں کو ابھی کچھ اور اچھال	ماہر القادری
بیت بازی/۳۳	ذہنیت کے غلام اے راہی	سب سے بڑھ کر غلام ہوتے ہیں	ذواکر راہی
بیت بازی/۳۳	ذوقِ منزل تو ٹھیک ہے راہی	سوئے منزل، سنبھل سنبھل کے چلو	ذواکر راہی

ر

ذوالجلال والاکرام/۳۶	رات دن کے ورق الٹتا ہے	لطف سے تیرے وقت کھلتا ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۵۰	رنگ جو حمدِ کائنات کا ہے	یہ کرشمہ تری عطا کا ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۵۲	روشن ہیں تجھی سے چاند تارے	تو نے ہی نقش سب سنوارے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۶۳	راز سینوں کے تجھ کو معلوم	نقش ہر دل پہ قدرت تیری	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۸۲	رنگ تیرے ہیں سب اجالوں میں	تو ہی ہے میرے حوالوں میں	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۱۰۱	ردائے عفو کو وہ ڈال دے میرے گناہوں پر	متاعِ درد کو اس طرح سینے سے لگا رکھے	حافظ لدھیانوی

قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۳۹	رگ و پے میں میری بسا ہے تو، تری شان جلّ جلالہٗ	مجھے پھر بھی ہے تری جستجو، تری شان جلّ جلالہٗ	ڈاکٹر محبوب راہیؔ
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۵۶	راز تھا ہر شَی پہ طاری، جسم سے ہر شَی تھی عاری	بس تھی تیری ذات ہی تب، میرے اللہ میرے رب	قاضی رؤف انجم
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۹۲	ردائے ظلمتِ شب پل میں پھاڑ کر تو نے	نکالی گردشِ ایام کی سحر تو نے	شرف الدین ساحلؔ
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۱۳	روشنی تیری، ترے جلوے افق تا بہ افق	گفتگو تیری، ترے چرچے افق تا بہ افق	ڈاکٹر محبوب راہیؔ
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۱۴	روزِ محشر کا مالک و مختار	ہم گنہگار اور تو غفار	رفیق شاکرؔ
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۱۴	رات دن تیری ہی عبادت ہے	مانگتے ہیں تجھی سے ہر اک شَی	رفیق شاکرؔ
ترى شان جلّ جلالہٗ/۱۶	رہوں سرخرو میں جہاں میں، رہوں حشر کے دن امان میں	تری رحمتوں کا ہے واسطہ، تری شان جلّ جلالہٗ	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۶	رکنِ ہندیؔ اور ہاں رکنِ عراقیؔ کے پڑوس	خوب رویا گڑگڑایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۱۲	رحمتوں کی جب تری بادِ بہاری ہے چلی	دل کا صحرا لہلہایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۱۲	روزی رساں ہمارا، سب کا تو آسرا ہے	در کے ترے بھکاری، سارے جہان والے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۱۸	روز و شب لب پر ہمارے نعرۂ توحید ہے	کفر و باطل کے لیے جو آلۂ تردید ہے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۲۴	راہِ ظلمات میں روشنی کے لیے	میرے پژمردہ دل کو جلا چاہیے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۴۹	راحتوں کا ساماں ہے، لا الٰہ الا اللہ	دردِ دل کا درماں ہے، لا الٰہ الا اللہ	ولیؔ بستوی
عظمتِ قرآن/۳	رہیں گے زندۂ جاوید دنیا میں "ولیؔ" جب تک	دلوں میں مومنوں کے عظمتِ قرآن باقی ہے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/	رگ سے قریب تر ہے شاہد ہے "نَحْنُ اَقْرَبُ"	ہے تاب کس میں دیکھے جاہ و جلال تیرا	ولیؔ بستوی
سوغاتِ قرآنی/۹	رموزِ عاشقی عشاق کو سکھلائے جاتے ہیں	امورِ خسروی حفاظ کو بتلائے جاتے ہیں	ولیؔ بستوی
عظمتِ قرآنی/۵	میرا نفس و جاں شمعِ عرفاں ہے یہ میرا دین ہے میرا ایمان ہے	سب صحیفوں میں ہے بے مثل قرآں ہے اس کا لفظ لفظ نہ مٹا نہیں	ولیؔ بستوی
عظمتِ قرآنی/۶	رہِ حیات میں رہبر بنا لیا جس نے	جگہ وہ عرش کے سائے میں ہوں گے پائے ہوئے	ولیؔ بستوی
خوشبو، روشنی، رنگ/۶۱	رہ روِ راہِ محبت رہ نہ جانا راہ میں	لذتِ صحرا نوردی، دوریٔ منزل میں ہے	حسن شاہ جمیلؔ
داعیٔ اسلام/۳۸	رہا آ کر ہی وہ موعود لمحہ، اسمِ احمد سے	ہوئی معمور ہاں مکہ کی وادی اس کی آمد سے	عظیمؔ بہاری
داعیٔ اسلام/۳۸	رہے مکہ کے سارے لوگ سالوں سے عدو ہو کر	رہے وہ معرکہ آراء لڑائی کے گرو، ہو کر	مولانا صادقؔ بستوی

داعیِ اسلام/۴۸	رہے مملوک مٹی کے گڑھے، سارے الھوں کے	رہے راہی وہ ہٹ دھری و گمراہی کی راہوں کے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۴۹	رہا ہمدردی وسادہ دلی کا گھر کا گھر حامل	رہا کرم و عطا ہر آدمی کا کام الحاصل	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۴۹	رہے حلم وعطا وحلم سے سالار ، مکہ کے	رسول اللہ کے گھر والے رہے سردار، مکہ کے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۱	رہے مداح صدہا لوگ گردا گرد کے سارے	رسول اللہ کے گھر کی عطا و رحم کے مارے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۱	رہا معلوم کس کو اس مکرم گھر سے اٹھے گا	علومِ وحی کا ذرّ کرم، اس در سے اٹھے گا	مولانا صادق بستوی
کلیاتِ شکیل/۲۱۹	رعنائی بہارِ گل و گلستاں گئی	وہ کیا گئے کہ رونقِ بزمِ جہاں گئی	شکیل بدایونی
کلیاتِ شکیل/۲۲۸	رنج و مصیبت جور و ستم	آپ کی خاطر سب منظور	شکیل بدایونی
کلیاتِ شکیل/۲۶۰	روح کو تڑپا رہی ہے ان کی یاد	درد بن کر چھا رہی ہے ان کی یاد	شکیل بدایونی
کلیاتِ ساحر/۳۳۵	رات کے راہی تھک مت جانا صبح کی منزل دور نہیں	رہ نہیں سکتا، اس دنیا میں جو سب کو منظور نہیں	ساحر لدھیانوی
کلیاتِ ساحر/۳۳۶	رات بھر کا ہے مہماں اندھیرا	کس کے روکے رکا ہے سویرا	ساحر لدھیانوی
کلیاتِ ساحر/۳۳۶	رات جتنی ہی سنگین ہوگی	صبح اتنی ہی رنگین ہوگی	ساحر لدھیانوی
گلستانِ ہزار رنگ/۲۳۶	روز آفتیں نئی ہیں دلِ پر محن کے ساتھ	جب دیکھو زخم تازہ ہے، زخمِ کہن کے ساتھ	شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی
گلستانِ ہزار رنگ/۲۳۷	رعنائی خیال کو ٹھہرا دیا گناہ	واعظ بھی کس قدر ہے مذاقِ سخن سے دور	مولانا حسرت موہانی
گلستانِ ہزار رنگ/۲۳۸	رئیس یاد ہیں لاکھوں حکایتیں لیکن	کوئی سنے تو سناؤں، کوئی کہے تو کہوں	رئیس امروہوی
گلستانِ ہزار رنگ/۲۳۸	رات تو ساری کٹی سنتے فسانہ کوئی	میر جی کوئی گھڑی تم بھی تو آرام کرو	میر تقی میر
آوازِ انقلاب/۹۵	روا ہے بلبلِ شیدا چمن کے واسطے مرنا	وطن کے واسطے جینا ، وطن کے واسطے مرنا	رام پرشاد بسمل
آوازِ انقلاب/۱۲۳	راس آئے کیا فراق میں سیرِ چمن مجھے	غنچے دکھا رہے ہیں جبیں پُرشکن مجھے	بہادر برق
آوازِ انقلاب/۱۳۶	رہیں گے بھیڑیے بھیڑوں کے یا رب اگلہ باں کب تک	حفاظت دودھ اور گھی کی کریں گی مکھیاں کب تک	بہاری شوق
آوازِ انقلاب/۱۲۷	رہے گا بومِ انگلیشہ کا ہم پر کب تلک سایہ	بسیں گی ہند کی اجڑی ہوئی یہ بستیاں کب تک	بہاری شوق
آوازِ انقلاب/۱۲۷	رگِ جاں میں کبھی تو خونِ غیرت، موجزن ہوگا	سہیں گے ہند والے آخرش یہ سختیاں کب تک	بہاری شوق
آوازِ انقلاب/۱۶۶	رات اور دن کا وہ سماں نہ رہا	وہ زمیں اور وہ آسماں نہ رہا	خواجہ الطاف حسین حالی
آوازِ انقلاب/۱۷۸	راہ کھوئی کر رہی ہے منزلِ دیر ان کے ہاتھ	زندگی سے زندگی کی راحتوں کو چھین لو	فراق گورکھپوری
آوازِ انقلاب/۲۰۱	رقص کرائے روحِ آزادی کہ رقصاں ہے حیات	گھومتی ہے وقت کے محور پہ ساری کائنات	علی سردار جعفری

ز

حمدِ الٰہی/۲۳	زباں میری ذکرِ الٰہی سے تر ہے	تجلی سے معمور قلب و جگر ہے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۲۵	زمانہ دیکھتا ہے مجھ کو نفرت کی نگاہوں سے	ولیؔ کا تو ہی یارب! ہمدم و غمخوار ہو جائے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۴۰	زباں پر آئے فوراً عرشِ اعظم تک پہنچ جائے	دعاؤں کو خدایا! میری ایسے بال و پر دیدے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۴۰	زباں پر نغمۂ حمد و ثنا ہو، تادمِ آخر	جو بکھریں یاد میں تیری وہ اشکوں کے گہر دیدے	ولیؔ بستوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۸۲	زندگی تیری مہربانی ہے	تیری بس تیری ہی کہانی ہے	رخشاںؔ ہاشمی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۲۲۸	زباں تو میری کہے، لا الٰہ الا اللہ	مجھ سے پر ہے پرے، لا الٰہ الا اللہ	رزاقؔ افسر
ذوالجلال والاکرام/۳۵	زمان و مکاں کا ہے وہ حکمراں	زمانہ اسی کا ہے تسبیح خواں	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۹۰	زبانِ خلق پر ہر آن رہتی ہے ثنا تیری	ہر اک ذرے کے لب پہ حمد ہے صبح و مسا تیری	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۹۰	زمینوں آسمانوں پر ہے تیرے نام کا چرچا	ہر اک موجود شئے تسبیح کرتی ہے خدا تیری	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۱۰۳	زبانِ خلق پر ہر آن حمدِ حق تعالیٰ ہے	اسی کے نام کی برکت سے دنیا میں اجالا ہے	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۱۱۳	زمیں کے چپے چپے پر نشاں ہیں اس کی قدرت کے	کہ جن کو دیکھ کر ہے عقلِ انساں محوِ حیرانی	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۱۲۳	زیست کے پُر پیچ رستوں میں وہی ہے رہنما	منزلِ ہستی میں اس کو رہنما کرتے رہو	حافظؔ لدھیانوی
گلدستۂ نعت/۹۴	زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر	اللہ اللہ، موت کو کس نے مسیحا کر دیا	ہری چند اخترؔ
گلدستۂ نعت/۱۰۹	زمانہ جانتا ہے صاحبِ لَوْلَاکَ لَمَا تم ہو	جہاں کی ابتدا تم ہو، جہاں کی انتہا تم ہو	مولانا عبداللہ اسعدؔ اچھوی
گلدستۂ نعت/۱۳۶	زباں پر اے خوشا، صلِّ علیٰ یہ کس کا نام آیا	کہ میرے نام جبریلِ امیں لیکر سلام آیا	حفیظؔ جالندھری
مدحِ صحابہ/۱۱	زمانے میں "ولیؔ" جو چشمۂ عرفان جاری ہے	حقیقت میں بطفیلِ محبتِ محبوبِ باری ہے	ولیؔ بستوی
گلدستۂ نعت/۵	زمانے بھر کو جن کی تھی ضرورت وہ نبی آئے	وہ، ہادی، راہبر، وہ مقتدا تشریف لے آئے	مفتی جمیل احمد جمیلؔ نذیری
مستند نعتیہ کلام/۱۳۲	زیرِ علم، حضور کے آکر جو لی پناہ	مغلوب بھی مظفر و منصور ہو گیا	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
مستند نعتیہ کلام/۱۳۹	زہے عزت و افتخارِ مدینہ	شہِ دو جہاں، تاجدارِ مدینہ	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
ارمغانِ حج/۱۱	زیارت کرو، روضۂ پاک کی تم	گدائی کرو شاہِ لولاک کی تم	ولیؔ بستوی
ارمغانِ حج/۲۲	زہے قسمت مرے محبوب کا مسکن مدینہ ہے	مزین نور سے ہے، رحمتِ حق کا خزینہ ہے	ولیؔ بستوی

ارمغانِ حج/۳۸	زہے نصیب کہ ان کے رفیق و یار ہوئے	قریبی لوگوں میں ہم بھی تو اب شمار ہوئے	ولی بستوی
چراغِ شام/۴۶	زباں ہے گنگ، کلا کاریاں ہیں گونگوں کی	خراب بولتے ہیں چپ کھڑی ہیں تعمیریں	مولانا افتخار ثاقب سمستی پوری
کلیاتِ اقبال/۱۵۶	زندگی قطرے کی سکھلاتی ہے اسرارِ حیات	یہ کبھی گوہر کبھی شبنم کبھی آنسو ہوا	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۸۶	زندگی کی اوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم	صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۸۷	زلزلے ہیں، بجلیاں ہیں قحط ہیں آلام ہیں	کیسی کیسی دخترانِ مادرِ ایام ہیں	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۴۳	زمیں سے نوریانِ آسماں پرواز کرتے تھے	یہ خاکی زندہ تر، پائندہ تر، تابندہ تر نکلے	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۱۷	زمانہ آیا ہے بے حجابی کا، عام دیدارِ یار ہوگا	سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا	علامہ اقبال
کلیاتِ اکبر/۳۴۹	زباں میں شاخِ طوبیٰ اور دل غفلت کے تھالے ہیں	بہت ہے اللہ اللہ کم، مگر اللہ والے ہیں	اکبر الہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۳۵۰	زمیں پر سبزہ و گل کی نمودیں کیسی پیاری ہیں	فلک پر چاند سورج کا بھی کیا دلکش نظارا	اکبر الہ آبادی
غیر مطبوعہ	زمین و زمن سب ترے ہیں الٰہی	تو واحد ہے یہ دے رہے گواہی	ولی بستوی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۱۳۳	زندگی کردے نبی پہ جو نثار	ہے وہی بس کامیاب زندگی	مفتی محمود گنگوہی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۱۳۳	زندگی سے زندگی محجوب ہے	مرگ اتفاقی ہے نقاب زندگی	مفتی محمود گنگوہی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۱۳۸	زندگی کے زاویوں سے نا برابر آشنا	کوئی شیشہ آشنا ، اور کوئی پتھر آشنا	نشاط دیوبندی
انتخاب کلیاتِ علماء دیوبند/۱۶۶	زندگی مہبطِ الہام نظر آتی ہے	تیرے نادیدہ اشارات کو سمجھاتی ہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۳۶	زلفِ گیتی کو عطا کرتا ہوں تابِ جاوداں	موج کو رفتار، گل کو بو، ستاروں کو زباں	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۳۷	زندگی کو عقل سکھلاتی ہے معنی متصل	دیدۂ حکمت نگر پہ فاش ہے سرِ حیات	کاشف الہاشمی
نغمۂ سحر/۱۳۷	زندگی زیرِ فلک فتنے جگانے کے لیے	زخم کھانے کے لیے ہے خوں بہانے کے لیے	کاشف الہاشمی
نغمۂ سحر/۱۳۷	زندگی کے بتکدے سے سینکڑوں آزر اٹھے	عزمِ ابراہیم کا دم آزمانے کے لیے	کاشف الہاشمی
دیوانِ غالب/۸۷	زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگ خاموشی	یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیِ شمع	مرزا غالب دہلوی
دیوانِ غالب/۸۸	زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک	مرزا غالب دہلوی
دیوانِ غالب/۹۷	زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن	غیر سمجھا ہے کہ لذت ، زخمِ سوزن میں نہیں	مرزا غالب دہلوی

انتخاب کلام داغ/۷۹	زور قسمت سے چل نہیں سکتا	دل سنبھالے سنبھل نہیں سکتا	مرزا داغ دہلوی
انتخاب کلام داغ/۱۳۰	زاہد نہ کہہ بُرے، یہ مستانے آدمی ہیں	تجھ کو لپٹ پڑیں گے، دیوانے آدمی ہیں	مرزا داغ دہلوی
انتخاب کلام داغ/۱۳۱	زیست سے تنگ ہو اے داغ! تو جیتے کیوں ہو	جان پیاری بھی نہیں، جان سے جاتے بھی نہیں	مرزا داغ دہلوی
آوازِ انقلاب/۹۶	زمیں ہے دشمن زماں ہے دشمن جو اپنے تھے پرائے ہیں	سنو گے داستاں کیا تم مرے حالِ پریشاں کی	شہید اشفاق اللہ خان
آوازِ انقلاب/۱۲۴	زمانے میں سکوں نا آشنا قلب دوامی ہے	یہ داغ افسوس روئے آدمیت پر دوامی ہے	سیوک رام ناصر
آوازِ انقلاب/۱۴۶	زیرِ ظلمت کیوں ہے قسمت ، بھارتِ ناشاد کی	اے خدایا اب خبر لے ہند کی اولاد کی	نامعلوم
آوازِ انقلاب/۱۷۸	زندگی کو کیوں بنا رکھا ہے اک زندانِ تنگ	اس فضا، اس بحر و بر کی وسعتوں کو چھین لو	نامعلوم
آوازِ انقلاب/۱۷۹	زندگی اور موت سے اے اہلِ دل کچھ لے مرو	زندگی اور موت کی سب برکتوں کو چھین لو	فراق گورکھپوری
	س		
تری شان جل جلالہٗ/۵	کبھی انبیاء کبھی اولیا ترے آستاں کے ہوئے گدا	یہ "ولی" بھی تیرا فقیر ہے، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
تری شان جل جلالہٗ/۸	سرِ حشر تیرا کرم ملے، ترے در سے فیضِ اتم ملے	ترے ہاتھ ہو مری آبرو، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
تری شان جل جلالہٗ/۱۲	سرِ آستاں جو جھکائے سر، وہی سرخرو ہوا سر بسر	وہی تیرا عبدِ سعید ہے تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
تری شان جل جلالہٗ/۱۴	سرِ آستاں جو ہے سرنگوں، اسے دائمی ہے ملا سکوں	وہ جناں میں محوِ خرام ہے، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
حمدِ باری/۶	سنگِ اسود چوم کر میرا مچل اٹھا ہے دل	اس پہ اپنا لب لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۸	ساری دنیا کا ہے خالق اور پالنہار ہے	شور یہ دل نے مچایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ باری/۹	ساری دنیا چھوڑ کر میں آگیا ہوں تیرے پاس	تیرے در سے لو لگایا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ الٰہی/۲۳	سہارا نہیں کوئی تیرے سوا ہے	مرے واسطے بس تو ئی چارہ گر ہے	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۲۷	سنا مجھ کو فطرت کا پُرسوز ، ساز	کہ پیدا ہو جس سے دلوں میں گداز	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۳۰	سمجھ کیا سکے اس کو میرا شعور	کہ وہ ہے عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ	حافظ لدھیانوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۸۲	سنگِ در بھی ترا ، ضمیرِ جاں بھی ترا	لب پہ اعجاز ، لفظ و بیاں بھی ترا	ظہیر غازی
اشکِ ندامت/۹۷	سارے نبیوں کے سردار آئے	اور پیغامِ رب ساتھ لائے	انیس الہ آبادی
نعتیں و سلام/۱۰	سن سن کے صحابہ کی باتیں کفار مسلماں ہوتے تھے	ایمان سے کہہ دو آقا کی گفتار کا عالم کیا ہوگا	اکرم

نوری کرن/۴۰	سرِ عرشِ بریں ، جبریل کے بھی پر جھلتے ہیں	وہ اپنی حد سے آگے تو کبھی جایا نہیں کرتے	توحید وارثی
باغِ مدینے/۲۲	سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی	یہ ہوا کوچۂ سرکار سے آتی ہوگی	ظہوری
گلزارِ مدینے/۲۲	ساقیِ کعبہ کا ہر جام صدا دیتا ہے	لینا چاہو تو مدینے کا نظارہ مانگو	ظہوری
چراغِ حرم/۱۱	سب جن و بشر ان کے سب حور و ملک ان کے	یہ شوکت و حشمت ہے سرکارِ دو عالم کی	مولانا عبدالمعبود تاوان بستوی
سلاموں کی ڈالی/۶	سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی	سلام اے فخرِ موجودات ، فخرِ نوعِ انسانی	حفیظ جالندھری
سلاموں کی ڈالی/۷	سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی	سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی	ماہر القادری
صورِ اسرافیل/۲۵	سوز و سرورِ انجمن ، فردوسِ واردات میں	رنگِ کلیم طور ہے میرے مشاہدات میں	حبیب پالنپوری
داعیِ اسلام/۵۰	سلوک عمدہ رہے ہر طور سے ہادی کے داوا کے	رہے مداح سارے لوگ اس کردارِ سادہ کے	مولانا صادق بستوی
داعیِ اسلام/۵۳	سحر ہو کر رہی اس طرح عالم کی مرادوں کی	کلی کھل کر رہی محروم لوگوں کے ارادوں کی	مولانا صادق بستوی
نغمۂ زارِ اردو/۲۸	سبق کس نے سکھایا ہے تمہیں تفریقِ انساں کا	ملے گر کوئی مومن بھی تو رشتہ جوڑ جاؤں گا	انور بستوی
جامِ سخن/۲۲	سرچشمۂ علم و دانش ہوں ، اسرار و حِکَم کا دریا ہوں	غوطے جو لگاتا ہے اس کو موتی کا پتہ بتلاتا ہوں	مولانا محمد سلیمان شمسی اعظمی
	سن لیا جب شاہ نے سارا بیاں	تو کہا یوسف کو بلوا لو یہاں	تاج حمایت نگر
نقشِ حریت/۷	ستو اے ساکنانِ بزمِ گیتی ، ندا یہ آ رہی ہے آسماں سے	کہ آزادی کا اک لمحہ ہے بہتر غلامی کی حیاتِ جاوداں سے	اکبر الہ آبادی
نقشِ حریت/۳۷	سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے	دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے	حسن عظیم آبادی
نقشِ حریت/۴۲	سب نقوشِ رہِ ایثار ہیں شاہد میرے	مالٹا کے در و دیوار ہیں شاہد میرے	علامہ انور صابری
نقشِ حریت/۴۴	سچ کی آواز دبانے سے ابھر جاتی ہے	زندگی آگ میں تپ تپ کے نکھر جاتی ہے	نامعلوم
رنگِ سحر/۱۰۶	سلسلہ کتنے دنوں تک بس یہی چلتا رہا	گھر کا متعصب ، حسد کی آگ میں جلتا رہا	اصغر بستوی
خراجِ عقیدت/۷	سادات کا لہو تھا رگ و پے میں موجزن	نورِ نگاہِ فاطمہ زہرا کہیں جسے	مولانا ضیا نعمانی بھاگلپوری
اندھے مجاور/۴۰	سرکار کی باتیں بھول گئے اغیار کی باتیں کرتے ہیں	سرکار سے کوئی ربط نہیں ، سرکار کی باتیں کرتے ہیں	کامل الہ آبادی
بیت بازی/۷	سخت خوں ریز جب آشوبِ جہاں ہوتا ہے	تمہیں معلوم یہ انسان کہاں ہوتا ہے	جگر مرادآبادی
"	سمجھے تھے ہم جو دوست تجھے اے میاں غلط	تیرا نہیں ہے جرم ہمارا گماں غلط	مرزا محمد رفیع سودا دہلوی
"	سفر ہے شرط ، مسافر نواز بہتیرے	ہزارہا شجرِ سایہ دار راہ میں ہیں	آتش

"	سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا	لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا	علامہ اقبال
"	ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں	ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں	"
شعروں کا کھیل/۱۷۱	سونے کا نہیں وقت یہ ہشیار رہو غافل	رنگِ فلک پیر، زمانے کی ہوا دیکھ	مولانا محمد علی جوہر رامپوری
"	سبق ملا ہے اپنوں کا تجربہ کر کے	وہ لوگ پھر بھی غنیمت ہیں جو پرائے ہیں	عامر عثمانی
"	سمندر کانپ جاتا ہے مری کشتی کی جرأت پر	کبھی گرداب سے الجھی کبھی ساحل سے ٹکرائی	شفیق جونپوری
"	ساتھیو! آؤ وحشتِ غربت میں	دردِ دل بانٹ لیں دوا کی طرح	سعد سعیدی
"	ستارے ڈوبتے جاتے ہیں شمعیں بجھتی جاتی ہیں	مرتب خود بخود انجام محفل ہوتا جاتا ہے	احسان دانش
بیت بازی/۳۸	سوال یہ ہے کہ کانٹوں کو پھول کیوں سمجھیں	بہار اپنی جگہ ہے، مگر بہار تو ہے	شاعر لکھنوی
"	سب ہماری خیر خواہی کے علمبردار تھے	سب کے دامن پر ہمارے خون کے دھبے ملے	حفیظ میرٹھی
"	سر بلندی کی خواہش ہے دل میں اگر	سر اٹھا کر نہ اتنا چلا کیجئے	تابش مہدی
"	سود و زیاں کے جال میں انساں الجھ گیا	جو چاہتا تھا نفس وہی بات ہو گئی	راقم
معیار بیت بازی/۵۸	ستونِ دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ	جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے	مجروح سلطانپوری
"	سمٹنا چاہتے ہیں پاؤں جس چادر کے گوشے میں	اسے گوشے کی ان دیکھی ضرورت گھیر لیتی ہے	سہیل غازی
ہزار اشعار/۳۳	سورج کے ڈوبتے ہی یہ چولا بدلتے ہیں	ڈاکو محافظوں کی قبا میں نکلتے ہیں	نامعلوم
"	سڑکوں پہ بچھی لاشیں ہم کو یہ بتاتی ہیں	انسانوں کی بستی میں شیطان بھی بستے ہیں	"

ش

غیر مطبوعہ	شانِ رحمت تری خوب ہے اے خدا	ہر کوئی تجھ کو محبوب ہے اے خدا	ولی بستوی
تری شان جلّ جلالہٗ/۶	شب و روز ہے ترا در کھلا، ملے کاش مجھ کو تری عطا	تری رحمتیں ہیں رواں دواں، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	شہ رگ سے بھی ہے قریب تر، ہے نظر سے پھر بھی بعید تر	ترا راز کوئی نہ پا سکا، تری شان جلّ جلالہٗ	ولی بستوی
حمد الٰہی/۹	شہنشاہانِ عالم ہیچ تیرے سامنے سب ہیں	نہیں ثانی ہے تیرا کہ وہ عالی شان تیری ہے	ولی بستوی
حمد الٰہی/۱۴	شعورِ زندگی دیدے، سلیقہ بندگی کا دے	دے ایسا رعب و ہیبت کہ دلِ باطل کو دہلاؤں	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۷۵	شش جہت میں وہی ہے نور افشاں	اس سے عالم فروغ پاتا ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۹۷	شاداب جس سے ہے مرے افکار کا چمن	رنگین جس سے ہے مری دنیا تو ہی تو ہے	حافظ لدھیانوی

ذوالجلال والاکرام/۱۱۰	شکستہ دل کا جو ہے آسرا وہ نام تیرا ہے	غریبوں، بیکسوں پر رحم کرنا کام تیرا ہے	حافظ لدھیانوی
قرطاس ناگپور کا حمد ومناجات نمبر/۷۹	شعلوں میں کون، کون ہے مچھلی کے پیٹ میں	عالم ہے تو، علیم ہے تو، ربِّ ذوالجلال	احمد ریئس
غیر مطبوعہ	شریک تیرا نہیں ہے کوئی خدائی میں	ملی ہے خسروی مجھ کو تری گدائی میں	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	شریک حال قسمت تیری یارب! مہربانی ہے	مرے سر پر ترے فضل وکرم کی سائبانی ہے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	شان و شوکت سے تشریف لائے نبی	راہِ تاریک کو جگمگائے نبی	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	شانِ اقدس نبی کی بہت خوب ہے	ان کی مرضی مشیت کو مطلوب ہے	ولی بستوی
نعتِ حق	شانِ سرکارِ بطحا بڑی چیز ہے	دونوں عالم کا آقا بڑی چیز ہے	مولانا منوّر
گلدستۂ فاخرہ	شانِ رسالت، اللہ اکبر، صلی اللہ علیہ وسلم	ختمِ رسولاں، صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم	مولانا عثمان معروفی
ظہورِ قدسی/۵	شافعِ روزِ جزا، اللہ اکبر آگیا	ختم ہے جس پر نبوت وہ پیمبر آگیا	ماہر القادری
کلیاتِ اقبال/۴۴۲	شاعر کی نوا مردہ و افسردہ و بے ذوق	افکار میں سرمست، نہ خوابیدہ نہ بیدار	علامہ اقبال
آوازِ انقلاب/۱۲۵	شہیدانِ ملت کی سوگند تجھ کو	یہ پرچم یونہی لہلہائے چلا جا	ساحر لدھیانوی
آوازِ انقلاب/۱۲۸	شان سے مرنا بھلا، عزت مگر کھونا نہیں	پوچھتا کوئی نہیں، عزت گھٹا دینے کے بعد	ماہر
آوازِ انقلاب/۱۳۵	شہیدوں کے خوں کا اثر دیکھ لینا	مٹائیں گے ظالم کا گھر دیکھ لینا	مجدی
کلیاتِ شکیل/۵۷۱	شکوۂ اضطراب کون کرے	اپنی دنیا خراب کون کرے	شکیل بدایونی
کلیاتِ اکبر/۲۲۷	شعلے پہ جان دی تو تعجب ہے اس میں کیا	لازم تھی وہ تڑپ جو بمقدارِ علم ہو	اکبر الٰہ آبادی
شاہنامہ اسلام/۷۳	شجر رستے میں استادہ ہوئے تعظیم کی خاطر	حجر قدموں میں آکر جھک گئے تسلیم کی خاطر	حفیظ جالندھری
شاہنامہ اسلام/۷۳	شریفانِ عرب کا قاعدہ تھا اس زمانے میں	کہ بچے ان کے پلتے تھے کسی بدوی گھرانے میں	حفیظ جالندھری
شاہنامہ اسلام/۸۱	شرافت ہو جہاں حسنِ ازل کا دائمی گہنا	سکھاتا ہے وہی پاکیزہ رہنا خوش چلن رہنا	حفیظ جالندھری
گلستانِ علم وفن/۸۹	شان وشوکت، ساز وساماں مال وزر سب لے گئے	لے گیا کیا دارِ فانی سے سکندر ہاتھ میں	اسلام جامنٹھی
گلستانِ علم وفن/۹۸	شیریں زباں سے غیر بھی مانوس ہو گئے	کتنے بلند صاحبِ گفتار آپ ہیں	راشد حمیدی
کلیاتِ اقبال/۳۱۸	شوق میری لے میں ہے، شوق میری نے میں ہے	نغمۂ اللہ ہو، میرے رگ وپے میں ہے	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۵۸	شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو	خوفِ باطل کیا ہے کہ غارت گرِ باطل بھی تو	علامہ اقبال

کلیاتِ اقبال/۱۵۹	شبنم افشانی مری پیدا کرے گی سوز و ساز	اس چمن کی ہر کلی درد آشنا ہو جائے گی	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۵۳	شامِ غم لیکن خبر دیتی ہے صبحِ عید کی	ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن امید کی	علامہ اقبال
بیت بازی/۴۰	شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میرؔ	مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا	میر تقی میرؔ
تاریخ دار العلوم دیوبند/۴۳۳ج ۲	شاد باش و شاد زی، اے سرزمینِ دیوبند	ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند	مولانا ظفر علی خان
اہلِ دل کی سوغات/۳۶	شمعِ آزادی کے پروانوں کا یہ مسکن رہا	حریت کا بام ہے دار العلوم دیوبند	جوہرؔ دیوبندی
بیت بازی/۷۵	شیشہ ٹوٹے غل مچ جائے	دل ٹوٹے آواز نہ آئے	حفیظؔ میرٹھی
بیت بازی/۷۵	شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار	کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ سحر خیز	علامہ اقبال
بیت بازی/۷۵	شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے	یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے	علامہ اقبال
بیت بازی/۷۵	شکستِ روح کی ذلت سے موت اچھی ہے	گھٹی گھٹی سے فضاؤں میں زندگی کب تک	آفتاب احمد
شعروں کا کھیل/۱۸۲	شاید کہ آج حسرتِ جوہرؔ نکل گئی	اک لاش تھی پڑی ہوئی گور و کفن سے دور	مولانا محمد علی جوہرؔ رامپوری
شعروں کا کھیل/۱۸۲	شکوہ اپنوں سے کیا جاتا ہے غیروں سے نہیں	آپ کہہ دیں تو کبھی آپ سے شکوہ نہ کریں	خلش کلکتوی
شعروں کا کھیل/۱۸۳	شام ہی سے بجھا سا رہتا ہے	دل ہے گویا چراغ مفلس کا	میر تقی میرؔ
شعروں کا کھیل/۱۸۳	شاخ میں پھل کا لگا رہنا ہے خامی کی دلیل	عقل پختہ ہو کے میرے سر سے زائل ہوگئی	اکبر الہ آبادی
بیت بازی/۴۰	شبنم کے آنسوؤں پہ کیا ہنس رہے ہیں غنچے	ان سے تو کوئی پوچھے کب تک ہنسا کریں گے	علامہ آرزو لکھنوی
بیت بازی/۴۰	شہرت کی فضاؤں میں اتنا نہ اڑو ساغرؔ	پرواز نہ کھو جائے ان اونچی اڑانوں میں	ڈاکٹر ساغرؔ اعظمی
بیت بازی/۴۱	شکر خالق کا ادا کر آمدِ مہمان پہ	رزق اپنا کھا رہا ہے تیرے دسترخوان پہ	عقیل نعمانی
معیارِ بیت بازی/۵۹	شاعری خونِ جگر کا ہے لباب ساگر	کسی کم ظرف کے تفریح کا سامان نہیں	نریش کمار شاد
معیارِ بیت بازی/۵۹	شکوہ سمندروں کا کوئی کس طرح کرے	ساحل بھی خود نہیں تھے سفینوں کے خیرخواہ	کریم دار برقی
ہزار اشعار/۳۷	شفق پھولی ہے یارانِ وطن کے خونِ گلگوں سے	ذرا آنکھیں تو کھول اپنی، سویرا ہی سویرا ہے	نامعلوم
ہزار اشعار/۴۴	شعورِ غم نہ ہو فکرِ مآلِ کار نہ ہو	قیامتیں بھی گزر جائیں ہوشیار نہ ہو	نامعلوم
ہزار اشعار/۵۳	شورشِ جذبات جب ہوتی ہے باہر ضبط سے	شاعری کا ٹوٹ جاتا تعلق ربط سے	نامعلوم

ص

ذوالجلال والاکرام/۴۹	صبا سے ملے مجھ کو اس کا پیام	طبیعت ہو جس سے مری شاد کام	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۴۴	صبح کو رات سے نکالا ہے	ہر حسیں شئ ترا حوالہ ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۳۶	صبح کا نور ہے کتاب تری	حمد کرتا ہے آفتاب تری	حافظ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	صاحب عرش معلّی ذاتِ حق	جس کی حکمت سے بجے چودہ طبق	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صبح کو بیدار ہو کر باوضو	کر رہے ہیں اہلِ ایماں ذکرِ ہو	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صبحِ نو کی توقع ہے یارب مجھے	شامِ غم ہوگئی خود بخود مختصر	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صاحب معراج جسمانی ہیں وہ	عرش کے حقدار مہمانی ہیں وہ	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صاحب "ثُمَّ دَنیٰ" محبوبِ حق	جو پڑھائے ہیں ہدایت کا سبق	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صحنِ حرم میں چمکا ستارہ جو نور کا	سر چشمہ رواں ہے وہ عقل و شعور کا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	صاحب قرآں محمد مصطفےٰ	ساری خلقت میں ہوئے وہ مجتبیٰ	ولی بستوی
حمد باری/۱۵	صفۂ اصحاب دیکھا بو لبابہ کا ستوں	ہاتھ کھمبوں پر لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
داعئ اسلام/۸۰	صدائے لا إلٰہ سے سادہ دل مکہ کے گرما کر	ہوئے حامی رسول اللہ کے اسلام لا لا کر	مولانا صادق بستوی
داعئ اسلام/۸۱	صدا آئی احد کی اس گھڑی اللہ والے سے	رہا مسرور اس لمحہ گلے رسّی کے ڈالے سے	مولانا صادق بستوی
داعئ اسلام/۱۱۵	صدا دی اور لوگوں کو، اِدھر دوڑو اُدھر دوڑو	محمد کو اِدھر لوٹا کے لاؤ، مال ہم سے لو	مولانا صادق بستوی
داعئ اسلام/۱۶۴	صلہ کی اس لڑائی کے لئے اک حوصلہ اٹھا	کڑی حملہ وری کے واسطے اک ولولہ اٹھا	مولانا صادق بستوی
داعئ اسلام/۱۸۹	صدا سرکار کی آئی، اِدھر آؤ، اُدھر آؤ	رسول اللہ ہوں تو لو، ڈٹو، للکار کر آؤ	مولانا صادق بستوی
غیر مطبوعہ	صحبتِ صالح کی برکت کا اثر	دیکھئے کہ ہو گیا کتنا بشر	ولی بستوی
نذرانہ/۳۱	صرف مسلم کے نہیں سب کے لیے ہیں	رحمۃ للعالمیں سب کے لیے ہیں	ڈاکٹر محبوب راہی
نذرانہ/۲۷	صدقِ خلیل ہو کہ عزیمت حسین کی	ہر داستانِ شوق کا عنواں تمہیں تو ہو	کیفؔ بوگانوی
نذرانہ/۳۹	صدیوں سے اک وہی ہیں وسیلہ نجات کے	دامن پکڑ لیا تو خدا کو بھی پا گئے	افتخار رہبیؔ
دیوانِ ظفر/۹۰	صد آفریں کہ مرے دل کے داغ لے تو لیا	اندھیری گور کی خاطر، چراغ لے تو لیا	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۵۳	صوفیوں میں ہوں نہ رندوں میں نہ میخواروں میں ہوں	اے بتو! بندہ خدا کا ہوں گنہگاروں میں ہوں	بہادر شاہ ظفر

دیوانِ ظفر/۲۵	صدقے زمیں کے ہوتا نہ پھر پھر کے آسماں	رکھتا سر زمیں نہ اگر اپنا تو قدم	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۲۵	صیقل سے اپنے لطف و عنایت کے دور کر	آئینۂ ضمیر سے میرے غبارِ غم	بہادر شاہ ظفر
انتخاب کلام داغ/۸۲	صیاد کو گر رحم بھی آیا تو کیا کروں	یہ شوقِ اسیری تو رہائی نہیں دیتا	مرزا داغ دہلوی
انتخاب کلام داغ/۱۱۲	صورتِ غنچہ کھلی جاتی ہیں باچھیں کس قدر	کیا خوشی ہے کس کو مارا، کیوں ہے قاتل باغ باغ	مرزا داغ دہلوی
آوازِ انقلاب/۵۰	صحتِ ہندوستاں پر موت تھی چھائی ہوئی	موت بھی کیسی تمہارے ہاتھ کی لائی ہوئی	جوش ملیح آبادی
آوازِ انقلاب/۱۰۳	صد حیف کہ بھارت ہے گرفتارِ محن والے	پامال ستم ہائے خزاں ہے یہ چمن والے	جاںؔ مل
آوازِ انقلاب/۱۳۴	صفِ ماتم بچھی ہے مغرب میں	جشنِ مشرق کا اہتمام ہے آج	مرزا جنگؔ
آوازِ انقلاب/۱۸۷	صدائے تیشۂ مزدور ہے ترا نغمہ	تو سنگ و خشت سے چنگ و رباب پیدا کر	مجازؔ لکھنوی
منظومِ ظفر/۲۰	صادق الوعد ہو یا تقیہ کرے	تم ہی بتلاؤ شیرِ خدا کون ہے	ظفر اقبالؔ
منظومِ ظفر/۲۳	صفحاتِ زمانہ پر اب تک ہے رقم ان کے	ایمان کی تابانی، اخلاق کی زیبائی	ظفر اقبالؔ
غیر مطبوعہ	صورتِ خورشید تو ہے ذرۂ خاکِ حرم	اس کا ہر گوشہ ہے رشکِ جلوۂ باغِ ارم	ولیؔ بستوی
نغمۂ سحر/۲۵	صبحِ صادق آپ کے نورِ جبیں سے مستنیر	رات ٹھہرا کاکلِ مشکیں کے لہرانے کا نام	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۷۶	صیاد کا خیال ہے ورنہ ظفر یہ دام	ایسے ہزار دام اڑائے ہوئے ہیں ہم	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
بیت بازی/۴۲	صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے	عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے	نامعلوم
بیت بازی/۴۲	صبا! خاکِ دل سے بچا اپنا دامن	ابھی اس میں چنگاریاں اور بھی ہیں	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۴۲	صیاد پہ ظاہر ابھی یہ راز نہیں ہے	پرواز اسیرِ پر پرواز نہیں ہے	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۴۲	صداقت ہو تو دل سینوں سے کھنچنے لگتے ہیں واعظ	حقیقت خود کو منوا لیتی ہے، مانی نہیں جاتی	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۴۲	صدائیں آج بھی آتی ہیں طاقِ کسریٰ سے	ورق ورق ہے مری زندگی کا عبرت خیز	نامعلوم
معیار بیت بازی/۶۲	صبر کے فائدے بہت ہیں "ولی"	دل ہی بس میں نہیں تو کیا سمجھے	میر تقی میر
معیار بیت بازی/۶۲	صحرائے جستجو سے نہ آگے بڑھے قدم	گم اس کی وسعتوں میں ہر اک کارواں ہوا	جگر مرادآبادی
معیار بیت بازی/۶۲	صحبتِ رنداں سے واعظ کچھ نہ حاصل کر سکا	بہکا بہکا سا مگر طرزِ کلام آہی گیا	جگر مرادآبادی
معیار بیت بازی/۶۲	صادق ہوں اپنے قول کا غالب خدا گواہ	کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے	مرزا غالبؔ دہلوی
شعروں کا کھیل/۱۹۲	صانع کو دیکھنا ہو تو عالم پہ کر نظر	آئینہ آئینہ ہے خود آئینہ ساز کا	شاد حسن بسملؔ عظیم آبادی

شعروں کا کھیل/۱۹۲	صفیں کج دل پریشاں سجدہ بے ذوق	کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے	علامہ اقبالؔ
شعروں کا کھیل/۱۹۲	صاف دل آدمی کبھی راہیؔ	کسی الزام سے نہیں ڈرتا	ذواکر راہیؔ
بیت بازی/۷۹	صیاد نے پوچھا ہے اسیرانِ قفس سے	کس کس کو ہے کلیوں کے چٹکنے کی صدا یاد	ماہرؔ القادری
بیت بازی/۷۹	صیاد نے اجازتِ فریاد تو دی ہے	میں پھر بھی ڈر رہا ہوں زباں کھولتے ہوئے	ماہرؔ القادری
ذوالجلال والاکرام/۳۶	صدا سب کی سنتا ہے ربِّ کریم	ہے کونین پر اس کا لطفِ عمیم	حافظؔ لدھیانوی
	ض		
حمدِ الٰہی/۱۵	ضوبار ہیں تجھ سے لوح و قلم معمور ہے تجھ سے طاقِ حرم	ہر سمت ترا ہے نور عیاں، سبحان اللہ سبحان اللہ	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۳۰	ضعیفوں درمندوں کا تو حامی اور والی ہے	محافظ ہر کس و ناکس کا تو ہے پاسباں تو ہے	ولیؔ بستوی
ذوالجلال والاکرام/۱۱۷	ضوفشاں تجھ سے ہیں مہ و خورشید	تو چراغِ فلک جلاتا ہے	حافظؔ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	ضعیفوں کا تو حامی ہے فقیروں کا تو ملجا ہے	تو ہے ہمدردِ مظلوماں، اسیروں کا تو والی ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ضعیف و ناتواں ہوں میں، مدد فرما مری یارب!	انیسِ بے کساں ہوں تو مدد فرما مری یارب!	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ضیائے حرم سے منور ہے دنیا	خدائی کرم سے معمر ہے دنیا	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ضوفشاں عالم ہے تیرے نور سے	اک کرن پھوٹی تھی بامِ طور سے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ضیاءِ حق کے جلوؤں سے رخِ عالم چمک اٹھا	مہک پھوٹی پسینے سے تو کل عالم مہک اٹھا	ولیؔ بستوی
چھ باتیں منظوم/۳۳	ضعیف العمر ہو کوئی مسلمان	دگر عالم معزز مرد ذی شان	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جنکپوری
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۶۹	ضعیف و ناتواں سمجھا تھا جن کو اہلِ نخوت نے	جہاں پر چھا گئے وہ سرورِ دنیا و دیں ہو کر	کیفیؔ پاکستانی
غیر مطبوعہ	ضیاء جب چہرۂ انور سے پھیلی ہے زمانے میں	تو ہر ہر چیز نورِ حق سے چمکی ہے زمانے میں	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ضیاءِ صبحِ نو سے ہوگئی معمور یہ دنیا	رخِ زیبا سے ان کے ہوگئی پر نور یہ دنیا	ولیؔ بستوی
بیت بازی/۸۰	ضمیر اس کا اگر ہو مطمئن اور دل منور ہو	تو پھر کانٹوں میں بھی انسان کو آرام ملتا ہے	نامعلوم
بیت بازی/۸۰	ضامن ہے عافیت کی سلامت روی کی چال	کہتا ہے کون حشر اٹھائے ہوئے چلو	ماہرؔ القادری
بیت بازی/۸۰	ضمیر، زر کی ترازو میں تُل رہے ہیں یہاں	کہاں کا زہد و تقدس کہاں کا علم و ہنر	کوثرؔ نیازی
غیر مطبوعہ	ضیفِ رسولِ پاک ہیں یہ طالبانِ دیں	دنیائے دوں میں سچے ہیں یہ خادمانِ دیں	ولیؔ اثری

معیار بیت بازی/٦٥	ضرورت ہے کھرے لہجے میں سچی بات کہنے کی	مگر ماحول کچھ ہے، خوش بیانی مانگتی کچھ ہے	ستار صدیقی
معیار بیت بازی/٦٥	ضرورت ہی لیے پھرتی ہے ہم کو در بدر ورنہ	ہم ان میں سے نہیں، جو جستجوئے زر میں رہتے ہیں	اقبال ساجد
معیار بیت بازی/٦٥	ضبط کی شہر پناہوں کی مرے مالک خیر	غم سیلاب اگر مجھ کو بہانے آئے	پروین شاکر
معیار بیت بازی/٦٥	ضعف سے رہتا ہے اب پاؤں پہ سر	آپ اپنی ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم	فقیر گویا
معیار بیت بازی/٦٥	ضرورت کی الگ ہے بات لیکن	ہماری سوچ سرکاری نہیں ہے	عقیل شاداب
معیار بیت بازی/٦٥	ضبط باقی غم سلامت ہے تو سن لینا کبھی	آہ گھبرا کر نکل آئی کلیجہ چیر کر	فانی بدایونی
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضروری چیز ہے اک تجربہ بھی زندگانی میں	تجھے یہ ڈگریاں بوڑھوں کا ہم سن کر نہیں سکتیں	اکبر الہ آبادی
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضرورت آج ہے بزم عمل سجانے کی	اٹھو اور اٹھ کے بدل دو فضا زمانے کی	نامعلوم
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضمیر لالہ میں روشن چراغ آرزو کر دے	چمن کے ذرے ذرے کو شہید جستجو کر دے	علامہ اقبال
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضمیر کانپ تو جاتا ہے آپ کچھ بھی کہیں	وہ ہو گناہ سے پہلے کہ ہو گناہ کے بعد	کرشن بہاری نور
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضعف پیری میں زندگانی بھی	دوش پر اپنے بار سا ہے کچھ	میر تقی میر
شعروں کا کھیل/٢٠١	ضروری کام تجھ کا ہے جو کرنا ہی پڑتا ہے	نہیں جی چاہتا مطلق مگر مرنا ہی پڑتا ہے	اکبر الہ آبادی
بیت بازی/٣٣	ضبط کا حوصلہ نکل جاتا	کچھ ستم اور بھی کئے ہوتے	فانی بدایونی
بیت بازی/٣٣	ضبط سے واحد ذرا تم کام لو	درد خود بن جائے گا اک دن سکوں	واحد پریمی
بیت بازی/٣٣	ضبط غم اتنا بھی آساں نہیں عالی	آگ ہوتے ہیں وہ آنسو جو پیے جاتے ہیں	عبدالرؤف عالی
بیت بازی/٣٣	ضد کی ہے اور بات، مگر خو بری نہیں	بھولے سے اس نے سینکڑوں وعدے وفا کئے	مرزا غالب دہلوی
شعروں کا کھیل/٢٠٢	ضبط کرتا ہوں تو ہر زخم لہو دیتا ہے	نالہ کرتا ہوں تو اندیشۂ رسوائی ہے	شکیل بدایونی
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضبط کہتا ہے خموشی میں بسر ہو جائے	درد کی ضد ہے کہ دنیا کو خبر ہو جائے	آل رضا
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضبط کے ٹوٹ گئے آج تو بندھن سارے	آج تڑپا ہے وہ دل جو کبھی دھڑکا بھی نہ تھا	نزہت بھوپالی
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضمیر زندہ نہیں آفتاب حشر سے کم	کہ بچ کے دھوپ سے اب جل رہا ہوں چھاؤں میں	احمد ندیم قاسمی پاکستانی
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضبط، لازم ہے کہ آنکھوں کا بھرم رہ جائے	ایک طوفان کو آنکھوں میں سما رکھا ہے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضرور اس راہ سے بیتاب گزرا ہے کوئی انساں	کہ دل کے داغ قدموں کے نشاں معلوم ہوتے ہیں	سلیم مہتاب
شعروں کا کھیل/٢٠٣	ضبط بھی صبر بھی، امکان میں سب کچھ ہے مگر	پہلے کم بخت مرا دل تو مرا ہو جائے	احسان دانش

بیت بازی/۸۰	ضمیر بیچ کے مل جائے دولتِ کونین	تو اس زوال کو للہ ارتقا نہ کہو	نامعلوم
بیت بازی/۸۰	ضد ہر اک بات میں تمہیں اچھی	دوست کی دوست مان لیتے ہیں	نامعلوم
بیت بازی/۸۰	ضعف میں طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے	بات کچھ سر تو نہیں ہے کہ اٹھا بھی نہ سکوں	مرزا غالب دہلوی
معیارِ بیت بازی/۶۵	ضرورت کیا کہ راتیں میرے غم خانے کی روشن ہوں	کہ میں تو روز فطرت کا چراغاں دیکھ لیتا ہوں	سیمابؔ اکبرآبادی
معیارِ بیت بازی/۶۵	ضرورتوں کی پرستش نظر میں زینت ہے	نجات کیسے ملے گی اگر یہ چاہیں بھی	دلنوازؔ صدیقی
معیارِ بیت بازی/۶۵	ضربِ خیال سے کہاں سے ٹوٹ سکیں گی بیڑیاں	فکرِ چمن کے ہمرکاب، جوشِ جنوں بھی چاہیے	شکیلؔ جلالی
معیارِ بیت بازی/۶۶	ضائع نہ کبھی ہوتا سیمابؔ جو فنا میں	خاکسترِ الفت تھا، اکسیرِ وفا ہوتا	سیمابؔ اکبرآبادی
معیارِ بیت بازی/۶۶	ضیاءؔ اک چوٹ سی دل پر لگی ہے	کہیں ٹوٹا ہے کوئی آئینہ کیا	عبدالقوی ضیاؔ
معیارِ بیت بازی/۶۶	ضرورت تھی کہ تو غافل نہ ہوتا	مگر تقدیر سے ایسا نہیں ہے	آزادؔ انصاری
معیارِ بیت بازی/۶۶	ضرورت بھر ضرورت چاہتا ہوں	پرندوں جیسی عادت چاہتا ہوں	منیرؔ سیفی
معیارِ بیت بازی/۶۶	ضروریات انہیں بھی بگاڑ دیتی ہیں	وہ ایک دو جو سلیقے کے لوگ ہوتے ہیں	شکیلؔ جمالی

ط

ذوالجلال والاکرام/۱۳	طاقِ جاں میں مرے ہو شمعِ محبت روشن	لبِ خاموش کو وہ آہِ سحر دے یارب!	حافظؔ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۷۰	طوفاں میں گھر گئی تھی مری کشتیِ حیات	ساحل پہ جس نے پار اتارا تمہیں تو ہو	حافظؔ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	طبیبِ مرضِ عصیاں ترا ذکرِ پاک ہے یارب!	اسی سے ہی دلِ ناشاد کو تسکین حاصل ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	طراوت تیرے ذکرِ پاک کی جس کو ہوئی حاصل	زباں وہ قابلِ تعریف، بزمِ قدسیاں میں ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	طوفِ حرم کے واسطے دیوانہ چل پڑا	شمعِ وفا پہ جلنے کو پروانہ چل پڑا	ولیؔ بستوی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۵۸	طواف اپنا کرے کعبہ یقیں ہے اس سعادت سے	کہ خطبہ تھا شہِ کونین کا تقدیرِ بہتر میں	محسنؔ کاکوروی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۵۷	طوق، دینِ مصطفےٰ کا جس کی گردن میں پڑا	قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہو گیا	امیرؔ مینائی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۰۹	طوبائے باغِ قدس ہے بالائے مصطفےٰ	خورشیدِ نورِ حق رخِ زیبائے مصطفےٰ	مولانا حسین تمناؔ مرادآبادی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۱۳	طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی	بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدءِ آثار	مولانا قاسمؔ نانوتوی

ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۱۸	طیبہ کے جس ذرہ کو حاصل قدم بوسی ہوئی	اس کی تابش پر فدا شمس و قمر کی انجمن	مفتی محمود گنگوہی
انمول موتی/۶	طیب و طاہر ! تم ہو شہِ کہفُ الوریٰ تم ہو	مدینے کے مکیں ہو، ساکنِ اُمّ القریٰ تم ہو	ولی اثری
آمنہ کا دلارا/۴	طبیعت میں جب زیر و بم دیکھتے ہیں	جدائی میں آنکھوں کو نم دیکھتے ہیں	ولی بستوی
آمنہ کا دلارا/۲۵	طیبہ طیبہ میرے لب پر، دل میں کھنچی تصویر	زخم ہرا ہو جس کا ہمیشہ دل میں لگا وہ تیر	ولی بستوی
ہمارا وطن/۶	طب و حکمت میں یہ فخرِ یونان ہے	علم میں رشکِ سنجر ہے میرا وطن	ولی بستوی
ہمارا وطن/۲۲	طب و حکمت میں یونان ہے اے "ولی"	علم و فن میں بخارا ہمارا وطن	ولی بستوی
ترانہ دارالعلوم دیوبند/۴۵	طالبانِ علم و فن کا ہے یہ مقصودِ طلب	اہلِ باطل کے لیے ہے تیغِ براں دیوبند	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	طبیعت مضطرب ہے دل پریشاں آنکھ پرنم ہے	محمد مصطفےٰ کی میرے دل میں یاد پیہم ہے	ولی اثری
بیت بازی/۸۲	طبقہ بندی کی وبا، صوبہ پرستی کا فسوں	کتنے شعلے مرے گلزار تک آ پہنچے ہیں	عرفی بھوپالی
بیت بازی/۸۲	طوفانِ نوح لانے سے اے اشک فائدہ؟	دو اشک بھی بہت ہیں اگر کچھ بھی اثر کریں	نوح ناروی
بیت بازی/۸۲	طلوعِ صبح کے آثار تو ہویدا ہیں	یہ صبح، صبحِ بہاراں نہیں تو کچھ بھی نہیں	جمال امین آبادی
بیت بازی/۸۲	طنز و تعریض کی آخر کوئی حد ہوتی ہے	آدمی ہوں، مرے منہ میں بھی زباں ہوتی ہے	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۸۲	طوفاں ہیں اور ساکت، شعلے ہیں اور نم ہیں	کیا وقت آ گیا ہے آہو بھی رم ہیں	ماہر القادری
بیت بازی/۸۲	طے کیجیے گا دار پہ کہنا ہے کیا حفیظ	اک بزدلی کی بات ہے، اک مردی کی بات	حفیظ میرٹھی
بیت بازی/۸۲	طولِ غمِ حیات سے گھبرا نہ اے جگر	ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۸۲	طوفاں سے اے بچنے والو! یہ غور کیا ہے ہم نے	گرداب ہو جس کے دامن میں ایسا بھی کنارہ ہوتا ہے	جلیل فتحپوری
بیت بازی/۸۲	طعنے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں	ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں	علامہ اقبال
بیت بازی/۸۲	طوفاں ہی ایک کیا مجھے طوفاں سے کم نہیں	لنگر ہوا، سفینہ ہوا، ناخدا ہوا	فانی بدایونی
بیت بازی/۸۲	طبیعت ان دنوں بیگانۂ غم ہوتی جاتی ہے	مرے حصے کی گویا ہر خوشی کم ہوتی جاتی ہے	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۸۳	طوفاں کو کہاں یارو! طوفان سمجھتے ہیں	ہم ہیں کہ ہر ایک مشکل آسان سمجھتے ہیں	سوز نعمانی
بیت بازی/۸۳	طاہر کچھ ایسے زخم دئے ہیں حیات نے	پھولوں کے بیچ کانٹوں کا بستر دکھائی دے	طاہر جھلری
بیت بازی/۸۳	طاہر نہ چھیڑ عہدِ گزشتہ کے تذکرے	رسنے لگیں گے زخمِ جگر، پٹیاں نہ کھول	طاہر جھلری

شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طاقِ کسریٰ کو بھی شرماتی تھی جن کی رفعت	بچ گئی اینٹ سے اینٹ آج انہیں ایوانوں کی	اثرؔ لکھنوی
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طعن کیا کیا نہ فرشتوں نے کئے تھے جس پر	عرش پیا ہے وہی خاک کا پتلا ہو کر	جگرؔ مرادآبادی
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طاہرؔ چراغِ زخم کی لَو اور تیز کر	کیا جانے کتنی دیر طلوعِ سحر میں ہے	طاہرؔ جھلوی
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طفلِ ناداں تھے کھلونے دے کے بہلائے گئے	زندگی سے اس طرح ہم دور لے جائے گئے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طوفان کر رہا تھا مرے عزم کا طواف	دنیا سمجھ رہی تھی کہ کشتی بھنور میں ہے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طوفان سے لڑنے کا سلیقہ ہے ضروری	ہم ڈوبنے والوں کی حمایت نہیں کرتے	نسیمؔ نکہت
شعروں کا کھیل/ ۲۰۸	طے ہو چکیں شکستِ تمنا کی منزلیں	اب اس کے بعد گریۂ بے اختیار ہے	رضاؔ
بیت بازی/ ۴۴	طوفاں کے رحم پر تھیں فقیروں کی کشتیاں	طوفاں ہی کشتیوں کو چلاتا چلا گیا	عدمؔ
بیت بازی/ ۴۴	طوفان ہیں، موجیں ہیں، سفینہ ہے ہمارا	قسمت میں مگر دامنِ ساحل نہیں رکھتے	انعامؔ کی
بیت بازی/ ۴۴	طوفاں سے تنگ آ کر کشتی کا ڈوب جانا	تسکینِ غم ہے لیکن، تکمیلِ غم نہیں ہے	احسنؔ
بیت بازی/ ۴۴	طے کس طرح ہو ذات کی منزل کا مرحلہ	ہے روح اور بدن میں تو صدیوں کا فاصلہ	انورؔ جمال
بیت بازی/ ۴۴	طلسمِ دہر کی رنگینیوں میں ڈوب گئے	یہ ہوش بھی نہ رہا آئے تھے کہاں کے لئے	اثرؔ حسنی
بیت بازی/ ۴۴	طوفاں کی کشمکش میں ذرا زندگی تو تھی	سوئے ہوئے اداس کناروں سے کیا ملا	عدمؔ
معیارِ بیت بازی/ ۲۶	طوق و رَسَن کو نام دیا زلفِ یار کا	زنداں کو سایۂ مژۂ یار کہہ گئے	نازشؔ پرتاب گڈھی
معیارِ بیت بازی/ ۲۶	طولِ رہِ حیات سے گھبرا رہا ہوں میں	گھبرا رہا ہوں اور چلا جا رہا ہوں میں	سیمابؔ اکبرآبادی
معیارِ بیت بازی/ ۲۹	طوفاں نہیں گزرے کہ، بیاباں نہیں گزرے	ہم مرحلۂ زیست سے آساں نہیں گزرے	ضمیرؔ جعفری
معیارِ بیت بازی/ ۲۸	طوفانِ حوادث میں تو آرام طلب تھے	غفلت کا سبب وقت کے سر باندھ رہے ہو	مخدومؔ محی الدین
معیارِ بیت بازی/ ۲۸	طعنِ اغیار نہیں آپ خموشی سے شکیبؔ	خود پلٹ جاتی ہے ٹکرا کے صدا پتھر کی	شکیبؔ جلالوی

ظ

غیر مطبوعہ	ظاہر ہے رنگ و بو سے یارب! جمال تیرا	ہر دم بسا ہے یارب! دل میں خیال تیرا	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ظفر مندی مجھے یارب! عطا کر اپنی رحمت سے	ملے گوہر مرادوں کا خدایا تیری برکت سے	ولیؔ بستوی
دیوانِ ظفر/ ۱۴۴	ظفرؔ، یہ بھید ہے کیا جانے کیا نہیں کھلتا	کہ ڈھونڈتے ہیں کبھی اس کو جو بغل میں ہے	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/ ۳۷	ظفرؔ، کو باز رکھ اعمالِ بد سے	خطا بخشا، کرم گارا، الٰہا!	بہادر شاہ ظفرؔ

چھ باتیں منظوم/۵۸	ظفرؔ، مندی اسے یارب عطا کر	خدایا در گزر اس کی خطا کر	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جکپھی
دیوانِ ظفر/۶۱	ظفرؔ، تقدیر جس کی سیدھی ہو اس کی عنایت سے	کرے وہ بات الٹی جس جگہ الٹی سے سیدھی ہو	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/۶۹	ظفرؔ، کو منزلِ مقصود پہ تقدیر لے پہنچی	کدھر بھٹکی ہوئی سی عقلِ بے تدبیر پھرتی ہے	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/۷۵	ظفرؔ، کیا پوچھتا ہے راہ مجھ سے اس سے ملنے کی	ارادہ ہو اگر تیرا تو ہر جانب سے رستہ ہے	بہادر شاہ ظفرؔ
مستند نعتیہ کلام/۱۲۹	ظہور آخر ہے اول انبیاء سے نورِ احمدؐ کا	بجا ہے گر لقب ہے اول و آخر محمدؐ کا	امیرؔ مینائی
غیر مطبوعہ	ظہورِ قدسی سے آئی برکت، ملی اسی سے ہمیں ہدایت	اسی کے صدقے ملی ہے ہم کو، کتاب جیسی عظیم نعمت	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	ظاہر نبی کا نورِ نبوت ازل میں تھا	غارِ حرا سے آئے تو قرآں، بغل میں تھا	ولیؔ بستوی
منظومِ ظفر/۱۸	ظفرؔ، تم گردشِ ایام سے نہ گھبراؤ	انہوں نے تم پہ نگاہ کرتو ڈالی ہے	ظفرؔ اقبال
مستند نعتیہ کلام/۱۳۶	ظفرؔ، نہ پوچھ قیامت ہے وہ نظر جس نے	سکھا دیا ہے تمنا کا احترام مجھے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام/۱۴۰	ظفرؔ، ہے خاک کا پتلا یہ انسان	پر اس میں بولتا کیا جانے کیا ہے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام/۱۲۷	ظفرؔ، ایسی نہیں ہے کوئی محفل اس زمانے میں	جہاں کچھ حرف گیری اور سخن چینی نہیں ہوتی	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام/۱۳۶	ظفرؔ، اس عالمِ پیری میں تیرے وہ ارادے ہیں	کہ جن میں تھک کے رہ جاتی وہ خوابوں کی جوانی ہے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام/۱۳۳	ظفرؔ، ہے وہ گرمی تمہارے سخن میں	کہ جلتے ہیں آتش زباں اچھے اچھے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
مستند نعتیہ کلام/۱۲۸	ظفرؔ، اگلا زمانہ تھا کچھ اور	اس زمانے کی باتیں اور ہی ہیں	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
دیوانِ ظفر/۱۰۳	ظفرؔ، دنیائے فانی خواب کا سا ایک عالم ہے	مگر اس خواب میں دیکھا ہے کچھ ایسا کہ کیا کہیے	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/۱۱۲	ظفرؔ، احوالِ عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے	کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتر یاں تھے	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/۱۲۲	ظفرؔ، آساں نہیں قابو میں زباں کا رہنا	آتی مشکل سے ہے یہ قبضۂ انسان میں تیغ	بہادر شاہ ظفرؔ
دیوانِ ظفر/۱۲۵	ظفرؔ، ہم اپنا رونا روئیں جا کر سامنے کس کے	رہا کون اپنے آنسو پونچھنے والا ہے رونے میں	بہادر شاہ ظفرؔ
چھ باتیں منظوم/۴۰	ظفرؔ، فانی یہاں کی زندگی ہے	یہ فرمانِ رسولِ ہاشمی ہے	مولانا عبدالعزیز ظفرؔ جکپھی
نغمۂ سحر/۷۹	ظفرؔ، بہار بھی اس کے لیے بہار نہیں	نصیب جس کو نہیں ہو سکی خود افزائی	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
نغمۂ سحر/۸۳	ظفرؔ، آگے بڑھو وہ سامنے آثارِ منزل ہیں	بالآخر وقت آ پہنچا جنوں بیدار ہو جائے	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
نغمۂ سحر/۹۲	ظفرؔ، صحنِ چمن میں ان خرد مندوں پہ ماتم ہے	جو شاخوں کی لچک کو تحفۂ صبا سمجھتے ہیں	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
دیوانِ ظفر/۵	ظفرؔ، اس کو آدمی نہ جانے گا، وہ ہو کیسا ہی صاحبِ فہم و ذکا	جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہے جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہے	بہادر شاہ ظفرؔ

دیوانِ ظفر/۱۸	ظفر، وہ زاہد بے درد کی ہو، حق سے بہتر ہے	کرے گر رند دردِ دل سے ہائے ہوئے مستانہ	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۳۱	ظفر اس سے چھوٹ کے جو ہستی کی قید جانا کہ ہم نے نہ تھی	فقط ایک قید خودی کی تھی، نہ قفس تھا نہ کوئی جال تھا	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۶۰	ظفر، شعر و سخن سے رازِ دل کیوں کر نہ ہو ظاہر	کہ مضموں چھنتے ہیں وہ دل کے اندر سے نکلتے ہیں	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۷۸	ظفر، ہزار مے و میکدے سے بہتر ہے	اگر نصیب ہو کنجِ فراغ میں پانی	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۷۹	ظفر، اک بات پر دائم وہ ہووے کس طرح قائم	جو اپنی پھیرتا نیت کبھی یوں ہے کبھی ووں ہے	بہادر شاہ ظفر
دیوانِ ظفر/۱۴۸	ظفر، کی سیر اس گلشن کی ہم نے پر کسی گل میں	نہ کچھ الفت کی بو پائی نہ کچھ رنگِ وفا دیکھا	بہادر شاہ ظفر
بیت بازی/۸۵	ظرف ہے یہ تو اپنا اپنا	کوئی بنائے کوئی بگاڑے	حفیظ میرٹھی
بیت بازی/۸۵	ظرف اپنا مزاج اپنا ہے	غم میں آرام، عیش میں آلام	نامعلوم
بیت بازی/۸۵	ظلمتِ شب میں جاگ کر ہم نے	صبحِ تاباں کی آرزو کی ہے	نامعلوم
بیت بازی/۸۵	ظلم تھک کر سوال کرتا ہے	کیوں نہیں مرتے سخت جاں لوگو!	حفیظ میرٹھی
بیت بازی/۸۵	ظلم سے تنگ جب آ جاتے ہیں اخترؔ مظلوم	تب سوالات و جوابات بدل جاتے ہیں	اختر
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظلم سہ کر جو اف نہیں کرتے	ان کے دل بھی عجیب ہوتے ہیں	نوح ناروی
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظالم تمام عمر رہا دل کے آس پاس	اک غم جو خوشگوار کبھی ہے کبھی نہیں	تلک چند محروم
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظلم اپنی ظلمت میں خود ہی ڈوب جاتا ہے	اس زمین نے کیا کیا آسماں گرائے ہیں	منصور احمد
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظرفِ ویرانہ بقدرِ ہمتِ وحشت نہیں	لاؤ ہر ذرے میں پیدا وسعتِ صحرا کریں	فانی بدایونی
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے	اک شمع ہے دلیلِ سحر، سو خموش ہے	مرزا غالب
معیارِ بیت بازی/۷۰	ظالم کو سکھا رہا ہے انصاف	پتھر ہی درخت بو رہا ہے	سیف زلفی
شعروں کا کھیل/۲۱۶	ظالم خدا سے ڈر کہ جہنم کی آگ سے	نالے میں بے کسوں کے غریبوں کی آہ ہے	مرزا داغ دہلوی
شعروں کا کھیل/۲۱۶	ظاہر میں اک مجسم، امن و آشتی	باطن میں لاکھ فتنۂ محشر لیے ہوئے	جگر مرادآبادی
شعروں کا کھیل/۲۱۷	ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے	خون پھر خون ہے، ٹپکے گا تو جم جائے گا	ساحر لدھیانوی
شعروں کا کھیل/۲۱۷	ظلمت جھکا سکی نہ کبھی روشنی کا سر	سورج ابھر کے آیا ہے جب تھک گئے چراغ	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۱۷	ظالم نے پر کتر کے نفس سے رہا کیا	گر کر ہم آسمان سے اٹکے کھجور میں	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۱۷	ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں	ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں	سعادت یار خاں

ع

حمدِ الٰہی/۱۱	علم و حِکَم کے موتی، ہر سو بکھیرے تو نے	تو ہر جگہ ہے حاضر، ایسا ہے حال تیرا	ولی اختری
حمدِ الٰہی/۱۷	عالمِ کونین کی ہر شئ تری تسبیح خواں	تیری مدحت کر رہے ہیں چرخ پہ کرّوبیاں	ولی بستوی
حمدِ باری/۱۱	عشق کی چنگاریوں سے دل کو گرمایا مرے	اور بھٹی پر تپایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
چھ باتیں منظوم/۱۵	عدد اول یہ کلمہ طیبہ ہے	شریعت کی یہی محکم بنا ہے	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
چھ باتیں منظوم/۲۷	عدد سوئم جو نمبر ذکر کا ہے	یہ نمبر آخرت کی فکر کا ہے	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
چھ باتیں منظوم/۳۴	عمل میں جان پڑ جائے گی اس دم	کیا جائے گا رب کا ذکر جس دم	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
چھ باتیں منظوم/۳۴	عمل میں بندگی کی شان ہوگی	اسی سے بندگی میں جان ہوگی	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
چھ باتیں منظوم/۴۰	عمل رب کے لیے جو بھی کرے گا	اسی کو رب سے بدلہ بھی ملے گا	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
حمدِ الٰہی/۲۵	عطا کر روشنی کچھ اس طرح ایمان کی یارب!	دلِ ظلمت کدہ میں نور جلوہ بار ہو جائے	ولی بستوی
حمدِ الٰہی/۱۳	عطا کر تو مجھ کو مصمم ارادے	مصائب میں قدموں کو میرے جمادے	ولی بستوی
حمدِ الٰہی/۱۷	عندلیبانِ چمن یوں محوِ حمدِ پاک ہیں	نغمہ ہائے حمد سے گونجا ہے سارا گلستاں	ولی بستوی
حمدِ الٰہی/۱۷	عشق میں تیرے رہوں کھویا ہوا شام و سحر	تیرے ذکرِ پاک میں ہر دم رہوں رطب اللساں	ولی بستوی
داعیٔ اسلام/۳۵	عطا اللہ کروے ہے دعا امدادِ الہامی	مکمل کر دے اس کو علم کا احساسِ اسلامی	مولانا صادق بستوی
داعیٔ اسلام/۷۵	عروسِ رحم دل سے، گھر کہا آکر ردا لاؤ	ہوئی محسوس سردی سی، اڑھاؤ اور گرماؤ	مولانا صادق بستوی
زادِ مدینہ/۱۶	عطر و گلاب و مشک کی باتیں نہ کیجیے	محبوبِ کبریا کا پسینہ قریب ہے	ولی بستوی
یادِ مدینہ/۳۲	عرشِ بریں سے بڑھ کے ہوا روضۂ رسول	سوگھو مہک رہا ہے پسینہ رسول کا	ولی بستوی
انتخابِ ولی/۷	عشقِ احمد سے دل کو سجالو اور ان کی نسبت سے جنت کو پالو	جز شہِ دیں کی نسبت کے یارو! حشر میں کوئی چارہ نہیں ہے	ولی بستوی
مسافرِ مدینہ/۱۰	عظمتوں کا ستارہ مدینے میں ہے	رفعتوں کا شرارہ مدینے میں ہے	ولی بستوی
چھ باتیں منظوم/۶	عشاء کے وقت جس نے بندگی کی	عبادت نصف شب، حق نے عطا کی	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
داعیٔ اسلام/۵۱	عطاؤں سے مسلسل راہ کل ہموار کر ڈالی	رہی ہر روئے دادا کی، رسول اللہ کے عالی	مولانا صادق بستوی

داعی اسلام/۵۹	عروسِ رحم دل کی رات سے ماں کو اوائی دی	سواری اک لدے اصول کی دے کر وداعی دی	مولانا صادق بستوی
داعی اسلام/۷۶	تعلّی اس دورِ کم عمری سے ہی اسلام لے آئے	اسی دم سے وہ اول مسلم اولاد کہلائے	مولانا صادق بستوی
داعی اسلام/۷۷	عروسِ رحم دل، اول رہی اسلام کے سائے	علاوہ اس کے کل اول مسلماں آٹھ کہلائے	مولانا صادق بستوی
زادِ مدینہ/۱۳	عمر جب کہ اسلام لائے نبی پر	تو گونجی حرم سے اذانِ بلالی	ولی بستوی
نقشِ حریت/۵	عشق و آزادی بہارِ زیست کا سامان ہے	عشق میری جان، آزادی مرا ایمان ہے	نامعلوم
نقشِ حریت/۵	عشق پر کردوں فدا میں اپنی ساری زندگی	لیکن آزادی پہ میرا عشق بھی قربان ہے	نامعلوم
کلیاتِ یوسف/۸۲	عالم کی سیادت کے ہیں اسباب بکثرت	بنیاد جو اصلی ہیں وہ ہیں علمی مہمات	مفتی یوسف تاؤلوی
کلیاتِ شیخ الہند/۳۹	عزیزو! فکر کیا ہے کس لیے مایوس بیٹھے ہو	وہ سالارِ طبیباں ہے، دوائے دردِ حرمانی	شیخ الہند محمود حسن دیوبندی
منظوم ظفر/۲۷	عظمتِ دین بھی قلب میں ہے پنہاں	جو بھی سن لے کہے واہ کیا بات ہے	ظفر اقبال
انتخاب کلیات علماء دیوبند/۱۱۶	عبث لگائی ہیں پابندیاں زباں کے لیے	خموشی ایک ہی عنواں ہے داستاں کے لیے	مفتی نسیم احمد فریدی
چراغِ شام/۵۶	علومِ دینِ حق کی روشنی سے ہمنشیں میرے	جہانِ فکر تیرہ روز کو تم جگمگا دینا	مولانا افتخار ثاقب سستی پوری
دیوبند علمی شناخت نامہ/۴۱	علومِ دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے	زباں گو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا	اکبر الٰہ آبادی
خوشبو، روشنی، رنگ/۱۸۹	عدالتوں میں جب لین دین ہونے لگیں	تمہی بتاؤ بے چارے وکیل کیا کریں	منور رانا کلکوی
علمائے دیوبند کون ہیں/۵۹	عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ اشک ہے آستیں نہیں ہے	زمیں کی رونق چلی گئی ہے افق پہ مہرِ مبیں نہیں ہے	شورش کاشمیری
پہلا آسمان/۷۷	عمر بڑھتے کی غلط فہمی میں کاٹی ساری عمر	سچ یہ ہے کہ لمحہ لمحہ کم ہوئی ہے زندگی	ڈاکٹر نواز دیوبندی
نغمۂ سحر/۳۳	عنایتوں کا یہ عالم کہ زندگی ہمہ کیف	اب اور جو بھی ملے، رحمتِ تمام مجھے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
اہلِ دل کی سوغات	علم مولا، مرکزِ نغماتِ سازِ زندگی	زندگی کا گوشہ گوشہ بے نیازِ زندگی	علامہ اقبال
گلستانِ ہزار رنگ/۳۹	عذابِ حشر سے واعظ مجھے تو کیا ڈراتا ہے	تجھے معلوم بھی ہے، فردِ عصیاں کون دیکھے گا	مخمور دہلوی
عرفانِ محبت/۲۳	عشق کے فیض سے بحمد اللہ	ہجر میں پا رہے ہیں کیفِ حضور	مولانا احمد پرتاپگڈھی
فیضانِ محبت/۶۲	عشق کی اک نگاہ سے احمد	ذرہ ماہِ تمام ہوتا ہے	مولانا احمد پرتاپگڈھی
آوازِ انقلاب/۶۲	عرصۂ دہر کی جھلسی ہوئی ویرانی میں	ہم کو رہنا ہے پر یوں ہی تو نہیں رہنا ہے	فیض احمد فیض
آوازِ انقلاب/۶۲	عدو کی سختیاں الٹا اثر دکھائیں گی	وہ غافلوں کو پھر اب ہوشیار دیکھیں گے	خورشید

کلیاتِ اقبال/۵۹	عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں	کہ بامِ عرش کا طائر ہے میرے ہم زبانوں میں	علامہ اقبال
دیوانِ غالب/۵۸	عمر بھر دیکھا کئے مرنے کی راہ	مر گئے پر دیکھئے دکھلائیں کیا	مرزا غالب دہلوی
دیوانِ غالب/۵۹	عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا	درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا	مرزا غالب دہلوی
ہزار اشعار/۲۷	عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن	دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں	بہادر شاہ ظفر
بیت بازی/۴۷	عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں	نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں	علامہ اقبال
بیت بازی/۴۷	عمر بھر روح کی اور جسم کی یکجائی ہو	کیا قیامت ہے کہ پھر بھی نہ شناسائی ہو	جگر مرادآبادی
معیاری بیت بازی/۴۷	عروجِ آدمِ خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں	کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہِ کامل نہ بن جائے	علامہ اقبال
شعروں کا کھیل/۲۲۳	عجب کیا ہے کہ اس ہمت شکن طوفاں کے پہلو سے	کوئی ایسی بھی موج اٹھے کہ بیڑا پار ہو جائے	حفیظ میرٹھی

غ

حمدِ باری/۱۳	غفلتوں کی نیند سے بیدار آنکھیں ہو گئیں	قلبِ خوابیدہ جگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمدِ الٰہی/۲۱	غم و سوزشِ عشق لے کر چلا ہوں	مجھے روشنی دے کہ ہے راہ پُرخم	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۵۱	غنچے میں کلی میں تری خوشبو	مشکیں ہے تجھی سے نافِ آہو	حافظ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	غنچے غنچے سے عیاں رحمت تری	ذرے ذرے سے ہیں جلوے آشکار	ولی بستوی
اشکِ ندامت/۷۸	غیر کے در پہ جو جھکے وہ تو ہے سر ذلیل و خوار	در پہ ترے جو سر جھکے سر وہی ہے سرفراز	انیس الہ آبادی
غیر مطبوعہ	غیروں کے سامنے نہ جھکاؤں گا سر کو میں	تیرے درِ کرم سے اٹھاؤں نہ سر کو میں	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	غیرت و خودداری باطن ہی مجھ کو ہے عزیز	دولتِ کونین ہے اس کے عوض کمتر "ولی"	ولی بستوی
نوری کرن/۲۵	غم کا طوفان ہے دل پریشان ہے غرق کشتی کے ہونے کا امکان ہے	اس کا لنگر بھی تو آپ کے ہاتھ ہے میری کشتی کنارے لگا دیجئے	توحید وارثی
غیر مطبوعہ	غلافِ خانۂ کعبہ کو چھویا، سنگِ اسود بھی	حطیم و ملتزم کے پاس بھی جا کر دعا کی ہے	ولی بستوی
ارمغانِ نعت/۱۷	غلامِ حضرتِ خیر الورٰی ہوں کیا نہیں میرا	فضائے لامکاں میری، بساطِ کن فکاں میرا	آرزو سہارنپوری
ارمغانِ نعت/۸۲	غمِ عشقِ محمد میں کوئی دیکھے فنا ہو کر	اجل ہنستی ہوئی آتی ہے پیغامِ بقا ہو کر	لئیق ٹونکی
کشکولِ مجذوب/۱۲۶	غم ان کا مجھے اس لئے مرغوب ہے ناصح	کہ ان کے غم میں، غمِ ایں واں نہیں ہوتا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
صدائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۶۹	غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن	خدا کی اور تری الفت سے مرا سینہ فگار	مولانا قاسم نانوتوی

نداے شاہی کا نعت النبی نمبر/۳۴۲	غم مجھ کو نہیں لاکھ زمانہ ہو مخالف	پامال نہ ہوگا کبھی گلزار محمد	مولانا احمد رضا بگنڈھی
باغ مدینہ/۳۴	غم حیات نہ خوف قضا مدینے میں	نماز عشق کریں گے ادا مدینے میں	قیصری کانپوری
گلزار مدینہ/۶	غوث قطب ابدال قلندر سب ان کے محتاج	میرا داتا ہر داتا کا داتا لگتا ہے	نیازی
چراغ حرم/۲۵	غم نہیں گو زمانہ مخالف رہا	بس ہمیں آپ کی اک نظر چاہیے	مولانا عبدالمعبود نادان بستوی
خلق عظیم/۶۱	غمزہ و ناز و تکبر سب کا کٹ کر رہ گیا	طوق باطل کا ہر اک گردن سے کٹ کر رہ گیا	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
کشکول مجذوب/۱۱۴	غنیمت ہے کہ مجھ کو قعر دریا نے جگہ دے دی	وبال موج دوش آب تھا، میں بار ساحل تھا	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کلیات اقبال/۱۰۱	غازۂ الفت سے یہ خاک سیہ آئینہ ہے	اور آئینے میں عکس ہمدم دیرینہ ہے	علامہ اقبال
کلیات اقبال/۱۰۸	غرض ہے پیکار زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا	جہاں کا فرض قدیم ہے تو، ادا مثال نماز ہو جا	علامہ اقبال
کلیات اقبال/۱۳۹	غرۂ شوال اے نور نگاہ روزہ دار	آ، کہ تھے تیرے لیے مسلم سراپا انتظار	علامہ اقبال
شاہنامہ اسلام/۳۰	غنیم مرگ کے قدموں تلے روندی گئیں آخر	اکڑ کر چلنے والے دب گئے زیر زمیں آخر	حفیظ جالندھری
شاہنامہ اسلام/۵۶	غرض اس نوجواں کو دیکھ کر شیطان تھرایا	جھلک ایمان کی دیکھی تو بے ایمان تھرایا	حفیظ جالندھری
صور اسرافیل/۱۰	غزالی ہو کہ رازی ہو کہ جامی	نہیں کچھ بھی اگر غازی نہیں ہے	مولانا حبیب پالنپوری
نغمہ زار اردو	غربت و افلاس کا مٹ جائے سب نام و نشاں	دیکھنے والوں پہ جنت کا گماں پیدا کریں	انور بستوی
نعت حق/۲۳	غافل ہے تو جو غفلت کی یہاں نیند میں غافل سوتا ہے	ہر ایک گھڑی ہے یاد کہن کی کیوں ہاتھ سے دولت کھوتا ہے	نامعلوم
گلدستۂ محسن/۵۰	غنچے ہیں خوں فشاں لب گل پر بھی ہے فغاں	شمع زمن چلے ہو ہمیں چھوڑ کر کہاں	محسن مظفر نگری
کلیات اکبر/۴۲	زبان خلق پہ بس اک فسانہ بنا دیا	نہ ہم رہے نہ دل رہا، نہ دل کا مدعا رہا	اکبر الہ آبادی
اشک ندامت/۱۶۴	غم غلط کرنے کی یہ صورت ہے	صبر پہ مسکرائے جاتے ہیں	انیس الہ آبادی
کلیات اقبال/۶۹	غربت میں ہوں اگر ہم دل ہے، مگر دل وطن میں	سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا	علامہ اقبال
	غنیمت جان لے مل بیٹھنے کو	جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے	نامعلوم
غیر مطبوعہ	غنی القلب ہوں میں بے نیاز مال و دولت ہوں	مری دنیا خودی سے ہے سدا آباد اے ساقی	ولی بستوی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۱۹	غم کو ثبات بھی آخر کب تک اور یہ حیات بھی آخر کب تک	ہم بھی نہ ہوں گے، غم بھی نہ ہوگا وہ دن بھی کچھ دور نہیں	فانی بدایونی
بیت بازی/۹۰	غبار راہ کو لے جاؤں آسمانوں تک	یہ اہل عزم کا تحفہ ہے، کہکشاں کے لیے	عاصی کرنالی

بیت بازی/۹۰	غلط نہیں ہے کہ غم زندگی کا حصہ ہے	مگر خدا کے لیے زندگی کو غم نہ کہو	جعفر
بیت بازی/۹۰	غبار آلودۂ رنگ و نسب ہیں بال و پر تیرے	تو اے مرغ حرم اڑنے سے پہلے پر فشاں ہو جا	علامہ اقبال
بیت بازی/۹۰	غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم	نہایت اس کی حسین، ابتدا ہے اسمٰعیل	علامہ اقبال
بیت بازی/۹۰	غیر کی شمع بھی بجھنے نہیں دیتے شرفاء	تم نے اپنے ہی چراغوں کو بجھا رکھا ہے	شفیق جونپوری
شعروں کا کھیل/۲۳۲	غم اٹھانے کے واسطے دم ہے	زندگی ہے اگر تو کیا غم ہے	مرزا داغ دہلوی
شعروں کا کھیل/۲۳۲	غم کا عالم عجیب ہوتا ہے	کوئی ہنستا ہے کوئی روتا ہے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۳۲	غمِ ہستی کا اسدؔ کس سے ہو جز مرگ علاج	شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہوتے تک	مرزا غالبؔ دہلوی
شعروں کا کھیل/۲۳۲	غم نہیں لیتے زمانہ ہے جو دشمن اپنا	جس کا کوئی نہیں ہوتا ہے خدا ہوتا ہے	لیثؔ قریشی
شعروں کا کھیل/۲۳۲	غم کی دولت حاصل کرنا سب کے بس کی بات نہیں	ہم نے کچھ ایثار کیا ہے تب یہ دولت پائی ہے	لیثؔ قریشی
معیار بیت بازی/۷۶	غالبؔ ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک سے	بیٹھے ہیں ہم تہیۂ طوفاں کیے ہوئے	مرزا غالبؔ دہلوی
معیار بیت بازی/۷۶	غربت کی تیز آگ پہ اکثر پکائی بھوک	خوشحالیوں کے شہر میں کیا کچھ نہیں کیا	ساجد اقبال
معیار بیت بازی/۷۶	غنچوں کے مسکرانے پہ کہتے ہیں ہنس کے پھول	اپنا کرو خیال ہماری تو کٹ گئی	شادؔ عظیم آبادی
ہزار اشعار/۲۷	غم و غصہ و رنج و اندوہ و حرماں	ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے	نامعلوم
بیت بازی/۴۹	غنیمت ہے قفس، فکر رہائی کیا کریں ہمدم	نہیں معلوم اب کیسی ہوا چلتی ہے گلشن میں	ثاقبؔ لکھنوی
بیت بازی/۵۰	غم و خوشی کا توازن کسی کو کیا معلوم	ہزار اشک نکلتے ہیں اک خوشی کے لیے	احمد فراز پاکستانی

ف

حمد الٰہی/۲۶	فیضِ کرم کے جاری دریائے بیکراں سے	وہ ہو گئے غنی جو پھرتے تھے مارے مارے	ولیؔ بستوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۰۲	فیض سے اس کے بہرہ ور ہے تمام	کیا گدا کیا امیر اوج مقام	عادلؔ
غیر مطبوعہ	فضل و کرم کے گلشن ہر سو سجائے تو نے	جود و عطا کے خرمن ہر سو لگائے تو نے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	فنا سے ذات تری پاک ہے اصلِ بقا تو	گدائے بے نوا سب ہیں ترے، سب کا خدا تو ہے	ولیؔ بستوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۹۴	فقیر و خاکسار و بے نوا ہوں	برا ہوں پر ترے در کا گدا ہوں	مولانا محمد ثانی لکھنوی
قرطاس ناگپور کا حمد و مناجات نمبر/۱۰۳	فضل وکرم سے اس کے گناہوں کو ڈھانپ دے	اور بخش دے اسے کہ یہ تقصیر وار ہے	عادلؔ

ذوالجلال والاکرام/۱۷	فضائے صحنِ حرم سے پھر نظر شاداب	مری نگاہ میں منظر وہی سہانہ رہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۳۰	فلک پہ نشاں اس کی قدرت کے ہیں	مظاہر عجب اس کی حکمت کے ہیں	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۴۹	فکر کو آب و تاب دیتا ہے	دولتِ اضطراب دیتا ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۵۰	فہم و ادراک دے کے انساں کو	کی عطا روح جسمِ بے جاں کو	حافظ لدھیانوی
نغمۂ سحر/۳۳	فنا ہوا تو ملی منزلِ سلام مجھے	کمالِ بادہ کشی ہے شکستِ جام مجھے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
آمنہ کا دلارا/۸	فردوس سے بڑھ کر ہے، سوا عرشِ بریں سے	اللہ ہوا خود ہی نگہبانِ مدینہ	ولی بستوی
آمنہ کا دلارا/۲۱	فراقِ نبی میں ہوں میں چاک داماں	غمِ عشق سر پہ اٹھاتا رہا ہوں	ولی بستوی
آمنہ کا دلارا/۲۵	فخرِ دو عالم کے اسوہ کی لازم ہے تقلید	آقا کا ہر قول و عمل ہے قرآں کی تفسیر	ولی بستوی
بیٹھا بیٹھا ہے میرے محمد کا نام/۵۵	فضاؤں میں اگر کوئی پرندہ رقص کرتا ہے	تو آنکھوں کو مدینے کے کبوتر یاد آتے ہیں	ازہر درانی
بیٹھا بیٹھا ہے میرے محمد کا نام/۵۹	فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر ہم بھی بے بس نہیں بے سہارا نہیں	خود انہیں کو پکاریں گے ہم دور سے راستے میں اگر پاؤں تھک جائیں گے	اقبال عظیم پاکستانی
بیٹھا بیٹھا ہے میرے محمد کا نام/۷۳	فاراں کی وادیوں میں جہاں بحر کی ہے شفا	وہ منبعِ شفا ہے مرے مصطفےٰ کے ساتھ	اوصاف شیخ
صہبائے سخن/۱۷	فیضِ دردِ عشق سے احساسِ دل حاصل ہوا	کھل گئیں آنکھیں مری جب آشنائے دل ہوا	ڈاکٹر عبدالحی عارفی پاکستانی
صہبائے سخن/۱۱۸	فنا ہو جائیں تیرے آستاں پر	سوا اس کے ہمارا مدعا کیا ہے	ڈاکٹر عبدالحی عارفی پاکستانی
نسخہ ہائے وفا/۳۷	فضائے دل پہ اداسی بکھرتی جاتی ہے	فسردگی ہے کہ جاں تک اترتی جاتی ہے	فیض احمد فیض
نسخہ ہائے وفا/۳۷	فریبِ زیست سے قدرت کا مدعا معلوم	یہ ہوش ہے کہ جوانی گزرتی جاتی ہے	فیض احمد فیض
نسخہ ہائے وفا/۵۱	فکرِ فردا اتار دے دل سے	عمرِ رفتہ پہ اشکبار نہ ہو	فیض احمد فیض
کلیاتِ اختر شیرانی/۸۷	فضا پہ بستیوں پہ جنگلوں پہ دھوم دھارا ایک بدلی چھا رہی ہے	چھما چھم مینہ کی بوندیں پڑ رہی ہیں کہ ساون کی پری کچھ گا رہی ہے	اختر شیرانی
کلیاتِ اختر شیرانی/۱۳۰	فضاؤں میں بہارِ کیف و نکہت مسکراتی ہے	خدائی سلسبیل بے خودی میں ڈوب جاتی ہے	اختر شیرانی
کلیاتِ اختر شیرانی/۱۶۴	فضائے غم میں مسرت سی جھلملائی ہے	خزاں کی شام پہ صبحِ بہار چھائی ہے	اختر شیرانی
کلیاتِ اختر شیرانی/۱۹۱	فضا میں نمایاں گلستاں ہوا	سرِ چرخ کیسا چراغاں ہوا	اختر شیرانی
ہمارا وطن/۳	فرنگی تاج کو ہم نے تو قدموں سے کچل ڈالا	سرِ فرعونیت کو ہم نے ہاتھوں سے مسل ڈالا	ولی بستوی
ہمارا وطن/۷	فردوس ہے ہماری ہندوستاں ہمارا	رشکِ دِرِ اِرَم ہے یہ گلستاں ہمارا	ولی بستوی

ہماراوطن/۱۴۳	فیض کا در کھلا ہے سبھوں کے لیے	فیض میں ہے کنارہ ہمارا وطن	ولی بستوی
دیوانِ درد/۱۴۷	فارغ ہو بیٹھ فکر سے دونوں جہان کی	خطرہ جو ہے سو آئینۂ دل پہ زنگ ہے	خواجہ میر درد دہلوی
دیوانِ درد/۱۴۹	فرصتِ زندگی بہت کم ہے	مغتنم ہے یہ دید جو دم ہے	خواجہ میر درد دہلوی
	فنا فی اللہ میں اصلی بقا کا راز مضمر ہے	جنھیں مرنا نہیں آتا انہیں جینا نہیں آتا	نامعلوم
بیت بازی/۹۲	فضا جاگی زمین و آسماں جاگے، سحر جاگی	مگر خود سو گیا تھک کر نقیبِ کارواں میرا	شفیق جونپوری
بیت بازی/۹۲	فریبِ روشنی میں آنے والو میں نہ کہتا تھا	کہ بجلی آشیانے کی نگہباں ہو نہیں سکتی	شفیق جونپوری
بیت بازی/۹۲	فرشتے کی ضرورت، دیوتا کی جستجو کیسی	فقط انسان بن جائے تو پھر کیا بات تھی اپنی	شفیق جونپوری
بیت بازی/۹۲	فلک دیتا ہے جن کو عیش ان کو غم بھی دیتا ہے	جہاں بجتے ہیں نقارے وہاں ماتم بھی ہوتا ہے	مرزا داغ دہلوی
بیت بازی/۹۳	فرازِ دار پہ رکھتے چلو سروں کے چراغ	جہاں تلک یہ ستم کی سیاہ رات چلے	مجروح سلطانپوری
بیت بازی/۹۳	فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں	موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں	علامہ اقبال
بیت بازی/۹۳	فضا میں چھائی ہے مایوسیوں کی تاریکی	مرے یقین، مری راہ میں اجالا کر	حفیظ میرٹھی
معیارِ بیت بازی/۸۷	فصیلِ جسم پہ تازہ لہو کے چھینٹے ہیں	حدودِ وقت سے آگے نکل گیا کوئی	شکیل جلالوی
معیارِ بیت بازی/۸۷	فرزانہ اجاڑے ہے بھرے شہروں کو لیکن	دیوانہ تو صحرا کو بھی آباد کرے ہے	اکبر الہ آبادی
معیارِ بیت بازی/۸۷	فرصت کا وقت ڈھونڈ کے ملنا کبھی اجل	تم کو بھی کام ہے ابھی مجھ کو بھی کام ہے	عبدالحمید عدم
معیارِ بیت بازی/۸۷	فقیرِ شہر کے تن پر لباس باقی ہے	امیرِ شہر کے ارماں ابھی کہاں نکلے	ساحر لدھیانوی
معیارِ بیت بازی/۸۷	فریبِ زندگی جس نے نہ دیکھا ہو مجھے دیکھے	نہ سینے میں ہے دل اپنا نہ منھ میں ہے زباں اپنی	پنڈت نرائن چکبست
بیت بازی/۵۰	فضول آس لگائے نہ باغباں سے کوئی	جو ایک برگ نہ دے وہ گلاب کیا دے گا	جمال قریشی
بیت بازی/۵۰	فاصلے صدیوں کے لمحوں میں بدل جائیں گے	عزمِ پرواز تو ہو طاقتِ پرواز کے ساتھ	ذوا کرراہی
بیت بازی/۵۰	فطرتاً ہر آدمی ہے طالبِ امن و اماں	دشمنوں کو بھی محبت کی نظر سے دیکھئے	شکیل بدایونی
بیت بازی/۵۰	فریاد بھی کرتا ہوں تو اللہ سے اپنے	اس در کے سوا میں کہیں سائل نہیں ہوتا	امیر مینائی
ہزار اشعار/۴۷	فطرت کا ایک سا ہے عمل جب چمن چمن	پھولوں کے ساتھ ساتھ ہی خاروں کی بات ہو	نامعلوم
ہزار اشعار/۴۷	فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں	کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں	علامہ اقبال

ق

غیر مطبوعہ	قدیم ذات ہے تیری، کریم نام ترا	عجیب شان ہے تیری، عظیم کام ترا	وؔلی بستوی
غیر مطبوعہ	قیدِ فرنگ سے ملی نجات اے ''وؔلی''	آزادی کی ہم کو ملی سوغات اے ''وؔلی''	وؔلی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۴۹	قبر کے اندھیروں میں، کفر کی گھٹاؤں میں	مشعل مسلماں ہے، لا الٰہ الا اللہ	وؔلی بستوی
حمد الٰہی/۱۹	قلبِ غمگیں کو عطا کر دے مرے کیف و سرور	اور میری شامِ غم کو بخش دے صبحِ حسیں	وؔلی بستوی
چراغ شام/۳۲	قلبِ حزیں میں میرے ہر آن ہے سمایا	ہر سانس میں ہے میری، ہر ایک آرزو میں	مولانا افتخار ثاقبؔ بستی پوری
غیر مطبوعہ	قریب تر ہے رگِ جاں سے بھی رحیم ہے تو	قدیر و خالق مطلق بھی ہے فہیم ہے تو	وؔلی بستوی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۳۸	قربان تری شانِ حکیمانہ پہ ہر بات	اب بات یہ انداز کریمانہ بنا دے	فاؔنی بدایونی
کلام صوفی/۲۶	قبر میں مصروفِ طاعت ہے جسد یا جانِ پاک	عرش سے افضل ہے رتبہ میں ترے مرقد کی خاک	سید عبدالرب صوفؔی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۱۲۷	قیصر و کسریٰ کی عظمت جس کے قدموں پر نثار	آج ہے پیشِ نظر جاہ و جلالِ مصطفےٰ	جلاؔل الہ آبادی
غیر مطبوعہ	قمر ٹکڑے ہوا سورج پلٹ آیا شجر دوڑا	پہاڑوں نے گواہی دی حجر نے بھی پڑھا کلمہ	وؔلی بستوی
غیر مطبوعہ	قامتِ ناز کو زلفِ ممتاز کو نیک انداز کو	رب کے ہمراز کو، السلام	وؔلی بستوی
غیر مطبوعہ	قافلے والو! تم رک کے ڈھونڈھو ذرا	دل مدینے کی گلیوں میں کھو آیا ہوں	وؔلی بستوی
غیر مطبوعہ	قبر میں تاکہ حاصل ہو چین و سکون	کوچۂ پاک میں جا کے سو آیا ہوں	وؔلی بستوی
حمد الٰہی/۴۴	قافلہ ہے کہیں اور منزل کہیں	پُر خطر ہے سفر، رہنما چاہئے	وؔلی بستوی
بیت بازی/۹۵	قدم قدم پہ نشیب و فراز ملتے ہیں	رہِ حیات میں انساں بہ احتیاط چلے	عنواؔن چشتی
بیت بازی/۹۵	قدم قدم جو رکتی ہے راہِ غربت میں	یہ کون ہے مرے ہمراہ، زندگی تو نہیں	جمؔل
بیت بازی/۹۵	قدم جو آگے کو بڑھتے ہیں پھر نہیں رکتے	کنارِ بحر پہ ہم کشتیاں جلا آئے	نعیؔم صدیقی پاکستانی
بیت بازی/۹۵	قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے	اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد	مولانا محمد علی جوہؔر رامپوری
بیت بازی/۹۵	قفس کیا اور قفس کی تیلیاں کیا	کہ مجھ میں جرأتِ پرواز بھی ہے	ماہؔر القادری
شعروں کا کھیل/۲۵۰	قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں	کچھ بھی پیغام محمد کا تمہیں پاس نہیں	علامہ اقباؔل
شعروں کا کھیل/۲۵۰	قرب منزل پر کبھی ہوتا نہ راہی مطمئن	قافلے لٹتے ہیں اکثر آ کے منزل کے قریب	ڈاکٹر راہؔی

شعروں کا کھیل/۲۵۰	قدم عروج کی جانب وہ کیا بڑھائیں گے	جو لوگ شکوۂ دورِ زوال کرتے ہیں	جلیل فتح پوری
شعروں کا کھیل/۲۵۰	قناعت نہ کر عالمِ رنگ و بو پہ	چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں	علامہ اقبال
آتشِ گل/۶	قفس کو ہے اگر بیزار بلبل	تو پھر یہ شغلِ تزئینِ قفس کیا	جگر مرادآبادی
آتشِ گل/۱۷	قفس توڑ کر مطمئن ہو نہ بلبل	قفس صورتِ آشیاں اور بھی ہیں	جگر مرادآبادی
آتشِ گل/۸۶	قسمت تری خود ہے ترے کردار میں مضمر	قسمت کو بنانا ہے تو قسمت سے گزر جا	جگر مرادآبادی
معیارِ بیت بازی/۸۱	قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی کہاں کمند	دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا	قائم چاند پوری
معیارِ بیت بازی/۸۱	قریب یار ہے روزِ محشر، چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر	جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا	ناسخ
معیارِ بیت بازی/۸۱	قفس کی تیلیوں میں جانے کا کیا ترتیب رکھی ہے	کہ ہر بجلی قریبِ آشیاں معلوم ہوتی ہے	سیماب اکبرآبادی
معیارِ بیت بازی/۸۱	قیدِ ہستی سے کب نجات جگر	موت آئی اگر حیات گئی	جگر مرادآبادی
بیت بازی/۵۲	قدم بڑھاؤ دوستو! یہ وقت کی پکار ہے	قدم ملا کے تم چلو یہ دورِ انتشار ہے	نامعلوم
بیت بازی/۵۲	قاتل ہی محافظ ہے قاتل ہی سپاہی ہے	شیشوں کی عدالت میں پتھر کی گواہی ہے	نامعلوم
نقشِ حریت/۳۱	قیدِ فرنگ و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں	موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کون	مولانا ظفر علی خاں
نقشِ حریت/۳۳	قبائے سلطنت کے گر فلک نے کر دیئے ٹکڑے	فضائے آسمانی میں اڑیں گی دھجیاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۵۵	قبا ایک دن چاک اس کی بھی ہوگی	جنوں کب کسی کی رعایت کرے ہے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
کلامِ صوفی/۱۹۶	قوموں میں آج زباں زد ہیں، الفاظ حقوقِ نسواں کے	یہ بھولے ہوئے افسانے ہیں اسلامی عہد و پیماں کے	عبدالرب صوفی
کلامِ صوفی/۱۹۷	قسامِ ازل کی قسمت میں یہ عیب نمائی خوب نہیں	اے عورت، نا عورت بننا کیا تیرے لیے معیوب نہیں	عبدالرب صوفی
کلیاتِ اکبر	قومی ترقیوں کی زمانے میں دھوم ہے	مردوں سے زیادہ آج زنانے میں دھوم ہے	اکبر الٰہ آبادی
ہمارا وطن/۱۷	قومی ترنگا جھنڈا عظمت نشاں ہمارا	ہے عزت و شرف کا کوہِ گراں ہمارا	ولی بستوی
دیوانِ غالب/۴۸	قطرے میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو میں کل	کھیل لڑکوں کا ہوا دیدۂ بینا نہ ہوا	مرزا غالب دہلوی
نغماتِ ولی/۲۰	قصۂ طور کو محفل میں یوں چھیڑا نہ کرو	حسنِ یوسف کو مجالس میں یوں رسوا نہ کرو	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۲۰	قیس کا عشق کے صحراؤں میں چرچا نہ کرو	ساغر و بادہ و مے نوشی کا چرچا نہ کرو	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۳۶	قصۂ شوق کو چھیڑا ہے ازل سے دل نے	خاتمے پر مگر آئی نہیں تمہید ہنوز	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۳۶	قوم میں گو علم پھونکے بھی ہوائے زندگی	جان کیا پیدا ہو جب دو شخص بھی یکدل نہیں	ولی بستوی

کشکول مجذوب/۱۸۶	قائم رہے یہ ہمت مردانہ دم ترا	اکھڑے ہوئے قدم بھی مرے پھر جما دے	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کشکول مجذوب/۱۸۹	قدم راہِ اثر میں اس نے رکھا تھا نہ رکھا ہے	یہ وہ نالہ ہے جواب تک زباں تک تھا زباں تک ہے	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کشکول مجذوب/۱۸۹	قدم قدم پہ صدائیں ہیں نحن اقرب کی	یوں ہی گزر گئی اک عمر جستجو کرتے	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
بیت بازی/۹۵	قصر و ایواں کی ہل گئی بنیاد	جب فقیروں کو آ گیا ہے جلال	ماہر القادری
زیارت مدینے/۹	قدرت کی چارہ سازی ہے جسے بھی وہ نواز دے	جسے وہ چاہے زندگی کا کیف سوز ساز دے	مولانا صادق بستوی
ماہنامہ نقوشِ حیات بستی	قدم قدم پہ یہ بکھرے ہوئے نقوشِ حیات	روش روش پہ پتہ روشنی کا دیتے ہیں	مولانا صادق بستوی
		ک	
حمد باری/۵	کاروانِ شوق جب آیا ترے گھر کے قریب	مجھ کو بھی شامل کرایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
حمد باری/۶	کیں دعائیں میں نے ہاں رکنِ یمانی کے قریب	رکنِ شامی پر بھی آیا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	کرم اس کا اگر ہوگا مداوا سروری ہوگا	اسی کے رحم سے حاصل، سرورِ سرمدی ہوگا	ولی بستوی
حمد الٰہی/۲۷	کشتی مری پھنسی ہے موجِ بلا میں جا کر	ساحل پہ تو لگا دے اے لا مکاں والے	ولی بستوی
کلام صوفی/۸۴	کہکشاں کی ہیں شمعیں فروزاں	حمد باری کی روشن ضیا سے	سید عبد الرب صوفی
غیر مطبوعہ	کبھی سورج کی کرنوں سے تمازت چھین لیتا ہے	وہ نا اہلوں سے ہر شانِ امارت چھین لیتا ہے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	کبھی کشتی بچاتا ہے قیامت خیز طوفاں میں	لبِ ساحل کبھی ہاتھوں سے طاقت چھین لیتا ہے	ولی بستوی
شمع رسالت/۴	کتنا دلکش ہے روئے حسیں آپ کا	حسن کا ماہ پارہ مدینے میں ہے	ولی بستوی
دیوبند، ادبی شناخت نامہ/۹۳	کانٹوں کی زباں بند، لبِ گل پہ زہر خند	کیسا یہ رخِ فصلِ بہاراں ہے ابھی سے	شاہین جمالی
دیوانِ غالب/۱۴	کیا وہ نمرود کی خدائی تھی	بندگی میں مرا بھلا نہ ہوا	مرزا غالب دہلوی
پرکیف نعتیں/۱۶	کریں جالیوں پر ان آنکھوں کو صدقے	مُواجَہ میں اشکوں کے موتی لٹائیں	ذکی کیفی پاکستانی
پرکیف نعتیں/۱۷	کب آئے گی وہ صبحِ سعادت مرے آقا	جب یہ دلِ شوریدہ مدینے کو رواں ہو	ذکی کیفی پاکستانی
چراغ شام/۳۶	کیوں نہ محشر میں ثاقب کا غم دور ہو	جب ہے اپنا سہارا وہ میرا نبی	مولانا افتخار ثاقب بستی پوری
داعیِ اسلام/۵	کئی سالوں ادھر ہی آمدِ ہادیِ اطہر سے	ملا مکہ کے لوگوں کو سدا آرام اس گھر سے	مولانا صادق بستوی
غیر مطبوعہ	کتابِ پاک میں موجود ہے ارشادِ ربانی	محمد کی اطاعت شرط ہے بہرِ مسلمانی	ولی بستوی

غیر مطبوعہ	کالی گھٹائیں کھاتی ہیں واللیل کی قسم	شب بھی تلی ہے گیسوئے خمدار دیکھئے	ولیؔ بستوی
ہماراوطن/۱۷	کس شان سے ہے قائم پرچم وہ حریت کا	بھارت کی سر زمین پر قومی نشاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہماراوطن/۲۱	کہتے رہیں گے ہم تو یہ ملک ہے ہمارا	جب تک ''ولیؔ'' ہے باقی روحِ رواں بدن میں	ولیؔ بستوی
پسندیدہ نظمیں/۲۳	کانپ جاتے تھے عمر کے نام سے شاہوں کے دل	یہ نتیجہ ہی ہے فیضِ نسبتِ سرکار کا	ولیؔ بستوی
ہماراوطن/۲۶	کشتیٔ افرنگ سے آئی صدا یہ بار بار	موجِ طوفاں سے کنارہ ہند کے ساحل میں ہے	ولیؔ بستوی
ہماراوطن/۱	کہہ گئے اشفاقؔ و مدنیؔ اور عثمانؔ و حمیدؔ	اپنا مقصودِ طلب تو موت کی منزل میں ہے	ولیؔ بستوی
کلیات اقبالؔ/۶۱	کیا رفعت کی لذت سے نہ دل کو آشنا تو نے	گزاری عمر پستی میں مثالِ نقشِ پا تو نے	علامہ اقبالؔ
کلیات اقبالؔ/۶۱	کنوئیں میں تو نے یوسف کو جو دیکھا بھی تو کیا دیکھا	ارے غافل وہ مطلق تھا مقید کر دیا تو نے	علامہ اقبالؔ
دیوان غالبؔ/۹۹	کچھ نہ کی اپنے جنونِ نارسا نے ورنہ یاں	ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالمتاب تھا	مرزا غالبؔ دہلوی
نسخہ ہائے وفا/۲۸۴	کوئے ستم کی خامشی آباد کچھ تو ہو	کچھ تو کہو ستم کشو، فریاد کچھ تو ہو	فیض احمد فیضؔ
نغمہ سحر/۱۰۲	کہسار یہاں دب جاتے ہیں طوفان یہاں رک جاتے ہیں	اس کاخ فقیری کے آگے شاہوں کے محل جھک جاتے ہیں	مولانا ریاست علی ظفرؔ بجنوری
کلیات شبلیؔ/۵۰	کہیں اڑ کر یہ دامانِ حرم کو بھی نہ چھو آئے	غبارِ کفر کی یہ بے محابا شوخیاں کب تک	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیات شبلیؔ/۴۱	کبھی ہم نے بھی کی تھی حکمرانی ان ممالک پر	مگر وہ حکمرانی جس کا سکہ جان و دل پر تھا	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیات شبلیؔ/۵۴	کوئی جا کر یہ کہہ دے ہم گنہگاروں کی جانب سے	کہ اب مسلم کی ہستی تیرے الطاف نہاں تک ہے	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیات اقبالؔ/۳۲۱	کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا	نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں	علامہ اقبالؔ
کلیات اقبالؔ/۲۸۱	کہے نہ راہنما سے کہ چھوڑ دے مجھ کو	یہ بات راہ روِ نکتہ داں سے دور نہیں	علامہ اقبالؔ
فانیؔ بدایونی کے شاہکار اشعار/۲۹	کم ہے ذرے سے بھی یہ سارا نظامِ کائنات	دل کی وسعت چاہیے تھی چشمِ حیراں کے لیے	فانیؔ بدایونی
نقشِ حریت/۴	کڑکی کماں تو اس کو کہا نغمۂ حیات	خنجر کوئی چبھا تو اسے خار کہہ گئے	نازشؔ پرتاپ گڈھی
نقشِ حریت/۴	کس آن وبان کے وہ شہیدانِ حق تھے جو	تیغِ رواں کو ابروئے خمدار کہہ گئے	نازشؔ پرتاپ گڈھی
نقشِ حریت/۳۳	کوئی پوچھے کہ اے تہذیبِ انسانی کے استادو!	یہ ظلم آرائیاں تاکے، یہ حشر انگیزیاں کب تک	علامہ شبلیؔ نعمانی
نقشِ حریت/۳۳	کہاں تک لوگے ہم سے انتقامِ فتحِ ایوبی	دکھاؤگے ہمیں جنگِ صلیبی کی نشاں کب تک	علامہ شبلیؔ نعمانی
نقشِ حریت/۳۵	کہیں صلح و نرمی سے رہ جائے دیکھو	نہ یہ عقدۂ جنگ دشوار ہو کر	مولانا حسرتؔ موہانی

نقشِ حریت/۴۵	کوئی طغیانی ہو اپنا رخ بدلتی ہے ضرور	نا خدا ڈوبے کہ ابھرے موج چلتی ہے ضرور	نامعلوم
علمائے دیوبند کون ہیں/۵۶	کھلونا سمجھ کر نہ برباد کرنا	کہ ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں	مولانا سید حسین مدنی
علمائے دیوبند کون ہیں/۵۹	کئی دماغوں کا ایک انساں، میں سوچتا ہوں کہاں گیا ہے	قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے، زباں کا زورِ بیاں گیا ہے	شورش کاشمیری
پرکیف نعتیں/۹	کیسے بے رحم ہیں وہ لوگ جنہوں نے اے دوست	نام معصوم اداؤں کا جفا رکھا ہے	زکی کیفی پاکستانی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۷	کسی کے ایک اشارے میں کس کو کیا نہ ملا	بشر کو زیست ملی، موت کو بہانہ ملا	فانی بدایونی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۱۰	کسی کے غم کی کہانی ہے زندگی فانیؔ	زمانہ ایک فسانہ ہے مرنے والوں کا	فانی بدایونی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۱۰	کشتی کا سہارا ہے تو گرداب ہے فانیؔ	دریا میں تو ڈوب کے دریا سے گزر جا	فانی بدایونی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۲۶	کبھی آنسوؤں کو سکھا گئیں مرے سوزِ دل کی حرارتیں	کبھی دل کی ناؤ ڈبو گئیں مرے آنسوؤں کی روانیاں	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۲	کوئی دیر سے ہاتھ پھیلائے ہے	وہ نا مہرباں آئے ہے جائے ہے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۳	کب تک تمہیں عاجزؔ سے غمِ دل کی حکایت	کمبخت ہمیشہ یہی افسانہ کہے ہے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۵۵	کرے ہے عداوت بھی وہ اس ادا سے	لگے ہے کہ جیسے محبت کرے ہے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
کلیاتِ جگر/۵	کیوں نہ ہوتا ستم بھی بے پایاں	کرم بے حساب ہونا تھا	جگر مرادآبادی
کلیاتِ جگر/۱۹	کچھ کہوں تو کیا کہوں کس سے کہوں	میں ہی خود اپنا سوال اپنا جواب	جگر مرادآبادی

گ

حمد باری/۹	گر گیا تھا اہلِ دنیا کی نگاہوں سے مگر	تو نے عزت سے اٹھایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمد باری/۹	گمرہوں کے شہر میں، میں بھی رہا بھٹکا ہوا	تو نے راہِ حق دکھایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	گدا اس کے درِ عالی کا ہوگا سرورِ دوراں	"ولیؔ" اللہ کا، اللہ اس کا ہی ولی ہوگا	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/	گھٹا تیرے کرم کی گلشنِ ہستی پہ یوں برسی	کہ روحِ زندگانی جس سے ہر غنچے نے پائی ہے	ولیؔ بستوی
شعروں کا کھیل/۲۱۷	گھر کو زندہ لوٹ کے آئے	جان بچی سو لاکھوں پائے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۱۷	گر گئی، باقی جو ہے گر جائے گی	ریت کی دیوار حضرت آپ کی	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۱۷	گزرے گا ہو کے شہرِ خموشاں سے آج کون	سو مرتبہ چراغِ لحد جھلملا گئے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۱۷	گرانی کا نہ پوچھو حال یارو! اس زمانے میں	لگی ہے آگ ہر اک چیز کو ہر چیز مہنگی ہے	نامعلوم

شعروں کا کھیل/ ۲۱۷	گلوں سے سیکھو ہنر غم میں مسکرانے کا	کہ قید ہو کے وہ کانٹوں میں مسکراتا ہے	نامعلوم
غیر مطبوعہ	گئے وہ لامکاں، لوٹے وہاں سے کامراں ہو کر	محمد آسماں سے اک لئے امر دوام آئے	ولی بستوی
داعیٔ اسلام/ ۵۸	گئے دور اک سحر اس گاؤں والے گھر سے دائی کے	مگر دائی کا اس لڑکا رہا ہمراہ دائی کے	مولانا صادق بستوی
داعیٔ اسلام/ ۶۵	گئے مورد سے دو اک آدمی سردار کو لائے	محمد کو رسول اللہ کو، سردار کو لائے	مولانا صادق بستوی
داعیٔ اسلام/ ۷۵	گئے عالم کے گھر ہمراہ وہ اس کے ہادیٔ عالم	حرا کی کھوہ کے احوال اس سے کہہ گئے اکدم	مولانا صادق بستوی
ہمارا وطن/ ۲۳	گولی چلنے کی صدا آئی تو ہم آگے بڑھے	سامنے سے موت جب آئی تو ہم آگے بڑھے	ولی بستوی
ہمارا وطن/ ۱۰	گر چمن کو لہو کی ضرورت پڑی	تو بصد شوق گردن کٹائیں گے ہم	ولی بستوی
ہمارا وطن/ ۱۶	گہوارۂ اماں ہے ، ہندوستاں ہمارا	ہم تارے حریت کے یہ آسماں ہمارا	ولی بستوی
ہمارا وطن/ ۲۲	گلشنِ خلد کی اس میں رعنائیاں	نزہتوں کا گہوارہ ہمارا وطن	ولی بستوی
ہمارا وطن/ ۲۶	گردنیں ہم نے جھکائیں بہر ناموسِ وطن	دیکھنا ہے دھار کیسی خنجرِ قاتل میں ہے	ولی بستوی
ہمارا وطن/ ۲۹	گلشن کی آبرو ہیں نگہبانِ وطن ہیں	ہم دولت و کرسی کے طلبگار نہیں ہیں	ولی بستوی
کلیاتِ اقبالؔ/ ۶۶	گرچہ میں ظلمت سراپا ہوں، سراپا نور تو	سینکڑوں منزل ہے ذوقِ آگہی سے دور تو	علامہ اقبالؔ
کشکولِ مجذوبؔ/ ۱۲۰	گردش میں تخیل کا اثر دیکھ رہے ہیں	منزل کو بھی ہم رنگِ سفر دیکھ رہے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/ ۲۶۳	گدائی کی تری اللہ اکبر شان عالی ہے	کہ آکر جبہ سائی قیصر و فغفور کرتے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/ ۱۹۰	گیا نہ قید میں رہ کر بھی پاؤں کا چکر	رہے قفس میں بھی ہم گشت چار سو کرتے	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
معیارِ بیت بازی/ ۸۷	گئی چور کی طرح چھپ کر جوانی	دغا دے کے گھر سے یہ مہمان نکلا	منیرؔ شکوہ آبادی
معیارِ بیت بازی/ ۸۷	گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی	اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی	مرزا محمد رفیع سوداؔ دہلوی
معیارِ بیت بازی/ ۸۷	گلہائے رنگا رنگ سے ہے رونقِ چمن	اے ذوقؔ اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے	مرزا شیخ محمد ابراہیم ذوقؔ دہلوی
معیارِ بیت بازی/ ۸۷	گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز	کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں	جگرؔ مرادآبادی
دیوانِ غالبؔ/ ۳۱	گریہ چاہے ہے خرابی مرے کاشانے کی	در و دیوار سے ٹپکے ہے بیاباں ہونا	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/ ۴۴	گلہ ہے شوق کو، دل میں ہے تنگیٔ داماں	گہر میں محو ہوا اضطراب دریا کی	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/ ۴۵	گھر ہمارا جو نہ روئے بھی تو ویراں ہوتا	بحر گر بحر نہ ہوتا تو بیاباں ہوتا	مرزا غالبؔ دہلوی

کلیاتِ اکبر/۴۸	گو چکا چوند ہے عالم کی نئی روشنی میں	ہے مگر پیشِ نظر عرش کا تارا، اسلام	اکبر الٰہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۵۰	گردنِ محرابِ مسجد، خم ہوئی تسلیم کو	اُٹھی آوازِ اذاں اسلام کی تعظیم کو	اکبر الٰہ آبادی
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج ۲/۴۲۳	گرمیٔ ہنگامہ ہے تیری حسینؔ احمد سے آج	جن سے پرچم ہے روایاتِ سلف کا سر بلند	مولانا ظفر علی خان
علمائے دیوبند کون ہیں/۴۳	گردشِ دوراں کی سنگینی سے ٹکراتا رہا	مالٹا میں نغمۂ مہر و وفا گاتا رہا	شورش کاشمیری
پہلا آسمان	گو وقت نے ایسے بھی مواقع ہمیں بخشے	ہم پھر بھی بزرگوں کے سرہانے نہیں بیٹھے	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
ہمارا وطن/۴	گلشنِ خلد آراء ہمارا وطن	ساری دنیا سے پیارا ہمارا وطن	ولیؔ بستوی
ریختۂ ولیؔ	گر ہوا ہے طالب آزادگی	بندہ مت ہو مسجد و زنار کا	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	گر ہے کوئی باعثِ آزردگی	مت اسے پہنچاؤ رنج و غم کوئی	ولیؔ اثری
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۹	گلوں کی طرح ہم نے کانٹوں میں بسر کی ہے	ہیں اہلِ ناز لیکن ناز کے پالے نہیں ہیں ہم	کلیم احمد عاجزؔ ندوی
کلیاتِ جگر/۲۰	گو دل سے تنگ ہوں مگر آتا ہے یہ خیال	پھر جی کے کیا کروں گا دلِ مبتلا کے بعد	جگرؔ مراد آبادی
نسخہ ہائے وفا/۲۸۵	گر تن نہیں، زباں سہی آزاد کچھ تو ہو	دشنام، نالہ، ہا و ہو فریاد کچھ تو ہو	فیض احمد فیضؔ
کلیاتِ شبلی/۵۱	گھروں کو لوٹنے کے بعد زندوں کو جلا دینا	بلادِ مغربی کے یہ نئے قانوں بھی دیکھے ہیں	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیاتِ شبلی/۵۷	گزر رہی ہے یہ جو کچھ کہ کاشتکاروں پر	یہ داستانِ الم ناک و غم فزا کہیے	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیاتِ شبلی/۵۱	گولیاں کھا کے جو گرتے تھے جوانانِ حسیں	سب یہ کہتے تھے قیامت ہے کہ جھڑتے ہیں نجوم	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیاتِ اقبالؔ/۲۲۱	گماں آبادِ ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا	بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رُہبانی	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۷۵	گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے	جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۱۷۶	گل، نالۂ بلبل کی صدا سن نہیں سکتا	دامن سے مرے موتیوں کو چن نہیں سکتا	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۱۷۷	گردِ صلیب گردِ قمر حلقہ زن ہوئی	شکریؔ، حصارِ درنہؔ میں محصور ہو گیا	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۵۴	گو بڑی لذت تری ہنگامہ آرائی میں ہے	اجنبیت سی مگر تیرے شناسائی میں ہے	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۵۴	گھر بنایا ہے سکوتِ دامنِ کہسار میں	آہ، یہ لذت کہاں موسیقیٔ گفتار میں	علامہ اقبالؔ

ل

حمد الٰہی/۱۸	لکھتے لکھتے عمر، شعراء کی ہوئی ساری تمام	پھر بھی تیری حمد کی باقی ابھی تمہید ہے	ولی بستوی
حمد الٰہی/۲۳	لیے حسرتِ دید دل میں چلا ہوں	رہِ عشق و الفت بڑی پر خطر ہے	ولی بستوی
کلام صوفی/۵۳	لہلہاتے ہوئے پودوں میں تری شادابی	اور خشکی ہے تری، سوکھے ہوئے خاروں میں	سید عبدالرب صوفی
کلام صوفی/۵۵	لہلہائے ہیں سرو و صنوبر بر	حمدِ باری نے کی آبیاری	سید عبدالرب صوفی
کلام صوفی/۵۳	لال چہرے میں مجاہد کے چمک ہے تیری	اور چمک تیری ہے چلتی ہوئی تلواروں میں	سید عبدالرب صوفی
حمد الٰہی/۲۴	لب پہ ہر وقت ذکرِ خدا چاہئے	شعلۂ عشق دل میں اٹھا چاہئے	ولی بستوی
ذوالجلال والاکرام/۳۴	لطف تو بے حساب کرتا ہے	ذرے کو آفتاب کرتا ہے	حافظ لدھیانوی
ذوالجلال والاکرام/۴۵	لب حافظ پہ ہے کلام ترا	ذکر کرتا ہے صبح و شام ترا	حافظ لدھیانوی
غیر مطبوعہ	لب نازک سے نکلی بات میں جادو بیانی تھی	محمد کی بلاغت پر بلاغت ناز کرتی ہے	ولی بستوی
داعی اسلام/۵۵	لکھا ہے داورِ عالم کا رکھا اسم احمد ہے	رکھا دادا کا مروی ہے کہ وہ اسم محمد ہے	مولانا صادق بستوی
داعی اسلام/۵۵	لگا رسم محمد، اسم اطہر اور لوگوں کو	ملا اسمِ گرامی اس طرح سے اور لڑکوں کو	مولانا صادق بستوی
داعی اسلام/۵۵	لکھا ہے سعد کا اک کارواں وارد ہوا آکر	حوالے کردے اس کے ہر کوئی مولود کو لاکر	مولانا صادق بستوی
ندائے شاہی کا نعت النبی نمبر/۱۲۷	لائقِ نظارہ ہے اوجِ کمالِ مصطفےٰ	ضوء فگن ہے عرش پر شمعِ جمالِ مصطفےٰ	جلالی مرادآبادی
غیر مطبوعہ	لوائے حمد ان کے ہاتھوں میں ہوگا قیامت میں	شفاعت سے انہی کی جائیں گے ہم باغِ جنت میں	ولی بستوی
بیت بازی/۵۶	لہو میں ڈوبی سحر ہے سلگتی شاموں سے	گزر رہے ہیں مسافر کٹھن مقاموں سے	عرشی بھوپالی
بیت بازی/۵۶	لطفِ صیاد پہ اترائیں نہ اربابِ چمن	مجھ کو آتا ہے نظر، سلسلۂ دام ابھی	ماہر القادری
بیت بازی/۵۶	لوگ کہتے ہیں بدلتا ہے زمانہ سب کو	مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں	اکبر الٰہ آبادی
بیت بازی/۵۶	لگا دو آگ عذرِ مصلحت کو	کہ ہے بے زار اس شئی سے مرا دل	مولانا حسرت موہانی
بیت بازی/۵۶	لاکھ پابندیاں لگیں لیکن	حق بیانی ہمارا مشرب ہے	نامعلوم
شعروں کا کھیل/۲۸۰	لوگ چن لیں جس کی تحریریں حوالوں کے لیے	زندگی کی وہ کتاب معتبر ہو جائیے	ابوالمجاہد زاہد
شعروں کا کھیل/۲۸۰	لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے	اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے	شیخ محمد ابراہیم ذوق دہلوی

شعروں کا تکمیل/۲۸۱	لے چل ہاں منجدھار میں لے چل، ساحل ساحل کیا چلنا	میری اتنی فکر نہ کر، میں خوگر ہوں طوفانوں کا	حفیظؔ جالندھری
آتشِ گل/۶	لہو آتا نہیں کھنچ کر مژہ تک	نہ آئے گی بہار اب کے برس کیا	جگرؔ مرادآبادی
آتشِ گل/۱۱	لاکھ ستارے ہر طرف، ظلمتِ شب جہاں جہاں	اک طلوعِ آفتاب، دشت و چمن سحر سحر	جگرؔ مرادآبادی
آتشِ گل/۵۱	لاکھ آفتاب پاس سے ہو کر گزر گئے	بیٹھے ہم انتظارِ سحر دیکھتے رہے	جگرؔ مرادآبادی
آتشِ گل/۷۳	لطیف طبع کو لازم ہے سوزِ غم بھی لطیف	چمن میں آتشِ گل کا کبھی دھواں نہ رہا	جگرؔ مرادآبادی
آتشِ گل/۸۷	لیتا ہوا اک درس، حیاتِ ابدی کا	ہر تازہ غم و رنج و مصیبت سے گزر جا	جگرؔ مرادآبادی
آتشِ گل/۹۰	لے کے پھرتی ہیں آندھیاں جس کو	زندگی ہے وہ برگِ آوارہ	خورشیدؔ جامی
معیارِ بیت بازی/۹۰	لگا رہا ہوں مضامینِ نو کے پھر انبار	خبر کرو مرے خرمن کے خوشہ چینوں کو	میر انیسؔ لکھنوی
معیارِ بیت بازی/۹۰	لوگ قسطوں میں مجھے قتل کریں گے شاید	سب سے پہلے مری آواز پہ تلوار گری	قیصرؔ الجعفری
معیارِ بیت بازی/۹۰	لکھا یہ داورِ محشر نے میرے فردِ عصیاں پر	یہ وہ بندہ ہے جس پر ناز کرتا ہے کرم میرا	پنڈت نرائن چکبستؔ
معیارِ بیت بازی/۹۰	لاکھ تم مجھ کو دباؤ میں ابھر آؤں گا	سطح ہموار کئے رہتا ہے پانی اپنی	عبدالاحد سازؔ بمبئی
نقشِ حریت/۴۴	لکھتے رہے جنوں کی حکایاتِ خونچکاں	ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے	نامعلوم
علمائے دیوبند کون ہیں/۵۶	لیے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل	شہیدِ ناز کی تربت کہاں ہے	مولانا حسینؔ احمد مدنی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۳	لہو دلوں کے چراغوں کا کل بھی جلتا تھا	اور آج بھی ہے وہی کار و بار دیکھو تو	کلیم احمد عاجزؔ پھلوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۹	لے جا رہا ہوں درد میں ڈوبی ہوئی غزل	بے درد کے لیے کوئی سوغات چاہیے	کلیم احمد عاجزؔ پھلوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۵۶	لگے ہے پھول سننے میں ہر شعر	سمجھ لینے پہ انگارہ لگے ہے	کلیم احمد عاجزؔ پھلوی
کلیاتِ شبلیؔ/۴۳	لوگ کہتے ہیں کہ یہ بات ہے اب امرِ صریح	کہ زمانے میں کہیں عزتِ اسلام نہیں	علامہ شبلیؔ نعمانی
کلیاتِ اقبالؔ/	لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی	ڈھونڈھ لی قوم نے فلاح کی راہ	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۵۵	لیتا زیرِ شجر رکھتا ہے جادو کا اثر	شام کے تارے پہ جب پڑتی ہے رہ رہ کے نظر	علامہ اقبالؔ
خوشبو، روشنی، رنگ/۶۵	لپٹی ہوئی ہے پاؤں سے زنجیرِ مصلحت	بے دست و پا ہیں لوگ سزا کے بغیر بھی	سلطان اخترؔ
نغماتِ ولیؔ/۲۰	لیلیٰ، مجنوں کی محبت کا ترانہ چھوڑ دو	شیریں فرہاد کا قصہ ہے پرانا چھوڑ دو	ولیؔ بستوی

نغماتِ ولیؔ/۲۲	لبوں پہ ربِّ مُسَلّم ہو دلوں میں یاد تیری ہو	ضیائے علم سے ہر خطہ گمنام چمکائیں	ولیؔ بستوی
گلستانِ علم وفن/۱۳۰	لیکے ماضی کو جو حال آیا تو دل کانپ گیا	جب کبھی ان کا خیال آیا تو دل کانپ گیا	ڈاکٹر نوازؔ دیوبندی
کشکولِ مجذوبؔ/۱۶۲	لگی ہے آنکھ اس پہ، پردۂ ہستی کب اٹھتا ہے	ہیں کان اس پہ کب اسرافیل نَفخِ صور کرتے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۵۵	لیے چل اے ملک الموت اسے بھی روح کے ساتھ	یہ جسمِ زار مرا قابلِ مزار نہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۷۶	لرزہ بر اندام ہیں کون و مکاں	کس کی حسرت دل میں ڈالی جائے گی	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۷۶	لاکھ ہو بحرِ محبت پر خطر	کشتیِ دل اس میں ڈالی جائے گی	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۷۸	لگی ہے آس کیوں کوثر کی ہم رندوں کو بھی زاہد	خبر بھی ہے وہاں ہوں گے شفیع المذنبیں ساقی	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۸۸	لا حول و لا قوۃ کیا الٹا زمانہ ہے	عورت تو ہے مردانی اور مرد زنانہ ہے	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ

م

حمدِ باری/۴	میں تو اک بھٹکا ہوا آہو تھا تجھ سے دور تھا	اپنے در تک کھینچ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۵	ملتزم، میزابِ رحمت، سنگِ اسود کے قریب	جذبۂ پُر شوق لایا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۷	مسجد جعرانہؔ دیکھا ہے، حدیبیّہؔ گئے	مقصعِ کِسوہ میں آیا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۸	میری آنکھوں کو عطا فرمائی تو نے روشنی	اپنا پھر جلوہ دکھایا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۸	میں تو تھا بھٹکا ہوا بچھڑا ہوا تیرا غلام	دامنِ رحمت میں آیا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۹	معنوی ہاتھوں کی انگلی سے بڑے ہی پیار سے	میرے دل کو گدگدایا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۹	مدتوں سے رنج وکلفت کا رہا ہوں میں اسیر	نقشِ غم دل سے مٹایا ، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۱۰	میرے دامن کو مرادوں کے گہر سے بھر دیا	مانگنے سے زیادہ پایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۱۰	میرے من مندر میں حبِّ جاہ و دنیا کا صنم	تھا مگر تو نے مٹایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
پسندیدہ نظمیں/۱۲	مصروف رہوں صبح و مساء نعتِ نبی میں	دھڑکن کو قلم، دل کو قلمدان بنا دے	ندیمؔ
علمائے دیوبند کون ہیں/۴۳	میرے آقا کا مجھ پہ تو اتنا کرم تھا	بھر دیا میرا دامن پھیلانے سے پہلے	مولانا قاسمؔ نانوتوی
پرکیف نعتیں/۱۵	مے خانوں میں تسکینِ دل وجاں ڈھونڈتے رہے	سرور و کیف، ذکرِ ساقیِٔ کوثر سے ملتا ہے	زکی کیفی پاکستانی
پسندیدہ نظمیں/۲۶	محرابِ مصطفےٰ میں ہو معراج پھر نصیب	پھر سامنے وہ روضۂ خیر الانام ہو	مفتی شفیع پاکستانی

چراغِ شام/۳۶	معجزہ کیوں وہ شق قمر کا نہ ہو	کر دیا جو اشارہ وہ میرا نبی	مولانا افتخار ثاقب سستی پوری
غیر مطبوعہ	محمد سرورِ عالم، رسولوں کے امام آئے	وحیِ حکمِ الٰہی سے لئے وہ یہ سلام آئے	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	مدح کی جان کو، حق کی پہچان کو، نیک انسان کو	ان کے حسّان کو، السلام السلام السلام السلام	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	موسیٰ نے کہا رَبِّ اَرِنِیْ تو رب نے کہا ممکن ہی نہیں	تم دیکھو پہاڑوں کی جانب ہم جلوہ دکھانے والے ہیں	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	معراج کو جب سرکار چلے خوشیوں میں ملائک یوں بولے	خود رب نے بلایا ہے جن کو مہمان وہ آنے والے ہیں	ولی بستوی
فانی بدایونی کے شاہکار اشعار/۵	میری تدبیروں کی مشکل اب تو یا رب سہل کر	کیا یہ ساری عمر منتھ تکتی رہیں تدبیر کا	فانی بدایونی
نسخہ ہائے وفا/۲۸۴	مرنے چلے تو سطوتِ قاتل کا خوف کیا	اتنا تو ہو کہ باندھنے پائے نہ دست و پا	فیض احمد فیض
غیر مطبوعہ	میرے دل میں بسا ہے مدینہ	ہے وہی میرے دل کا نگینہ	ولی بستوی
پسندیدہ نظمیں/۲۲	مرتبہ ہاں جن کو ذوالنورین کا حاصل ہوا	ان کا دل، مرکز بنا اللہ کے انوار کا	ولی بستوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۰	مری شاعری میں نہ رقصِ جام، نہ مئے کی رنگ فشانیاں	وہی دکھ بھروں کی حکایتیں، وہی دل جلوں کی کہانیاں	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۱	مانگنا جرم ہے فنکار سے ترتیبِ خیال	گیسوئے وقت جب آشفتہ بیانی مانگے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۳۲	میں روؤں ہوں رونا مجھے بھائے ہے	کسی کا بھلا اس میں کیا جائے ہے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۷	مناسب ہے سمیٹو دامنِ دستِ دعا عاجزؔ	زباں ہی بے اثر ہے ہاتھ پھیلانے سے کیا ہوگا	کلیم احمد عاجز پٹنوی
ریختۂ ولیؔ	سیرِ گل منزلِ شبنم ہوئی	دیکھ رتبہ دیدۂ بیدار کا	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	میری جاری دیدہ پہ نم ہوئی	یہ کرشمہ ہے دلِ بیدار کا	ولیؔ اثری
غیر مطبوعہ	محبوبِ کبریا بھی رخصت ہوئے جہاں سے	افسوس سوئے برزخ آقا گئے یہاں سے	ولیؔ اثری
غیر مطبوعہ	ماں باپ بیوی بچے سب لوگ رو رہے ہیں	اشکوں سے اپنے منھ کو سب لوگ دھو رہے ہیں	ولیؔ اثری
غیر مطبوعہ	ملی جلی ہیں صفاتِ خدائے پاک ولیؔ	کبھی کرم کبھی قہر و جلال رکھتا ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	مجھے خوشیوں کی بہاریں نہیں اچھی لگتیں	مرے اللہ مجھے غم میں گھرا رہنے دے	ولیؔ بستوی
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج۲/۴۲۳	ملتِ بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند	حکمتِ بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دو چند	ظفر اقبالؔ
نقشِ حریت/۱۹	مظلوم کو فریاد بھی کرنے نہیں دیتے	تنکے سے بھی ہوتا ہے کہیں سیلِ رواں ضبط	ظفر اقبالؔ

نقشِ حریت/۳۸	مرے جامِ آتشیں میں وہ بلا کی شورشیں ہیں	کہ چھلک پڑے ذرا بھی تو سلگ اٹھے زمانہ	مولانا عبدالحمید نعمانی مالیگانوی
نقشِ حریت/۴۴	موج دبتی ہے تو پھر سر سے گزر جاتی ہے	چوٹ کھاتی ہے جو ناگن تو بپھر جاتی ہے	نامعلوم
نقشِ حریت/۵۶	مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو مری تاریخِ کہن	میں ہوں دیرینہ نواکارِ چمن زارِ وطن	علامہ انور صابری
نقشِ حریت/۵۶	مادرِ ہند کا ہر چاک جگر سینے دو	چمن کے ساتھ مجھے بھی کوئی دن جینے دو	علامہ انور صابری
علمائے دیوبند کون/۵۶	مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے	مجھے ناکامیوں پر اشک برسانا نہیں آتا	مولانا سید حسین احمد مدنی
چراغِ شام/۳۱	میں شب کی ظلمتوں میں امید کی کرن ہوں	خوگر ہو جلوتوں کا، خود ایک انجمن ہوں	مولانا افتخار ثاقب سمستی پوری
نقشِ حریت/۳۶	متاعِ لوح و قلم چھن گئی تو کیا غم ہے	کہ خونِ دل میں ڈبو لی ہیں انگلیاں میں نے	فیض احمد فیض
پروین شاکر کے شاہکار اشعار/۱۰	میں بچ بھی جاؤں تو تنہائی مار ڈالے گی	مرے قبیلے کا ہر فرد قتل گاہ میں ہے	پروین شاکر
غیر مطبوعہ	مرا شوقِ شہادت لے چلا ہے مجھ کو مقتل میں	میں مر جاؤں تو میری روح کو آرام ہو جائے	ولی بستوی
ہمارا وطن/۷	میخانۂ وطن کا ہر قطرہ جامِ جم ہے	ہر غنچۂ چمن ہے رشکِ جناں ہمارا	ولی بستوی
ہمارا وطن/۸	منزل پہ اے "ولی" ہم جا کر ہی دم لئے ہیں	قائد رہا ہے جذبِ آتش فشاں ہمارا	ولی بستوی
ریختۂ ولی	مفلسی اعتبار کھوتی ہے	آدمی کا وقار کھوتی ہے	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	مفلسی اعتماد کھوتی ہے	آپسی اتحاد کھوتی ہے	ولی اثری
ہمارا وطن/۱۰	مذہب و نسل سے کر کے صرفِ نظر	ایک بن کر جہاں کو دکھائیں گے ہم	ولی اثری
ریختۂ ولی	مطلعِ دیوانِ عشق، سیدِ اربابِ دل	والیِ ملکِ سخن، صاحبِ عرفاں "ولی"	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	مرکزِ عرفان و شوق، حاملِ دردِ دروں	ماہرِ شعر و سخن، صاحبِ دیواں "ولی"	ولی اثری
		ن	
حمدِ باری/۵	نزدِ بیت خاص جا کر تھام کر اس کا غلاف	دل کی باتیں کہہ سنایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولی بستوی
غیر مطبوعہ	نہ کوئی ساجھی نہ اپنی مثال رکھتا ہے	وہ لازوال ہے فضل و کمال رکھتا ہے	ولی بستوی
تری شان جل جلالہ/۹	نہیں کوئی تیرا وزیر ہے نہیں کوئی تیرا مشیر ہے	نہیں کوئی تیرا مثیل ہے، تری شان جل جلالہ	ولی بستوی
نقوشِ زندگی	ناز کچھ تجھ پہ مجھے دیدۂ گریاں تو نہیں	اس کی رحمت سے زیادہ مرے عصیاں تو نہیں	مولانا صادق بستوی
پرکیف نعتیں/۱۷	نجوم و شمس و قمر بھی فریب دے نہ سکے	خلیل کی ہے نظر، لا الٰہ الا اللہ	زکی کیفی پاکستانی

پسندیدہ نظمیں/۴۲	نورِ دنداں سے ستاروں کو ملی ہے روشنی	عکسِ تاباں شمس ہے سرکار کے رخسار کا	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	نبی کی ذاتِ اقدس پر مشیت ناز کرتی ہے	جبینِ پاک پر شمعِ رسالت ناز کرتی ہے	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	نبوت کی عمارت کو مکمل آ کے فرمایا	محمد کی سعادت پر سعادت ناز کرتی ہے	ولیؔ بستوی
خوشبو روشنی رنگ/۴۰۵	نظر آئے گا جب مدینے کا منظر	تو رنج و الم سارے دل سے مٹیں گے	ولیؔ بستوی
پسندیدہ نظمیں/۱۳	نعت لکھنے کا یہ سامان بنا لوں تو لکھوں	مشک و عنبر سے دہن اپنا بسا لوں تو لکھوں	قدرت اللہ قدرتؔ
خوشبو روشنی رنگ/۴۰۶	نبی کے جو کاندھوں پہ کملی ہے کالی	وہ کالی ہے لیکن بڑی ہے نرالی	ولیؔ بستوی
خوشبو روشنی رنگ/۴۰۶	نہیں مل سکے گی مثالِ محمد	یہ تجویزِ انساں فقط ہے خیالی	ولیؔ بستوی
حمد الٰہی/۱۲	نور سے روشن ترے شامِ حسیں، صبحِ بہار	تیرے جلووں سے منور آفتابِ زر نگار	ولیؔ بستوی
کشکولِ مجذوبؔ/۱۴۰	نہ لو نامِ الفت جو خود داریاں ہیں	بہت ذلتیں ہیں بڑی خواریاں ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۴۰	نکما ہوا میں جو مجذوبؔ کیا غم	بڑی کار آمد یہ بے کاریاں ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
کشکولِ مجذوبؔ/۱۶۲	نرالے خود تو ہیں ہی، ان کی نفرت بھی نرالی ہے	چڑھا دیتے ہیں سولی پر جسے منصور کرتے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوبؔ
دیوانِ غالبؔ/۴۴	نہ ہوگا یک بیاباں ماندگی سے ذوق کم میرا	حبابِ موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/۴۳	نظر میں ہے ہماری جادۂ راہِ فنا غالبؔ	کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشاں کا	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/۴۹	نازشِ ایامِ خاکستر نشینی کیا کہوں	پہلوے اندیشہ، وقفِ بسترِ سنجاب تھا	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/۴۷	نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا	کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا	مرزا غالبؔ دہلوی
دیوانِ غالبؔ/۴۵	نہ تھا کچھ، تو خدا تھا، نہ ہوتا تو خدا ہوتا	ڈبویا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا	مرزا غالبؔ دہلوی
کلیاتِ اقبالؔ	نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو	یدِ بیضا لیے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۰	نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے	جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۰	نشانِ راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو	ترس گئے ہیں کسی مردِ راہ داں کے لیے	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۰	نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز	یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۷	نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے	کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی براقی	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۷	نہیں تیرا نشیمن، قصرِ سلطانی کے گنبد پر	تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۸۷	نہیں مایوس ہے اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے	ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی	علامہ اقبالؔ

کلیاتِ اقبال/۵۷	نہیں منت کشِ تابِ شنیدن داستاں میری	خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۵۹	نشانِ برگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گلچیں	تری قسمت سے زور آرائیاں ہیں باغبانوں میں	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۶۰	نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندوستاں والو!	تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں	علامہ اقبال
نقشِ حریت/۶	ناز جس خاکِ وطن پر تھا مجھے آہ جگرؔ	اسی جنت پہ جہنم کا گماں ہوتا ہے	جگر مرادآبادی
تاریخ دارالعلوم دیوبند ج۲/۲۲۳	ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو	کر لیا ان عالمانِ دینِ قیم نے پسند	مولانا ظفر علی خان
ہمارا وطن/۴	نازِ شیراز ہے، فخرِ بغداد ہے	عہدِ نو کا بخارا ہمارا وطن	ولی بستوی
ہمارا وطن/۱۰	نسلِ نو کو "ولیؔ" وجد میں جھوم کر	حریت کا ترانہ سنائیں گے ہم	ولی بستوی
کلیاتِ جگر/۲۲	ناز کرتی ہے خانہ ویرانی	ایسے خانہ خراب ہیں ہم لوگ	جگر مرادآبادی
کلیاتِ شبلی/۳۹	نگارستانِ خوں کی سیر گر تم نے نہیں دیکھی	تو ہم دکھلائیں تم کو زخم ہائے خوں چکاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۴۴	نصِ قرآں سے مسلماں ہیں بھائی بھائی	اس اخوت میں خصوصیتِ اعمام نہیں	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۴۴	نہ کہیں صدق و دیانت ہے نہ پابندیٔ عہد	دل ہیں نا صاف، زبانوں پہ جو دشنام نہیں	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۵۱	نگار آرائیاں دیکھی ہیں چشمِ گوہر افشاں کی	شہیدانِ وطن کے عارضِ گلگوں بھی دیکھے ہیں	علامہ شبلی نعمانی
ہمارا وطن/۱۳	نورِ حق کا منارا ہمارا وطن	جلوۂ آشکارا ہمارا وطن	ولی بستوی
ہمارا وطن/۱۸	ناموسِ حریت پہ سب کچھ لٹا دیے ہیں	ہے جان و تن سے پیارا، یہ آشیاں ہمارا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۶	ناحق کہیں جب جب بھی "ولیؔ" خون بہا ہے	ان لمحوں کو اوقات سہانے نہیں لکھتا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۷	نگراں تھا محوِ خواب، شبِ غم میں اس لیے	شورِ فغاں "ولیؔ" کا سنائی نہیں دیا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۲۶	نامِ رب لیکے جو نہیں چلتا	اس کو رستے میں سہارا نہیں ملتا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۲۹	نمرود ہو شداد ہو فرعونِ زماں ہو	دجال ہو شیطان ہو مکار تمہیں ہو	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۳۰	ناؤ کاغذ کی تا دیر چلتی نہیں	شاخِ ظلم و ستم روز پھلتی نہیں	ولی بستوی
کلیاتِ اکبر/۳۰	نگاہِ پیرِ مغاں کہتی ہے مریدوں سے	رہِ سلوک میں واقف ہیں ہر مقام سے ہم	اکبر الہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۵۶	نظرِ لطف سے بس اک ہمیں محروم رہے	اور کیا عرض کریں آپ کو معلوم رہے	اکبر الہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۵۷	نہ تھا منزلِ عافیت کا پتہ	قناعت مری رہنما ہو گئی	اکبر الہ آبادی

و

غیر مطبوعہ	ودود و عدل و اول ہے وہی کامل سہارا ہے	اسی ہی سے عطا ہم کو کمالِ سادگی ہوگا	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی ہے اکرم و اعلیٰ، وہی ہے اول و اولیٰ	اسی کی راہ سے حاصل، وصالِ عمدگی ہوگا	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہ کانٹوں کے حصاروں میں سنہرے گل کھلاتا ہے	مرض دے کر صحتوں سے صباحت چھین لیتا ہے	ولؔی بستوی
حمدِ الٰہی/۱۰	’’ولؔی‘‘ یہ آپ ہی کے نام پر قربان ہے یارب!	زمیں سے آسماں تک آپ کی قائم حکومت ہے	ولؔی بستوی
خوشبو روشنی رنگ/۴۰۵	’’ولؔی‘‘ نعت لکھو عبادت سمجھ کر	یہی عاشقوں سے کہا جا رہا ہے	ولؔی بستوی
خوشبو روشنی رنگ/۴۰۵	وہ اہلِ محبت کی معراج ہوگی	درِ پاک کی جب زیارت کریں گے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی طاہر مطہر اور اطہر کامل و اکمل	حرا کی کھوہ سے وہ دائمی لے کر کلام آئے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی ہے داعیٔ اسلام، سردارِ دو عالم ہے	وہ لے کر گمرہوں کے واسطے داروئے عام آئے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی دکھلا گئے راہِ ہدیٰ سارے ہی عالم کو	درِ مولا سے لڑکی کے لئے حکمِ پیام آئے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی احمد وہی حامد وہ محمود وہ محمد ہے	وہی محروم لوگوں کے ’’ولؔی‘‘ ہر لمحہ کام آئے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	وہی ہے نازِ دو عالم، وہی ہے فخرِ رسل	اسی کے سر پہ شفاعت کا تاج رکھا ہے	ولؔی اثری
علمائے دیوبند کون ہیں/۳۸	وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی، ذاتِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی	علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی، ظاہرا امیوں میں اٹھایا گیا	مولانا قاسم نانوتویؒ
پرکیف نعتیں/۱۷	وہ سنگِ گراں راہ میں ہوتا ہے جو حائل	چھولے جو قدم آپ کے، منزل کا نشان ہو	زکی کیفی پاکستانی
غیر مطبوعہ	وہ جب بولیں تو اہلِ علم و فن حیران ہو جائیں	محمد کی فصاحت پہ فصاحت ناز کرتی ہے	ولؔی بستوی
غیر مطبوعہ	’’ولؔی‘‘ میں تو اسی دربارِ عالی کا بھکاری ہوں	وہ جس کی چاکری پہ بادشاہت ناز کرتی ہے	ولؔی بستوی
داعیٔ اسلام/۵۶	ولدِ مکہ کے سرداروں کے اس کو مل گئے سارے	مگر دائی رہی اک سعد کی محروم لڑکے سے	مولانا صادق بستوی
ہمارا وطن/۲۵	وقت آئے گا تو جان دے کر ’’ولؔی‘‘	شان اپنے وطن کی بڑھائیں گے ہم	ولؔی بستوی
نغماتِ ولؔی/۷	وہ تو مری رگوں میں ہمیشہ ہے جلوہ گر	لیکن مجھے کبھی بھی دکھائی نہیں دیا	ولؔی بستوی
نغماتِ ولؔی/۲۰	وادیٔ حسن و نزاکت میں بھٹکنا چھوڑ دو	صورتِ موم محبت میں پگھلنا چھوڑ دو	ولؔی بستوی
نغماتِ ولؔی/۲۲	واعظِ قوم کو بھی سحرِ لسانی دیدے	سینۂ خفتہ کو بھی ذرۂ نہانی دیدے	ولؔی بستوی
نغماتِ ولؔی/۲۸	واہ کیا خوب ’’ولؔی‘‘ میرا طبیبِ غم ہے	چین دیتا بھی نہیں مجھ کو ستاتا بھی نہیں	ولؔی بستوی

نغماتِ ولی/۳۳	وہ تو شیر و شکر تھے وفا زار میں	کیسے مفقود، ربط باہم ہو گیا	ولی بستوی
گلستانِ علم وفن/۴۴۱	وہ جس کو بزرگوں کی روایت نہ رہے یاد	اس شخص کی لوگو! کوئی پہچان نہیں	ڈاکٹر ماجد دیوبندی
گلستانِ علم وفن/۱۱۵	وہ جو آقائے ہر زمانہ ہے	ہم نے رہبر اسی کو مانا ہے	ڈاکٹر ماجد دیوبندی
خوشبو، روشنی، رنگ/۶۱	وقت آنے دو دکھا دیں گے تمہیں اے آسماں	ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے	محمد حسن بسمل عظیم آبادی
کشکولِ مجذوب/۲۶۳	وہ اول تیغ کی زد سے ہر اک کو دور کرتے ہیں	مگر جب وار کرتے ہیں تو پھر بھرپور کرتے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کشکولِ مجذوب/۱۶۲	وہ ان کو یاد کرتے ہیں جو ان کو یاد کرتے ہیں	شرف تو دیکھئے ذاکر کو وہ مذکور کرتے ہیں	خواجہ عزیز الحسن مجذوب
کلیاتِ اقبال/۲۸۷	وہ آتش آج بھی تیرا نشیمن پھونک سکتی ہے	طلب صادق نہ ہو تم میں، تو پھر کیا شکوۂ ساقی	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۵۹	وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے	تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۵۹	وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا	کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا	علامہ اقبال
کلیاتِ اکبر/۵۷	وہ ساری امیدیں ملیں خاک میں	جو بدلی اٹھی تھی، ہوا ہو گئی	اکبر الٰہ آبادی
کلیاتِ اکبر/۵۸	وہ عمل کیا جو دلیری کو گھٹائے اے دوست	قوتِ دل کو بڑھاتی رہے وہ بات اچھی	اکبر الٰہ آبادی
نقشِ حریت/۱۹	وہ ضبط کریں میری دوات اور قلم کو	ہو جائیں گے خود ان کے تفنگ اور سناں ضبط	مولانا ظفر علی خان
پروین شاکر کے شاہکار اشعار/۱۰	وہ جن کے ہاتھ میں تقدیرِ فصلِ گل رہی	دے گئے سوکھے ہوئے پتوں کا نذرانہ ہمیں	پروین شاکر
غیر مطبوعہ	''ولی'' کہہ دل کی باتیں جلد، تیری موت حاضر ہے	نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے	ولی بستوی
ریختۂ ولی/۲۶	''ولی'' شیریں زبانی کی نہیں ہے چاشنی سب کو	حلاوت، فہم کو میرا سخن شیر و شکر دیتا	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	''ولی'' شعر و سخن کی سلطنت ملتی نہیں سب کو	مہارت، شعر گوئی میں بہت مشکل سے آتی ہے	ولی اثری
ریختۂ ولی	''ولی'' جس نے باندھا دل کوں اپنے نونہالاں سوں	نہ پایا ان نے پھل ہرگز جہاں میں زندگانی کا	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	''ولی'' جس نے لگایا دل جہاں میں اپنے بچوں سے	مزہ ان کو نہیں حاصل ہوا ہے زندگانی کا	ولی اثری
ریختۂ ولی	''ولی'' میرا جنوں جو کئی کو دیکھے	اسے کوہ و بیاباں یاد آوے	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	''ولی'' میرے جوشِ جنوں کو جو دیکھے	اسے یاد آئیں گے کوہ و بیاباں	ولی اثری
ریختۂ ولی/۲۵	''ولی'' کوں نہیں مال کی آرزو	خدا دوست نہیں دیکھتے زر طرف	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	''ولی'' کو نہیں حاجتِ مال و دولت	خدا والے دنیا نہیں چاہتے ہیں	ولی اثری

ریختۂ ولیؔ/۳۰	''ولیؔ'' تجھ طبع کے گلشن میں جو کوئی سیر کرتے ہیں	وہ تحفہ کر لے جاتے ہیں گل اشعار ہر جانب	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	''ولیؔ'' جو تیرے گلشن میں برائے سیر آتے ہیں	لیے جاتے ہیں وہ گلدستۂ اشعار کا تحفہ	ولیؔ اثری
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۱	وہ جو شاعری کا سبب ہوا، وہ معاملہ بھی عجب ہوا	میں غزل سناؤں ہوں اس لئے کہ زمانہ اس کو بھلا نہ دے	کلیم احمد عاجزؔ ثاقوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۱	وہ تو کہیے ہم نے رکھ لی آشیانے کے لئے	ورنہ اتنی آگ کافی تھی زمانے کے لیے	کلیم احمد عاجزؔ ثاقوی
کلیاتِ اقبالؔ/۴۶۶	وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ	اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۳۲۲	ولایت، بادشاہی، علم اشیا کی جہانگیری	یہ سب کیا ہیں فقط اک نکتۂ ایماں کی تفسیریں	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۳۸۱	وہ مرغزار کہ بیم خزاں نہیں جس میں	غمیں نہ ہو کہ ترے آشیاں سے دور نہیں	علامہ اقبالؔ
	ہ		
حمدِ باری/۵	ہاں صفا مروہ پہ خوش تھا میں دعائیں مانگ کر	تو نے مَسعیٰ میں چلایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۶	ہاں مطافِ پاک میں چل کر کے دیوانوں کے ساتھ	کعبے کا چکر لگایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
حمدِ باری/۷	ہاں حطیمِ پاک میں اور سایۂ میزاب میں	مجھ کو بھی لا کر بٹھایا، میں تو اس قابل نہ تھا	ولیؔ بستوی
پر کیف نعتیں/۱۷	ہر ایک ذرہ ہے مصروفِ یادِ حق کیفیؔ	وہ برگ ہو کہ شجر، لا الٰہ الا اللہ	زکی کیفیؔ پاکستانی
چراغِ شام/۳۳	ہے نور تیرا روشن گلشن کے رنگ و بو میں	ہر شیٔ کی دلکشی میں ہر جام میں سبو میں	مولانا مختار ثاقبؔ بستی پوری
چراغِ شام/۳۳	ہر ایک لفظ مرا تیرے کرم کا مظہر	ہے میری خامشی میں، تو میری گفتگو میں	مولانا مختار ثاقبؔ بستی پوری
غیر مطبوعہ	ہوا جو اس کا اسی کی تو کل خدائی ہے	نہ کوئی فکر نہ حزن و ملال رکھتا ہے	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۱۱	ہر شیٔ میں جلوہ گر ہے یارب! جمال تیرا	رکھتا نہیں ہے ثانی حسن مقال تیرا	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۱۵	ہے آج بھی وہ طور سیناء انوار کا تیرے گنجینہ	ہے خاک وہاں کی نور فشاں، سبحان اللہ سبحان اللہ	ولیؔ بستوی
علمائے دیوبند کون ہیں/۴۴	ہزاروں بار تجھ پر اے مدینے میں فدا ہوتا	جو بس چلتا تو میں مر کر بھی نہ تجھ سے جدا ہوتا	مولانا قاسمؔ نانوتوی
پر کیف نعتیں/۱۷	ہو نامِ محمدؐ، لب کیفیؔ پہ الٰہی!	جب طائرِ جاں گلشنِ ہستی سے رواں ہو	زکی کیفیؔ پاکستانی
داعیٔ اسلام/۵۲	ہوئی اک صومعہ کی حکم سے حاکم کے معماری	تھی مکروہ لوگوں کے دلوں کو اس کی مکاری	مولانا صادقؔ بستوی
داعیٔ اسلام/۵۲	ہوا معلوم حال اس امر کا ہادیؐ کے دادا کو	گئے حاکم کی مورد گاہ لے کر اس ارادہ کو	مولانا صادقؔ بستوی
داعیٔ اسلام/۵۳	ہوا حکمِ الٰہی طائروں کے دل کو، مل سارے	کہ مٹی کے ڈھیلوں سے وہ مسلح، قل کو آ مارے	مولانا صادقؔ بستوی
داعیٔ اسلام/۵۷	ہوا معلوم اس کو گھر رسول اللہ کے آنے سے	کہ اس گھر کا ولد محروم ہے والد کے سائے سے	مولانا صادقؔ بستوی

داعئ اسلام/۵۷	ہوا گھر کے لئے لڑکوں کو لے کر کارواں راہی	اسی لڑکے کو لے کر کارواں کے ہو لو ہمراہی	مولانا صادق بستوی
ہمارا وطن/۱۴	ہم سے ہی رہا دیش میں ہر سمت اجالا	رونق تھے تری، زینتِ گلزار ہمیں تھے	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۱۸	ہم زیبِ انجمن ہیں ہم زینتِ چمن ہیں	ہم ماہ رو ہیں کلیاں پہ گلستاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۱۸	ہر سرو گلستاں میں ہے نور کا منارہ	ہر غنچۂ درخشاں ہے کہکشاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۱	ہے گردشِ زمانہ میں مطلق العنانی	پیغامِ حریت ہے خورشید کی کرن میں	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۵	ہند و مسلم رہیں بن کے شیر و شکر	یہ پیامِ محبت سنائیں گے ہم	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۶	ہر کوئی کہتا ہے کہ بہرِ وطن ہے جاں نثار	آرزو مرنے کی پنہاں سینۂ قاتل میں ہے	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۶	ہم "ولیؔ" سدِّ سکندر بن گئے اسلام کی	دیکھنا ہے زور کتنا فتنۂ باطل میں ہے	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۹	ہم ملک کے جانباز ہیں غدار نہیں ہیں	کس نے کہا ہے ہم کو، وفادار نہیں ہیں	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۲۹	ہم ہند کے نقشے کو نہیں بیچنے والے	اور گاندھی و نہروؔ کے ستم گار نہیں ہیں	ولیؔ بستوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۲۹	جینے کا نہیں موقع آ بیٹھ کے رو لیں	یہ فرصتِ غم بھی دلِ ناکام بہت ہے	کلیم احمد عاجزؔ پھلوی
کلیاتِ اقبالؔ/۲۰۹	ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے	بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۲۲۱	ہوئے احرارِ ملت جادہ پیما کس تجمل سے	تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں سے زندانی	علامہ اقبالؔ
کلیاتِ اقبالؔ/۱۷۷	ہر شئی ہوئی ذخیرۂ لشکر میں منتقل	شاہیں گدائے دانۂ عصفور ہو گیا	علامہ اقبالؔ
ہمارا وطن/۲۹	ہم فخرِ وطن رشکِ چمن، نازِ گگن ہیں	گلدستۂ خوش رنگ ہیں، ہم خار نہیں ہیں	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۳۲	ہندستاں نوح نے ہے بسایا سے ساتھیوں نے مسکن بنایا ہے	اسے ولیؔ ہم کیوں سے وطن چھوڑ دیں ناتا کہ وہ رشتہ ہمارا نہیں	ولیؔ بستوی
نقشِ حریت/۵	ہم انتظارِ صبح میں جاگے تمام رات	نکلا جو آفتاب تو وہ بھی گہن میں ہے	نامعلوم
نقشِ حریت/۳۵	ہم زمیں کو تری ناپاک نہ ہونے دیں گے	ترے دامن کو کبھی چاک نہ ہونے دیں گے	جوشؔ ملیح آبادی
نقشِ حریت/۳۳	ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی	اک طرفہ تماشا ہے حسرتؔ کی طبیعت بھی	مولانا حسرتؔ موہانی
نقشِ حریت/۳۳	ہمہ تن مطلعِ انوارِ غزل کس کا ہے	آئینہ دارِ نظر تاج محل کس کا ہے	علامہ انورؔ صابری
علمائے دیوبند کون ہیں/۳۷	ہائے یہ حرفِ تمنا سے زباں کی دوریاں	سختیاں دشواریاں پابندیاں مجبوریاں	نامعلوم
پرکیف نعتیں/۱۰	ہر ایک منزلِ غم سے گزر کے دیکھ لیا	تری جفا بھی نہیں کچھ ترے کرم کے سوا	زکی کیفی پاکستانی
فانیؔ بدایونی کے شاہکار اشعار/۷	ہر نفس عمرِ گزشتہ کی ہے میت فانیؔ	زندگی نام ہے مر مر کے جئے جانے کا	فانیؔ بدایونی

ہمارا وطن/۴	چمن برستا ہے سونے کی چڑیا ہے یہ	ہے "ولیؔ" شاہ پارہ ہمارا وطن	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۷	ہر خطہ خوش نظر ہے ہر گوشہ پر اثر ہے	ہر کوچۂ وطن ہے جنت نشاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۷	ہم مادرِ وطن کی حرمت پہ کٹ مرے ہیں	ہے آج تک زمانہ افسانہ خواں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۷	ہر وقفہ خطرۂ جاں، ہر لمحہ خوفِ رہزن	سائے میں بجلیوں کے تھا آشیاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۸	ہنس ہنس کے کھا رہے تھے سینوں پہ گولیاں ہم	یعنی تھا سمّ قاتل، تریاقِ جاں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۸	ہے جس کی سربلندی ہمسایہ آسماں کی	پرچم وہ حریت کا ہے قدر داں ہمارا	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۹	ہم قومیت کی آن بچائیں گے دوستو!	اپنے وطن کی شان بڑھائیں گے دوستو!	ولیؔ بستوی
ہمارا وطن/۱۱	ہم مسلم جاں باز ہیں غیور و وفادار	سچ پوچھو تو بھارت کے ہمیں لوگ ہیں معمار	ولیؔ بستوی
ریختۂ ولیؔ/۳۳	ہر ذرۂ عالم میں ہے، خورشید حقیقی	یوں بوجھ کے بلبل ہوں ہر اک غنچہ دہاں کا	ولیؔ دکنی
غیر مطبوعہ	ہر غنچۂ گلشن میں جس سے ہے چمک آئی	اس جلوۂ زیبا کا میں تو ہوں "ولیؔ" شیدا	ولیؔ اتری
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۱۴۴	ہم نے جو دیا ہے وہ ہمیں جان رہے ہیں	سرمایۂ غم، مفت کہاں ہاتھ لگے ہے	کلیم احمد عاجزؔ پٹنوی
کلیاتِ جگر/۲۳	ہجومِ تجلی سے معمور ہو کر	نظر رہ گئی شعلۂ طور ہو کر	جگر مرادآبادی

ی

غیر مطبوعہ	یا الٰہی! ہر گھڑی تیری ثنا کا ساتھ ہو	جب بلا آئے کوئی، دفعِ بلا کا ساتھ ہو	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	یا الٰہی! رحم فرما مجھ پہ وقتِ جانکنی	لب پہ ہو کلمہ ترا، حسنِ قضا کا ساتھ ہو	ولیؔ بستوی
غیر مطبوعہ	یا الٰہی! قبر میں جب آئیں گے منکر نکیر	خیر سے دیدارِ روئے مجتبیٰ کا ساتھ ہو	ولیؔ بستوی
پر کیف نعتیں/۱۷	یہ ذکرِ حق کی متاعِ عزیز کیا شئے ہے	نہیں کسی کو خبر، لاالٰہ الا اللہ	زکی کیفی پاکستانی
حمدِ الٰہی/۱۱	یہ آسماں خدایا! جو بے ستوں ہے قائم	تخلیق میں ہے اس کی بے شک کمال تیرا	ولیؔ بستوی
حمدِ الٰہی/۱۵	یہ ارض و سما، یہ کون و مکاں، سبحان اللہ سبحان اللہ	مخلوق ہیں اس کی دونوں جہاں، سبحان اللہ سبحان اللہ	ولیؔ بستوی
کلیاتِ جگر/۱۱	یارب! غمِ محبت سب بخش دے مجھی کو	میرے سوا کسی کو اب مبتلا نہ کرنا	جگر مرادآبادی
فانیؔ بدایونی کے شاہکار اشعار/۳۸	یارب! تری رحمت سے مایوس نہیں فانیؔ	لیکن تری رحمت کی تاخیر کو کیا کہیے	فانیؔ بدایونی
حمدِ الٰہی/۱۵	یہ فرشِ زمیں وہ عرشِ بریں، تخلیق ہے تیری خلدِ حسیں	ہر چیز تری ہے مدحت خواں، سبحان اللہ سبحان اللہ	ولیؔ بستوی

پسندیدہ نظمیں/۱۴۳	یا قلم کی جگہ مل جائے مجھے نوکِ ہلال	صفحۂ شمس ہے خالی، اسے پاٹوں تو چلوں	قدرت اللہ قدرت
غیر مطبوعہ	یکبارگی یہ گلشنِ عالم مہک گیا	خوشبوئے پسینہ چلی آئی ابھی ابھی	ولی بستوی
کلیاتِ اقبال/۱۷۳	یارب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے	جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے	علامہ اقبال
ہمارا وطن/	یہ شہیدانِ وطن کا خون دیتا ہے پیام	الفتِ خاکِ وطن تو جسم کے تِل تِل میں ہے	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۶۰	یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے	جو ہے راہِ عمل میں گامزن، محبوبِ فطرت ہے	ولی بستوی
کلیاتِ اقبال/۶۳	یہ استغنا ہے پانی میں، نگوں رکھتا ہے ساغر کو	تجھے بھی چاہئے مثلِ حبابِ آبجو رہنا	ولی بستوی
نغماتِ ولی/۱۴	یہ نقش، وقت کا خود سر بدل جائے گا تو کیا ہوگا	مرا سینہ ترا خنجر بدل جائے تو کیا ہوگا	علامہ اقبال
نغماتِ ولی/۳۲	یہ مجلسِ عزا، یہ نوابوں سے ٹھاٹ باٹ	تقریبِ نو میں لگتا ہے آئے ہوئے ہیں ہم	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۷۷	یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبح گاہی	کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۵۷	یہ دستورِ زباں بندی، ہے کیسا تری محفل	یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۱۷۷	یورپ میں جنگ جب، حق و باطل کی چھڑ گئی	حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۲۰	یہ نکتہ سرگزشتِ ملتِ بیضا سے پیدا ہے	کہ اقوامِ زمینِ ایشیا کا پاسباں تو ہے	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۲۲	یقیں محکم، عمل پیہم، محبت، فاتحِ عالم	جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۲۳	یقیں افراد کا سرمایۂ تعمیرِ ملت ہے	یہی قوت ہے جو صورت گرِ تقدیرِ ملت ہے	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۲۳	یہ ہندی وہ خراسانی یہ افغانی وہ تورانی	تو اے شرمندۂ ساحل، اچھل کر بیکراں ہو جا	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۴۲۰	یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے	ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات	علامہ اقبال
کلیاتِ اقبال/۲۸۶	یہ مصرع لکھدیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر	یہ ناداں گر گئے سجدے میں، جب وقتِ قیام آیا	علامہ اقبال
کلیاتِ شبلی/۴۹	یہ وہ ہیں نالۂ مظلوم کی لَے جن کو بھاتی ہے	یہ راگ ان کو سنائے گا یتیمِ ناتواں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۴۹	یہ مانا تم کو تلواروں کی تیزی آزمانی ہے	ہماری گردنوں پر ہوگا اس کا امتحاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۴۹	یہ مانا گرمیٔ محفل کے ساماں چاہئیں تم کو	دکھائیں ہم تمہیں ہنگامۂ آہ و فغاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۴۹	یہ مانا قصۂ غم سے تمہارا جی بہلتا ہے	سنائیں تم کو اپنے دردِ دل کی داستاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
کلیاتِ شبلی/۵۰	یہ مانا تم کو شکوہ ہے فلک سے خشک پانی کا	ہم اپنے خون سے سینچیں تمہاری کھیتیاں کب تک	علامہ شبلی نعمانی
ہمارا وطن/۱۷	یہ ہندیوں کی جاں ہے، یہ ہندیوں کی شاں ہے	زیرِ نگیں اسی کے تھا کارواں ہمارا	ولی بستوی

علمائے دیوبند کون ہیں/۴۸	یادِ ایامِ جفا آخر بھلائیں کس طرح	دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح	نامعلوم
ریختۂ ولی	یوں بات عارفاں کی ستو دل سوں سالکاں	دنیا کی زندگی ہے بو وہم و خیال محض	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	یہ بات عارفوں کی بڑی دلنواز ہے	کہ عارضی حیات ہے رنج و ملال محض	ولی اترری
ریختۂ ولی/۳۰	یوں شعر ترا اے "ولی" مشہور ہے آفاق میں	مشہور ہے جیوں کر سخن اُس بلبلِ تبریز کا	ولی دکنی
غیر مطبوعہ	یوں "ولی" مشہور تیرے شعر دنیا میں ہوئے	جس طرح مشہور شعرِ بلبلِ تبریز ہے	ولی اترری
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۰	یہ جو آہ و نالہ و درد ہیں کسی بے وفا کی نشانیاں	یہی میرے دل کے رفیق ہیں یہی میری رات کی رانیاں	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۲	یہ کہاں سے آئی ہے سرخرو، ہر ایک جھونکا لہو لہو	کٹی جس میں گردنِ آرزو، یہ اسی چمن کی ہوا ہے کیا	کلیم احمد عاجز پٹنوی
کلیاتِ اکبر	یہی پرسش ہے ہر سو، آپ بی اے ہیں کہ ایم اے ہیں	یہ ہے جب رنگ دنیا کا تو سیکھیں علم دیں کیوں کر	اکبر الٰہ آبادی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۲	یہ کیا ہوا کہ سلامت نہیں کوئی دامن	چمن میں پھول کھلے ہیں کہ خار دیکھو تو	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۳	یہاں ہر ایک رسن و دار ہی دکھاتا ہے	عجیب شہر، عجیب شہر یار دیکھو تو	کلیم احمد عاجز پٹنوی
وہ جو شاعری کا سبب ہوا/۴۴	یہ عقل والے اسی طرح سے ہمیں فریبِ کمال دیں گے	جنوں کے دامن سے پھول چن کر خرد کے دامن میں ڈال دیں گے	کلیم احمد عاجز پٹنوی
نغمۂ سحر/۱۰۲	یہ علم ہنر کا گہوارہ، تاریخ کا وہ شہ پارہ ہے	ہر پھول یہاں ایک شعلہ ہے، ہر سرو یہاں مینارہ ہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۰۳	یہ صحنِ چمن ہے برکھا رُت ہر موسم ہے برسات یہاں	گلبانگِ سحر بن جاتی ہے ساون کی اندھیری رات یہاں	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۰۳	یہ مجلسِ مے وہ مجلس ہے، خود فطرت جس کی قاسم ہے	اس بزم کا ساقی کیا کہئے، جو صبحِ ازل سے قائم ہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۰۴	یہ ایک صنم خانہ ہے جہاں، محمود بہت تیار ہوئے	اس خاک کے ذرہ ذرہ سے، کس درجہ شرر بیدار ہوئے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
نغمۂ سحر/۱۰۶	یوں سینۂ گیتی پر روشن، اسلاف کا یہ کردار ہے	آنکھوں میں رہیں انوارِ حرم، سینہ میں دل بیدار رہے	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
	یہ بات عیاں ہے دنیا پر، ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں	یا بزمِ جہاں مہکائیں گے یا خوں میں نہا کر دم لیں گے	جمیل پاکستانی
ہمارا وطن	یہ آبرو وطن کی، یہ شان ہے ہماری	ہم اس کے زیرِ سایہ، یہ سائباں ہمارا	ولی بستوی

زیر استفادہ کتابیں

١	حمد الٰہی	ولی بستوی
٢	داعیِ اسلام	مولانا صادق بستوی
٣	نعت النبی نمبر ندائے شاہی	مفتی سلمان منصور پوری
٤	ذوالجلال والاکرام	حافظ لدھیانوی
٥	کشکول مجذوب	خواجہ عزیز الحسن
٦	شاہنامہ اسلام	حفیظ جالندھری
٧	انمول موتی	ولی بستوی
٨	کلیاتِ اقبال	علامہ اقبال
٩	صلِ علیٰ کہتے کہتے	عبدالرؤف روفی پاکستان
١٠	انتخابِ ولی	ولی بستوی
١١	یادِ مدینہ	ولی بستوی
١٢	کلیاتِ اکبر	اکبر الٰہ آبادی
١٣	سوغاتِ قربانی	ولی بستوی
١٤	کلیاتِ شکیل	شکیل بدایونی
١٥	ظہورِ قدسی	ماہر القادری
١٦	حیاتِ صادق	ولی بستوی
١٧	مستند نعتیہ کلام	مفتی اسحاق ملتانی
١٨	مدحِ صحابہ	ولی اثری
١٩	گلستانِ علم و فن	عین الحق دانش قاسمی
٢٠	اردو میں قومی شاعری کے سو سال	علی جواد زیدی
٢١	ارمغانِ حج	ولی بستوی
٢٢	حمدِ باری	ولی بستوی
٢٣	نغمۂ سحر	مولانا ریاست علی ظفر بجنوری
٢٤	کلامِ ثاقب	ثاقب باندوی
٢٥	شمعِ رسالت	ولی اثری
٢٦	خلقِ عظیم	مولانا عبدالعزیز ظفر جنکپوری
٢٧	دیوانِ ظفر	بہادر شاہ ظفر
٢٨	تحفۂ شادی	ولی بستوی
٢٩	پہلا آسمان	ڈاکٹر نواز دیوبندی

۳۰	ہزار انجم	مسلم مالیگانوی	
۳۱	زادِ مدینہ	ولی اثری	
۳۲	کلامِ طنز و مزاح	فاروق ارگلی	
۳۳	رنگِ سحر	اصغر بستوی	
۳۴	انتخابِ کلامِ داغ	داغ دہلوی	
۳۵	رخصتی نامہ	ولی بستوی	
۳۶	جامع سخن	شمسی اعظمی	
۳۷	خراجِ عقیدت	باب الدین مظاہری	
۳۸	آمنہ کا دلارا	ولی بستوی	
۳۹	دیوانِ غالب	مرزا غالب دہلوی	
۴۰	گلستانِ ہزار رنگ	سید بہاؤالدین احمد کلیم	
۴۱	ہمارا وطن	ولی اثری	
۴۲	قرآن کی پکار	ولی اثری	
۴۳	کلیاتِ ساحر	ساحر لدھیانوی	
۴۴	ماہنامہ قرطاس نعت النبی نمبر	محمد امین الدین ناگپوری	
۴۵	ہدایت کے ستارے	ولی اثری	
۴۶	مسافرِ مدینہ	ولی اثری	
۴۷	کلامِ نوشہ	نذیر احمد نوشہ قاسمی	
۴۸	سلاموں کی قوالی	سعید سلیم جاوید	
۴۹	عظمتِ قرآن	ولی بستوی	
۵۰	شاہکار شاعری	علیم اقبال	
۵۱	دس عظیم شاعر	فاروق ارگلی	
۵۲	ارمغانِ دارالعلوم دیوبند	ولی بستوی	
۵۳	نذرانۂ دارالعلوم دیوبند	ولی بستوی	
۵۴	فانی بدایونی کے شاہکار اشعار	فانی بدایونی	
۵۵	پروین شاکر کے شاہکار اشعار	پروین شاکر	
۵۶	ماہنامہ قرطاس کا حمد و مناجات نمبر	محمد امین الدین ناگپوری	
۵۷	اردو شاعری کے ٹاپ ٹین شاعر	فاروق ارگلی	
۵۸	چراغِ شام	مولانا افتخار احمد قاسمی ثاقب بستی پوری	
۵۹	ریختۂ ولی	ولی دکنی	
۶۰	نعتیں و سلام	حقانی گجراتی	

۶۱	آوازِ انقلاب	فاروق ارگلی	
۶۲	فیضانِ محبت	مولانا قمر الزماں الہ آبادی	
۶۳	اشکِ ندامت	انیس الہ آبادی	
۶۴	انتخابِ کلیاتِ علمائے دیوبند	مرشد زاہد اکرامی قاسمی	
۶۵	گلدستۂ نعت	مولانا عبد الحفیظ رحمانی بستوی	
۶۶	عرفانِ محبت	مولانا محمد احمد پرتاپ گڈھی	
۶۷	تحفۂ رمضان	ولی بستوی	
۶۸	ارمغانِ نعت	والی آسی لکھنوی	
۶۹	مطلعِ عرش ہے	ولاور فگار	
۷۰	نعتِ حق	ابنِ حق	
۷۱	نذرانہ	محمد اسلم غازی	
۷۲	نوری کرن	توحید وارثی	
۷۳	باغِ مدینہ	بہزاد لکھنوی	
۷۴	گلزارِ مدینہ	فضا جلولوی	
۷۵	چراغِ حرم	عبد المعبود ناداں بستوی	
۷۶	کلیاتِ شیخ ہند	مولانا محمود الحسن دیوبندی	
۷۷	پرکیف تعبیر	مولانا افتخار احمد قاسمی بستوی	
۷۸	ارمغانِ تخیل	انعام تھانوی	
۷۹	نجمِ سحر	مولانا افضال الحق جوہر قاسمی	
۸۰	عکسِ جمال	مولانا شاہ جمال الرحمان جمال حیدرآبادی	
۸۱	کلامِ غلام	شاہ صوفی غلام محمد غلام	
۸۲	نقوشِ محسن	قاری احسان محسن قاسمی مظفر نگری	
۸۳	نذرِ مدینہ	مولانا نیاز احمد ندوی بستوی	
۸۴	دس مقبول شاعر	فاروق ارگلی	
۸۵	گلدستۂ محسن	قاری احسان محسن قاسمی مظفر نگری	
۸۶	اصلی شہادت نامہ	مولانا اصلاح الدین آسی ناناپاروی	
۸۷	گلدستۂ فاخرہ	مولانا محمد عثمان معروفی	
۸۸	نورانی سلام	حمایت اقبال	
۸۹	نعت ہی نعت	انور فرخ آبادی	
۹۰	نعتِ رسولِ مقبول	سید ابو الاسعد وارثی	

٩١	نعتِ رسول	ابو نجمہ صولت علوی	
٩٢	نغمہ زارِ اردو	انور بستوی	
٩٣	دینی باتاں	شاہ عبدالرحیم درد حیدرآبادی	
٩٤	فکرِ جمیل	مولانا جمیل احمد جمیل جونپوری	
٩٥	انوارِ سنت	امام علی دانش قاسمی لکھیم پوری	
٩٦	نعتیں وسلام	نسیم اللہ مظاہری پرتاپ گڈھی	
٩٧	گلدستۂ نعت	مفتی جمیل احمد جمیل نذیری	
٩٨	امڈے مجاور	نیاز احمد ندوی بستوی	
٩٩	صورِ اسرافیل	حبیب اللہ حبیب پالن پوری	
١٠٠	نشاطِ روح	مولانا کبیرالدین ناگپوری	
١٠١	ہدیۂ سلام	مولانا امام علی دانش قاسمی لکھیم پوری	
١٠٢	نعتیں وسلام	حافظ عبدالستار صاحب	
١٠٣	سلام ہی سلام	نسیم بستوی	
١٠٤	گلزارِ حرم	اظہار افسر بنگلوری	
١٠٥	حمدِ رب العالمین	مولانا صلاح الدین آسی ناناپاروی	
١٠٦	روزہ دار بچے	اکبر وارثی میرٹھی	
١٠٧	بڑھیا نامہ	بڑھیا نامہ	
١٠٨	عرفانِ رسول	عرفان جلالپوری	
١٠٩	موجِ نور	مولانا مقصود عالم	
١١٠	ضیاء نور	زاہد قریشی حیدرآبادی	
١١١	شیریں سخن	مہدی القاسمی	
١١٢	بہارِ مدینہ	جاوید انجم	
١١٣	سو نورانی سلام	حمایت اقبال	
١١٤	گلہائے مدینہ	مولانا عبدالمعبود نادان بستوی	
١١٥	لیلۃ المعراج	مولانا کمال علی آبادی بہرائچی	
١١٦	درسِ حیات	عبدالحلیم ذکاء صدیقی	
١١٧	سرودِ حجاز	تابش عامری	
١١٨	جواہرات	مولانا عبدالکریم جوہر بستوی	
١١٩	گلہائے طیبہ	رشید بستوی	
١٢٠	انوارِ حرم	مجیب بستوی	

١٢١	جشنِ آمدِ رسول	عارف نیاز	
١٢٢	یادگارِ بدر	انجم	
١٢٣	نغماتِ حیدر	حیدر	
١٢٤	تابانیاں	مولانا مجیب بستوی	
١٢٥	پسندیدہ نظمیں	مولانا قاری حسین قاسمی اعظمی	
١٢٦	دارالعلوم دیوبند ادبی شناخت نام	حقانی القاسمی	
١٢٧	سب رنگ شاعری	عتیق مظفرنگری	
١٢٨	بیت بازی	عرفان خلیلی	
١٢٩	ہزار اشعار	مولانا عبدالقدیر مالیگانوی	
١٣٠	بیت بازی	رحمانی سلیم احمد مالیگانوی	
١٣١	معیارِ بیت بازی	حامد اقبال صدیقی	
١٣٢	شعروں کا کھیل	رحمانی سلیم احمد مالیگاوی	
١٣٣	خوشبو روشنی رنگ	مولانا حقانی القاسمی	
١٣٤	اہلِ دل کی سوغات	ابرار احمد قاسمی غازی آبادی	
١٣٥	فیضانِ حرم	نسیم احمد غازی مظاہری	
١٣٦	علمائے دیوبند کون اور کیا ہے؟	ضیاء الرحمٰن فاروقی پاکستانی	
١٣٧	نغماتِ ولی	ولی بستوی	
١٣٨	حسنِ یوسف	تاج محمد خان حمایت نگری	
١٣٩	نقشِ حریت	مولانا محمد حنیف ملی مالیگانوی	
١٤٠	تاریخ دارالعلوم دیوبند ٢/	سید محبوب رضوی دیوبندی	
١٤١	منظوم ظفر	ظفر اقبال	
١٤٢	چھ باتیں منظوم	ظفر جنگ پوری	
١٤٣	میٹھا میٹھا ہے میرے محمد کا نام	عمران حسین چودھری	
١٤٤	صہبائے سخن	ڈاکٹر عبدالحق عارضی پاکستانی	
١٤٥	سبحائے وق	فیض احمد فیض	
١٤٦	کلیاتِ اختر شیرانی	اختر شیرانی	
١٤٧	دیوانِ درد	خواجہ میر درد دہلوی	
١٤٨	اردو شاعری کا سبب ہوا	کلیم احمد عاجز پٹنوی	
١٤٩	کلیاتِ جگر	جگر مرادآبادی	
١٥٠	کلیاتِ شبلی	علامہ شبلی نعمانی	